DIRECTORATE
GENERAL PUBLIC REALTEIONS
BALOCHISTAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

NO.DGPR(PRESS CLIPPING)/ 114

DATED 03-02-2026.

SUBJECT:- <u>PRESS CLIPPINGS.</u>

kindly find enclosed here with a set of press clipping of Local/National Newspapers for information and necessary action.

for (Director General)

The Press Secretary to
Chief Minister, Balochistan,Quetta.

RAMZAY ROAD QUETTA

PHONE NO: 081 9202548-9201615-9201955, FAX NO:081-9201108
e-mail: dgprquettabalochistan@.com, dgprquetta.advt@gmail.com

CamScanner

DIRECTORATE
GENERAL PUBLIC RELATIONS
BALOCHISTAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

مورخہ 03.02.2026

نمبر شمار	قومی ومقامی خبریں	اخبارات
01	عوامی خدمت ترجیحات میں سرفہرست ٹراما سینٹر کو فوری فعال بنایا جائے، میر سرفراز بگٹی	جنگ ودیگر اخبارات
02	بلوچستان میں پائیدار امن کے قیام کیلئے کسی بھی حد تک جائینگے، وزیر داخلہ	جنگ ودیگر اخبارات
03	بلوچستان امن رواداری اور اقدار کی سرزمین ہے، نسیم الرحمٰن ملاخیل	انتخاب ودیگر اخبارات
04	ناکامی دہشت گردوں کا مقدر ہوگی، سردار مسعود علی خان لونی	مشرق ودیگر اخبارات
05	حکومت دہشت گردی کے متاثرین کو تنہا نہیں چھوڑے گی، بخت محمد کاکڑ	جنگ ودیگر اخبارات
06	عوام کو بلاتفریق خدمت، ہمارا نصب العین ہے، فیصل جمالی	مشرق ودیگر اخبارات
07	دہشتگردوں کو ریاست کی طاقت سے جواب دینگے، وزیر دفاع	جنگ ودیگر اخبارات
08	اساتذہ اور ڈاکٹروں کی تعیناتی آٹے کی دستیابی سمیت متعدد اہم فیصلے، چیف سیکرٹری	جنگ ودیگر اخبارات
09	صوبے کے معاشی ترقی کیلئے منصوبوں کی بروقت تکمیل ناگزیر ہے، چیف سیکرٹری	جنگ ودیگر اخبارات
10	ضلعی معاوضہ کمیٹی کا اجلاس، کوئٹہ میں شہید اور زخمی ہونے والوں کی رپورٹ مرتب	جنگ ودیگر اخبارات
11	سرکاری تحویل سے موٹر سائیکل گاڑیاں اور دیگر سامان چرانے والوں کی 48 گھنٹے کا الٹی میٹم	جنگ ودیگر اخبارات
12	سینیٹ بلوچستان میں دہشتگردی کیخلاف مذمتی قرارداد متفقہ طور پر منظور	جنگ ودیگر اخبارات
13	بلوچستان سے ٹرین سروس تاحال معطل، پنجاب کیلئے زمینی راستے بھی بند، موبائل ڈیٹا بحال نہ ہوسکا	جنگ ودیگر اخبارات
14	علی مدد جتک کا بطور صوبائی وزیر داخلہ بہترین انتخاب ہیں، غزالہ گولہ	جنگ ودیگر اخبارات
15	وزیر اعلیٰ کا وژن، یورپ اور خلیجی ممالک میں روزگار کی فراہمی	جنگ ودیگر اخبارات
16	سبی میلہ مویشیاں واسپاں کی تیاریاں زور وشور سے جاری	جنگ ودیگر اخبارات
17	بلوچوں کو یقین دہانی کرائیں صوبے کے وسائل پر آپ کا حق ہے، محمود خان اچکزئی	جنگ ودیگر اخبارات
18	بلوچستان میں جبر سے حالات ٹھیک نہیں ہوسکتے، مولانا ہدایت الرحمٰن	جنگ ودیگر اخبارات
19	صوبے میں امن اور نہتے سیاسی کارکنوں کو ہراساں کیا جارہا ہے، اے این پی	جنگ ودیگر اخبارات

امن وامان:

خضدار پولیس کی کارروائیاں نوروپوش اور اشتہاری ملزمان گرفتار، سیکورٹی فورسز کی کارروائیوں میں مزید 22 دہشتگرد ہلاک تعداد 177 ہوگئی، خورد برد کے الزام میں میونسپل کمیٹی موسیٰ خیل کے دو افسران گرفتار، ڈیرہ بگٹی مفرور ملزم گرفتار،

CamScanner

DIRECTORATE
GENERAL PUBLIC RELATIONS
BALOCHISTAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

مورخہ 03.02.2026

اداریہ :

روزنامہ آزادی کوئٹہ نے "**بلوچستان کے 7روزہ انسداد پولیو مہم ،بچوں کی معذوری سے بچاؤ اور صحت مند معاشرے کی تشکیل ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری** " کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے کہ بلوچستان بھر میں سات روزہ انسداد پولیومہم کا آغاز کردیا گیا ہے جس کے دوران پانچ سال سے کم عمر کے 26 لاکھ بچوں کو پولیو سے بچاؤ کے قطرے پلائے جائیں گے بلوچستان میں گزشتہ 15 ماہ میں پولیو کا کوئی کیس رپورٹ نہیں ہوا ہے اس کا سہرا بلوچستان حکومت اور پولیو ورکرز کے سرجاتا ہے جن کی کاوشوں اور انتھک محنت سے پولیومہم کو کامیابی سے ہم کنار کیا گیا ایمرجنسی آپریشنز سینٹر (ای اوسی) بلوچستان کے کوآرڈینیٹر انعام الحق کے مطابق پولیووائرس صوبے کے 93 فیصد علاقوں کے ماحولیات میں ختم ہوا ہے تاہم 7 فیصد علاقوں کے ماحولیات میں وائرس موجود ہے جس سے ننھے بچے کسی بھی وقت متاثر ہو سکتے ہیں اور وائرس دوبارہ بھی پھیل سکتا ہے یہ مہم انہی خطرات سے بچوں کو محفوظ بنانے اور ماحولیات سے پولیووائرس دوبارہ بھی پھیل سکتا ہے یہ مہم انہی خطرات سے بچوں کو محفوظ بنانے اور ماحولیات سے پولیووائرس کے خاتمہ کیلئے اہمیت کا حامل ہے، 2025 میں بلوچستان سے پولیووائرس کے خاتمے میں خاطرخواہ کامیابی ملی صوبے کے ماحولیات سے پولیو وائرس کے مکمل خاتمے کیلئے یہ سال انتہائی اہم رہا۔ سال رفتہ کی طرح 2026 میں بھی منظم اور موثر مہمات کے ذریعے ہر بچے تک پہنچیں گے۔

اداریے:

روزنامہ سینچری ایکسپریس کوئٹہ نے " **بھارت کی بلوچستان میں پراکسی جنگ** " کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

روزنامہ قدرت کوئٹہ نے " **بلوچستان میں امن کو درپیش بیرونی چیلنجز** " کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

روزنامہ بلوچستان ٹائمز کوئٹہ نے " Mental health illness: An ignored crisis " کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

مضامین:

روزنامہ انتخاب حب نے " **گوادر کتاب میلہ سید سال** 2026 " کے عنوان سے عبدالحلیم حیاتان کا مضمون تحریر کیا ہے۔

روزنامہ زمانہ کوئٹہ نے " **بلوچستان آل پاکستان کانفرنس کی ضرورت** " کے عنوان سے علی احمد کا مضمون تحریر کیا ہے۔

روزنامہ سینچری ایکسپریس کوئٹہ نے " **بلوچستان میں دہشت گردی کی آگ** " کے عنوان سے سلمان عابد کا مضمون تحریر کیا ہے۔

روزنامہ میزان کوئٹہ نے " **بلوچستان: تاریخ حقیقت محافظوں کی عظیم قربانی کا سفر** " کے عنوان سے محمد اکرم کا مضمون تحریر کیا ہے۔

برائے ڈائریکٹر جنرل
نظامت تعلقات عامہ بلوچستان

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Bullet No 1

Page No. 1

THE DAILY JANG QUETTA

روزنامہ جنگ کوئٹہ

بانی میر خلیل الرحمٰن

قیمت 35 روپے

جلد 55 | منگل، 14 شعبان المعظم 1447ھ 3 فروری 2026ء | نمبر 34

عوامی خدمت ترجیحات میں سرفہرست، ٹراما سینٹر کو فوری فعال بنایا جائے

سرفراز بگٹی

نئے اسٹاف کی بھرتی میں میرٹ کو ہر صورت یقینی بنایا جائے، شیخ زید ہسپتال کا ٹراما سینٹر بھی جلد مکمل کیا جائے، اجلاس میں ہدایت

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹ) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کی زیر صدارت ٹراما مراکز کی فعالی پر پیشرفت سے متعلق جائزہ اجلاس یہاں وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ میں منعقد ہوا اجلاس میں صوبائی وزیر صحت بخت محمد کاکڑ، چیف سیکریٹری بلوچستان شکیل قادر خان، سیکریٹری صحت مجیب الرحمن پانیزئی، سیکریٹری خزانہ لعل جان جعفر، وزیراعلیٰ کے پرنسپل سیکریٹری عمران زرکون سیکریٹری مواصلات و تعمیرات بابر خان اور مینیجنگ ڈائریکٹر ٹراما سینٹر ارباب کامران کاسی سمیت دیگر متعلقہ حکام نے شرکت کی وزیراعلیٰ کو سیکریٹری صحت کی جانب سے کوئٹہ اچکزئی پر تعمیر شدہ ٹراما سینٹر سے متعلق بریفنگ دی گئی وزیراعلیٰ نے نئے تعمیر ہونے والے ٹراما سینٹر کی فوری فعالی کی ہدایت کی انہوں نے ہدایت کی کہ نئے اسٹاف کی بھرتی میں میرٹ کو ہر صورت یقینی بنایا جائے سیکریٹری صحت نے اجلاس کو بریفنگ دیتے ہوئے بتایا کہ نئے تعمیر ہونے والے ٹراما مرکز کے استعداد کار اور فوری علاج و معالجے کی سہولیات میں خاطر خواہ اضافہ کیا گیا ہے اور ٹراما سینٹر میں کلینیکل نیٹ ورک کو وسعت دی گئی ہے اجلاس کو ٹراما سینٹر کے لیے مطلوبہ افرادی قوت میں اضافہ اور بجٹ سے متعلق بھی بریفنگ دی گئی وزیراعلیٰ نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عوامی خدمت صوبائی حکومت کی ترجیحات میں سرفہرست ہے نئے ٹراما سینٹر کی فعالی سے بہترین اور جلد طبی سہولیات کی فراہمی ممکن ہو گی انہوں نے ہدایت کی کہ شیخ زید ہسپتال کے ٹراما سینٹر کو بھی جلد مکمل کیا جائے انہوں نے کہا کہ طبی سہولیات کی فوری فراہمی کے لئے ٹراما سینٹرز کی مکمل فعالی اشد ضروری ہے تاکہ فوری طبی امداد کو یقینی بنایا جا سکے۔

وزیراعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی سے رکن اسمبلی انجینئر زمرک اچکزئی ملاقات کر رہے ہیں

کوئٹہ: وزیراعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی ٹراما سینٹر کی فعالی پر پیشرفت سے متعلق جائزہ اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں

گورنر بلوچستان جعفر خان مندوخیل سے وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی ملاقات کر رہے ہیں

وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی سے کلیکٹر کسٹمز کرم الٰہی ملاقات کر رہے ہیں

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHISTAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Bullet No 1

Page No. 2

Daily MASHRIQ QUETTA

اللہ ہی کے لئے ہیں مشرق و مغرب (قرآن حکیم)

روزنامہ مشرق کوئٹہ

جلد 54 | منگل 14 شعبان 1447ھ 03 فروری 2026ء صفحات 08 | شمارہ 211

رجسٹرڈ BC-m-13 | Email. mashriqqta2003@gmail.com | PTCL 081-2827345 081-2827344 | قیمت 35 روپے

ٹراما سینٹرز میں نئی تعیناتیاں میرٹ کی بنیاد پر کی جائیں، سرفراز بگٹی

نئے ٹراما سینٹرز سے جدید طبی سہولیات کی فراہمی ممکن ہوگی، شیخ زید ہسپتال کے ٹراما سینٹر کو بھی جلد مکمل کیا جائے

طبی سہولیات کی فوری فراہمی کے لئے ٹراما سینٹرز کی مکمل فعالی اشد ضروری ہے، وزیراعلیٰ کی اعلیٰ حکام کو ہدایت

کوئٹہ (ن ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کی زیرصدارت ٹراما مراکز کی فعالی پر پیشرفت سے متعلق جائزہ اجلاس یہاں وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ میں منعقد ہوا اجلاس میں صوبائی وزیر صحت بخت محمد کاکڑ، چیف سیکرٹری بلوچستان شکیل قادر خان، سیکرٹری صحت مجیب الرحمٰن پانیزئی، سیکرٹری خزانہ عمران جان زہری، وزیراعلیٰ کے پرنسپل سیکرٹری عمران زرکون سیکرٹری مواصلات و تعمیرات بابر خان اور مینیجنگ ڈائریکٹر......... بقیہ 3 صفحہ نمبر 7 پر

ٹراما سینٹر ارباب کامران کاسی سمیت دیگر متعلقہ حکام نے شرکت کی وزیراعلیٰ کو سیکرٹری صحت کی جانب سے کوئٹہ اکیڈمی پر نو تعمیر شدہ ٹراما سینٹر سے متعلق بریفنگ دی گئی وزیراعلیٰ نے نئے تعمیر ہونے والے ٹراما سینٹر کی فوری فعالی کی ہدایت کی انہوں نے ہدایت کی کہ نئے اسٹاف کی بھرتی میں میرٹ کو ہر صورت یقینی بنایا جائے سیکرٹری صحت نے اجلاس

کو بریفنگ دیتے ہوئے بتایا کہ نئے تعمیر ہونے والے ٹراما مرکز کے استعداد کار اور فوری علاج و معالجے کی سہولیات میں خاطر خواہ اضافہ کیا گیا ہے اور ٹراما سینٹر میں کلینیکل نیٹ ورک کو وسعت دی گئی ہے اجلاس کو ٹراما سینٹر کے لئے مطلوبہ افرادی قوت میں اضافہ اور بجٹ سے متعلق بھی بریفنگ دی گئی وزیراعلیٰ نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عوامی خدمت صوبائی حکومت کی ترجیحات میں سرفہرست ہے نئے ٹراما سینٹر کی فعالی سے بہترین اور جلد طبی سہولیات کی فراہمی ممکن ہوگی انہوں نے ہدایت کی کہ شیخ زید ہسپتال کے ٹراما سینٹر کو بھی جلد مکمل کیا جائے انہوں نے کہا کہ طبی سہولیات کی فوری فراہمی کے لئے ٹراما سینٹرز کی مکمل فعالی اشد ضروری ہے تاکہ فوری طبی امداد کو یقینی بنایا جا سکے۔

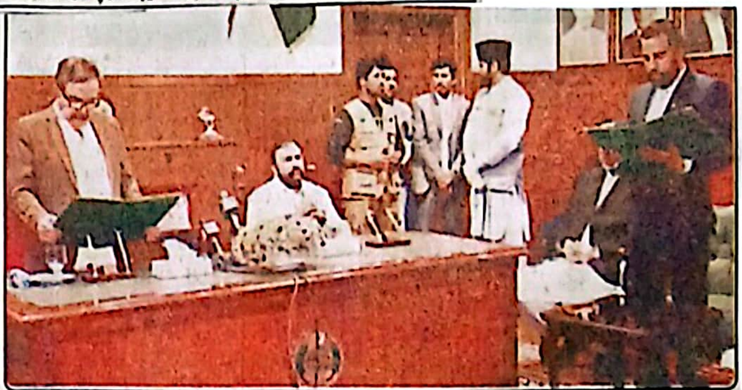

گورنر بلوچستان شیخ جعفرخان مندوخیل علی مدد جتک سے صوبائی وزیر کے عہدے کا حلف لے رہے ہیں، وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی بھی موجود ہیں

گورنر بلوچستان جعفرخان مندوخیل سے وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی ملاقات کر رہے ہیں

وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی ٹراما سینٹر کی فعالی پر پیشرفت سے متعلق جائزہ اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں

روزنامہ ایکسپریس کوئٹہ سینچری

پاکستان کے 11 شہروں سے بیک وقت شائع ہونے والا واحد اخبار

جلد 24 شمارہ 53 منگل، 14 شعبان المعظم، 3 فروری 2026، صفحات 8 قیمت 40 روپے

ٹراما سنٹر کی فعالی سے عوام کو جدید طبی سہولتیں ملیں گی، وزیراعلیٰ

نئے ٹراما سنٹر کے سٹاف کی بھرتی میں میرٹ یقینی بنایا جائے، وزیراعلیٰ کا ٹراما سنٹر کی فعالی سے متعلق اجلاس سے خطاب

شیخ زید ہسپتال کے ٹراما سنٹر کو بھی جلد مکمل کیا جائے تاکہ فوری طبی امداد کو یقینی بنایا جائے، اجلاس میں ہدایت

کوئٹہ (ر ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کی زیر صدارت ٹراما مراکز کی فعالی پر پیشرفت سے متعلق جائزہ اجلاس وزیر اعلیٰ سیکریٹریٹ میں منعقد ہوا اجلاس میں صوبائی وزیر صحت بخت محمد کاکڑ، چیف سیکرٹری بلوچستان شکیل قادر خان، سیکرٹری صحت مجیب الرحمن پانیزئی، سیکرٹری خزانہ عمران زرکون، سیکرٹری مواصلات و تعمیرات بابر خان اور مینیجنگ ڈائریکٹر ٹراما سنٹر ارباب کامران کاسی سمیت دیگر متعلقہ حکام نے شرکت کی۔ وزیراعلیٰ کو سیکرٹری صحت کی جانب سے کوئٹہ اکیڈمی پر نو تعمیر شدہ ٹراما سینٹر سے متعلق بریفنگ دی گئی۔ (باقی صفحہ 5 نمبر 8)

وزیراعلیٰ نے نئے تعمیر ہونے والے ٹراما سنٹر کی فوری فعالی کی ہدایت کی انہوں نے ہدایت کی کہ نئے اسٹاف کی بھرتی میں میرٹ کو ہر صورت یقینی بنایا جائے۔ سیکرٹری صحت نے اجلاس کو بریفنگ دیتے ہوئے بتایا کہ نئے تعمیر ہونے والے ٹراما مرکز کے استعداد کار اور فوری علاج و معالجے کی سہولیات میں خاطر خواہ اضافہ کیا گیا ہے اور ٹراما سنٹر میں کلینیکل نیٹ ورک کو وسعت دی گئی ہے اجلاس کو ٹراما سینٹر کے لئے مطلوبہ افرادی قوت میں اضافہ اور بجٹ سے متعلق بھی بریفنگ دی گئی۔ وزیراعلیٰ نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عوامی خدمت صوبائی حکومت کی ترجیحات میں سرفہرست ہے نئے ٹراما سنٹر کی فعالیت سے بہترین اور جلد طبی سہولیات کی فراہمی ممکن ہوگی انہوں نے ہدایت کی کہ شیخ زید ہسپتال کے ٹراما سنٹر کو بھی جلد مکمل کیا جائے انہوں نے کہا کہ طبی سہولیات کی فوری فراہمی کے لئے ٹراما سنٹرز کی مکمل فعالی اشد ضروری ہے تاکہ فوری طبی امداد کو یقینی بنایا جا سکے۔

وزیراعلیٰ سرفراز بگٹی ٹراما سنٹر کی فعالی پر پیشرفت سے متعلق اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں

وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی سے صوبائی وزیر تعلیم راحیلہ حمید درانی ملاقات کر رہی ہیں

CamScanner

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHISTAN
نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان
Bullet No. 1
Page No. 4

THE DAILY INTEKHAB (HUB)
روزنامہ انتخاب
حب بلوچستان
رجسٹرڈ نمبر بی سی I-3
قیمت 40 روپے
صفحات 8
www.dailyintekhab.pk
Hub Ph: 0853-363533
Karachi Ph: 021-32631089 & 32634518
جلد نمبر 38 | پیر 02 فروری 2026ء بمطابق 13 شعبان المعظم 1447ھ | شمارہ نمبر 33

بلوچستان کا مسئلہ سیاسی نہیں حل صرف عسکری ہے، بشیر زیب، ڈاکٹر اللہ نذر اور رحمان گل افغانستان میں ہیں

ہزار سال تک لڑیں گے سرنڈر نہیں کرینگے

سرفراز بگٹی

دہشتگرد حملوں میں بھارت ملوث، اس نے پراکسی انویسٹمنٹ بڑھا دی، بی ایل اے اور ٹی ٹی پی کو استعمال کر رہا ہے، افغان سرزمین پاکستان کے خلاف استعمال ہو رہی ہے، حالیہ واقعات کی انٹیلی جنس اطلاعات کے باعث فورسز الرٹ تھیں جس کی وجہ سے نقصان کم ہوا

حملوں میں 31 شہری، 17 اہلکار شہید اور 145 دہشتگرد مارے گئے، نوشکی میں کومبنگ آپریشن اب بھی جاری ہے، چاہتے تو ایک مارٹر گولہ مار کر دہشتگردوں کو ختم کر سکتے تھے لیکن انہوں نے گلی محلوں میں کم عمر بچوں کو ساتھ لا کر ڈھال بنایا، وزیراعلیٰ

بلوچستان میں دہشتگردوں اور ان کے سہولت کاروں کی تعداد 4 یا 5 ہزار سے زیادہ ہے نہ ہی انہیں دو یا تین فیصد سے زائد عوام کی حمایت حاصل ہے، نجی ٹی وی کو انٹرویو، صوبائی وزرا، حکام، آئی جی اور وزیراعلیٰ کے سیاسی و میڈیا امور کے معاون شاہد رند کے ہمراہ پریس کانفرنس

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) وزیراعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ دہشت گردوں سے ایک ہزار سال تک جنگ لڑیں گے بھارت کے ایما پر پاکستان اور بلوچستان کو بھی فتح نہ کر سکے۔ تو پھر سردار کو اس جنگ میں ریاست کے ساتھ کھڑا ہونا چاہیے تھا مگر وہ ان دہشت گردوں کیلئے دعائیں کرتا رہا بقیہ نمبر 72 صفحہ 7 پر

جنہوں نے بلوچ خواتین اور بچوں کو بے دردی سے قتل کیا۔ افغان سرزمین پاکستان کے خلاف استعمال ہو رہی ہے، دہشت گردوں کے ساتھ خواتین بھی شامل تھے، بشیر زیب، رحمان گل اور اللہ نذر افغانستان میں موجود ہے۔ گزشتہ روز حملے سے قبل فورسز الرٹ تھیں آپریشن کے دوران تعاقب کر کے 145 دہشت گردوں کو ہلاک کیا گیا جن کی نعشیں ہمارے پاس ہیں اور ان کارروائیوں میں فورسز کے 17 اہلکار شہید جبکہ 31 شہری جاں بحق اور زخمی ہوئے ہیں گزشتہ سال 800 انٹیلی جنس بیسڈ آپریشن کر کے 500 سے زائد دہشتگردوں کو مارا ہے انڈیا کی ایما پر پاکستان اور بلوچستان کو غیر مستحکم اور توڑنے کا خواب پورا نہیں ہو سکا ایسے عناصر کو بلوں سے نکال کر ان کی بی او کے ذریعے منطقی انجام تک پہنچائیں گے ان خیالات کا اظہار انہوں نے اتوار وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ میں پریس کانفرنس کے دوران کیا اس موقع صوبائی وزیر خزانہ میر شعیب نوشیروانی، اسپیکر صوبائی اسمبلی، ایڈیشنل چیف سیکرٹری داخلہ حمزہ شفقات، آئی جی پولیس محمد طاہر خان، وزیراعلیٰ کے سیاسی و میڈیا امور کے معاون شاہد رند بھی موجود تھے انہوں نے کہا کہ گزشتہ روز حملے سے متعلق پہلے سے اطلاعات موجود تھیں جس پر فورسز الرٹ تھیں اس لئے فورسز نے فوری طور پر جواب دیا اور میں شہداء کے لواحقین کے غم میں برابر شریک ہوں شہداء اور ان کے بچوں کی ویلفیئر کی ذمہ داری ہماری ہے فورسز نے جس طرح جوانمردی سے حملہ آوروں کا جرات کے ساتھ مقابلہ کیا انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں اس وقت بھی دہشتگردوں کا تعاقب کومبنگ اور انٹیلی جنس بیسڈ آپریشن جاری ہیں دہشت گردوں کو ان کے بلوں سے نکال کر کیفر کردار تک پہنچائیں گے انہوں نے کہا کہ کارروائیوں سے متعلق سوشل میڈیا کے ذریعے پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے بلوچستان کے کئی شہروں میں گزشتہ روز صورتحال خراب رہی سرفراز بگٹی نے کہا کہ گوادر میں ایک مزدور کے گھر والوں کو دہشت گردوں نے نشانہ بنایا جس میں 5 خواتین تین بچوں کو موت کے گھاٹ اتارا ہے جس کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے کیونکہ اس طرح کی قتل و غارت گری کی یہ کارروائیاں ہندوستان کی ایما پر کر کے پاکستان کو غیر مستحکم اور بلوچستان کو کمزور کرنا چاہتے ہیں جس میں کامیابی نہیں ہو گی انہوں نے کہا کہ یہ دہشت گرد نوجوانوں کے ذہنوں کو زہر آلود کر کے مسلح جدوجہد کرنا چاہتے ہیں جس میں انہیں

غیر مستحکم اور توڑنے کا خواب پورا نہیں ہو سکا ایسے عناصر کو بلوں سے نکال کر کیفر کردار تک پہنچائے گے موٹر سائیکل پر بیٹھ کر ویڈیو بنانے والے ایک وارڈ یا ایک یونین کونسل

کامیابی کبھی نہیں مل سکتی، آخری حل بات چیت ہے اگر سرنڈر نہیں کرتے تو ایک ہزار سال تک ان کے ساتھ جنگ لڑیں گے اور انہیں ہر محاذ پر شکست دیں گے دہشت گردی کو ہوا دے کر پاکستان کو غیر مستحکم کرنے کی کوشش ہے انہوں نے کہا کہ نوشکی میں کیا گیا ہے دہشت گردوں کے تعاقب کے لئے آئی بی اوز اور کومبنگ آپریشن جاری ہے دہشت گردوں کو آسانی سے بھاگنے نہیں دیں گے انہوں نے کہا کہ سوشل میڈیا کے ذریعے نوجوانوں کو ورغلایا جا رہا ہے ہم ہندوستان کے ساتھ جنگ کر رہے ہیں اس لئے بلوچستان کو میدان جنگ بنایا جا رہا ہے کیونکہ بلوچستان کی جغرافیائی اہمیت ہے ہم نے بھارت کو سبق سکھایا ہے ان کی ایما پر اس طرح کی حرکتیں کرنے والوں کو بھی سبق سکھائیں گے سرفراز بگٹی نے کہا کہ بشیر زیب، ڈاکٹر اللہ نذر اور رحمان گل افغانستان میں موجود ہیں افغانستان نے وعدہ کیا تھا کہ وہ اپنی سرزمین پاکستان کے خلاف استعمال نہیں ہونے دیں گے انہوں نے بتایا کہ کارروائیوں کے دوران 17 سیکیورٹی فورسز کے اہلکار شہید ہوئے جبکہ 31 شہری شہید اور زخمی ہوئے ہیں ایک سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ نوشکی دہشت گردوں کے چنگل سے آزاد ہو چکے ہیں ان سے آخری رابطہ ہوا تو اس کے بعد ان سے رابطہ نہیں ہوا انہوں نے بتایا کہ سیکیورٹی فورسز کی جانب سے بھاگنے والے دہشت گردوں کا تعاقب کر کے آپریشن کے ذریعے انہیں ان کی منطقی انجام تک پہنچایا جا رہا ہے انہوں نے کہا کہ مفاہمت کی پالیسی نے بلوچستان کے حالات کو خراب کیا ہے کیونکہ مذہبی دہشتگردی اور مذمت کاروں کی جانب سے کی جانے والی کارروائیاں دہشتگردی ہیں جن کو ڈھال بنا کر لوگوں کی قتل و غارت گری کی جا رہی ہے جس کی اجازت نہیں دی جا سکتی کیونکہ پوری ریاست اور ہماری حکومت نے اپنی موقف اور پالیسی تبدیل کی ہے جس میں دہشتگردوں کے لئے کوئی گنجائش نہیں ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ 2013 میں پرامن بلوچستان کی پالیسی پر عمل ہوا اور صوبے کے حالات کو بہتر بنایا گیا تاہم پی ٹی آئی اور دیگر عدم تعلیمی کی جانب سے اس کا غلط استعمال کیا گیا انہوں نے کہا کہ نیشنل ایکشن پلان میں ہر چیز واضح ہے ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ کل حملہ آوروں نے گلی محلوں سے کم عمر بچوں کو ساتھ لا کر ڈھال بنایا ہے اگر ریاست اور قانون نافذ کرنے والے ادارے حکومت کارروائی کرتی تو بے گناہ شہری مارے جاتے لیکن ایسا نہیں کیا کیونکہ یہ حق اور باطل کی جنگ ہے انہوں نے کہا کہ کوئی ڈیل نہیں ہو گا حکومت بی ایل اے قرار دے گی اور سیاسی جماعت کارروائیاں کرنے والوں کو ان کے منطقی انجام تک پہنچائے گی اور دہشتگردوں کو ان کے بلوں سے نکال کر قانون کے شکنجے میں جکڑیں گے۔

اسلام آباد (انتخاب نیوز) وزیراعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ بلوچستان کا مسئلہ سیاسی نہیں اس کا صرف عسکری حل ہے، آئین پاکستان کے بعد سب سے بڑی

دستاویز نیشنل ایکشن پلان ہے، دہشت گردی کے واقعات میں مصالحتی پالیسی کی وجہ سے اضافہ ہوا، دوران جنگ ہر طبقہ فکر بقیہ نمبر 68 صفحہ 7 پر

کو ریاست کے ساتھ کھڑے ہونا چاہیے، عالمی میڈیا سے درخواست ہے دہشت گردوں کو دہشت گرد کہیں۔ نجی ٹی وی کو دیے گئے ایک انٹرویو میں وزیراعلیٰ سرفراز بگٹی نے کہا کہ بلوچستان کا مسئلہ سیاسی نہیں اس کا صرف عسکری حل ہے۔ انہوں نے کہا کہ 2018 سے پہلے ریاست کی پالیسی مصالحت کی نہیں تھی، دہشت گردی کے واقعات میں مصالحتی پالیسی کی وجہ سے اضافہ ہوا، دوران جنگ ہر طبقہ فکر کو ریاست کے ساتھ کھڑے ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ آئین پاکستان کے بعد سب سے بڑی دستاویز نیشنل ایکشن پلان ہے، نیشنل ایکشن پلان پر سیاسی و عسکری قیادت میں اتفاق رائے تھا۔ سرفراز بگٹی نے کہا کہ دہشت گردوں کو 2 یا 3 فیصد سے زائد عوام کی حمایت حاصل نہیں، دہشت گرد جب بھی شہروں میں کارروائی کرتے ہیں تو انسانوں کو ڈھال بنا لیتے ہیں۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ ایک سال کے دوران ہزار دہشت گرد انٹیلی جنس بیسڈ کارروائیوں میں مارے گئے، بلوچستان میں دہشت گردوں اور ان کے سہولت کاروں کی تعداد 4 یا 5 ہزار سے زیادہ نہیں۔ بلوچستان کے مختلف حصوں میں ہونے والے دہشتگردانہ حملوں کے حوالے سے بات کرتے ہوئے کہ سرفراز بگٹی نے کہا کہ دہشت گردوں کی تعداد زیادہ سے زیادہ 200 بھی نہیں تھی۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Bullet No 1

Page No 5

THE DAILY BAAKHABAR QUETTA

روزنامہ باخبر کوئٹہ

بانی اکرام اللہ خان

جلد 30 | منگل 03 فروری 2026ء بمطابق 14 شعبان 1447ھ قیمت 20 روپے | شمارہ 34

مصالحتی پالیسی کی وجہ سے دہشتگردی کے واقعات میں اضافہ ہوا، وزیراعلیٰ بلوچستان

ریاست کے ساتھ کھڑا ہونا وقت کی ضرورت ہے

افغان سرزمین پاکستان کے خلاف استعمال ہو رہی ہے، دہشت گردوں کی تعداد زیادہ سے زیادہ 200 بھی نہیں تھی، عالمی میڈیا سے درخواست ہے کہ دہشت گردوں کو دہشت گرد کہیں

صوبے میں صورتحال کنٹرول میں ہے، دہشتگرد کوئٹہ کے ریڈ زون، وزیراعلیٰ ہاؤس میں گھسنا چاہتے تھے عوام سے وعدہ ہے دہشتگردی سے چھٹکارا دلوائیں گے، ہندوستان کے دہشتگردی میں ملوث ہونے پر کوئی دو رائے نہیں

شعبان اور پنجگور میں حملوں سے متعلق خفیہ معلومات تھیں، نوشکی میں کومبنگ آپریشن جاری ہے، دہشت گردوں کو 2 یا 3 فیصد سے زائد عوام کی حمایت حاصل نہیں

کوئٹہ (نیوز ایجنسیاں) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ دہشت گردی کے واقعات میں مصالحتی پالیسی کی وجہ سے اضافہ ہوا ہے نجی ٹی وی سے خصوصی گفتگو کے دوران سرفراز بگٹی نے کہا کہ دہشتگرد جب بھی شہروں میں کارروائی کرتے ہیں تو انسانوں کو ڈھال بنا لیتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ دہشت گردوں کی تعداد زیادہ سے زیادہ 200 بھی

سے خصوصی گفتگو کے دوران سرفراز بگٹی نے کہا کہ دہشتگرد جب بھی شہروں میں کارروائی کرتے ہیں تو انسانوں کو ڈھال بنا لیتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ دہشت گردوں کی تعداد زیادہ سے زیادہ 200 بھی نہیں تھی، شعبان اور پنجگور میں حملوں سے متعلق خفیہ معلومات تھیں، عالمی میڈیا سے درخواست ہے کہ دہشت گردوں کو دہشت گرد کہیں۔وزیراعلیٰ بلوچستان نے مزید کہا کہ دوران جنگ ہر طبقہ فکر کو ریاست کے ساتھ کھڑے ہونا چاہیے، 2018 سے پہلے ریاست کی پالیسی مصالحت کی نہیں تھی، دہشت گردی کے واقعات میں مصالحتی پالیسی کی وجہ سے اضافہ ہوا۔ان کا کہنا تھا کہ آئین پاکستان کے بعد سب سے بڑی دستاویزات نیشنل ایکشن پلان ہے، جس پر سیاسی و عسکری قیادت میں اتفاق رائے ہے، بلوچستان حملوں میں 31 شہری اور 17 سیکیورٹی اہلکار شہید ہوئے۔سرفراز بگٹی نے یہ بھی کہا کہ نوشکی میں کومبنگ آپریشن اب بھی جاری ہے، دہشت گردوں کو 2 یا 3 فیصد سے زائد عوام کی حمایت حاصل نہیں۔انہوں نے کہا کہ افغان عبوری حکومت نے دنیا سے وعدہ کیا تھا کہ ان کی سرزمین کسی کے خلاف استعمال نہیں ہوگی، افغان سرزمین پاکستان کے خلاف استعمال ہو رہی ہے۔وزیراعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ ایک سال کے دوران ہزاروں دہشت گرد انٹیلی جنس بیسڈ کارروائیوں میں مارے گئے، صوبے میں ان کی اور ان کے سہولت کاروں کی مجموعی تعداد 4 تا 5 ہزار سے زائد نہیں ہے۔

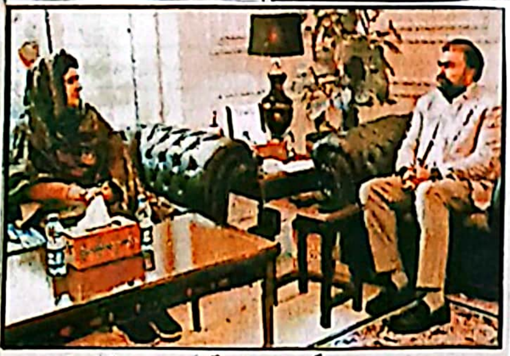

کوئٹہ، وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی سے صوبائی وزیر تعلیم راحیلہ حمید درانی ملاقات کر رہی ہیں

کوئٹہ، وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی ٹراما سنٹر سے متعلق جائزہ اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں

CLIPPING SERVICE
DIRECTO
GENERAL C
RELATIONS BA
نظامت اعلیٰ
حکومت
Bullet No 1
Page No. 6

میزان
چیف ایڈیٹر : محمد زبیر خل
جلد 77 | منگل 03 فروری 2026ء، 14 شعبان المعظم 1447ھ | قیمت 20 روپے | شمارہ 154

بلوچستان ایک پرامن صوبہ اور عوام محب الوطن ہیں، وزیراعلیٰ سرفراز بگٹی

دہشتگردوں کو عوام کی حمایت حاصل نہیں ہے، دہشتگردی کے ناپاک عزائم کو کامیاب نہیں ہونے دینگے، بلوچستان میں دہشت گردوں کی مجموعی تعداد چار اور پانچ ہزار کے درمیان ہے جبکہ گزشتہ روز کے حملے میں دو سو دہشت گردوں نے حصہ لیا

ان میں اکثریت موقع پر ہلاک کردیئے، بشرزیب افغانستان میں موجودگی کی اطلاع ہے لاپتہ افراد کے حوالے سے غلط فہمیاں پیدا کی جارہی ہے جس کی روک تھام کے لیے حکومت موثر پالیسی اختیار کررہی ہے نجی ٹی وی سے بات چیت

کوئٹہ (اے این این) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ بلوچستان میں دہشت گردوں کی مجموعی تعداد چار اور پانچ ہزار کے درمیان ہے جبکہ گزشتہ روز کے حملے میں دو سو دہشت گردوں نے حصہ لیا جن میں اکثریت موقع پر ہلاک کردیئے دہشت گردی کے اس (بقیہ 2 صفحہ 2 پر)

واقعہ کے بعد حکومت موثر طریقے سے کارروائی کررہی ہے اور کسی بھی صورت دہشت گردی کے ناپاک عزائم کو کامیاب نہیں ہونے دینگے بشرزیب افغانستان میں موجودگی کی اطلاع ہے لاپتہ افراد کے حوالے سے غلط فہمیاں پیدا کی جارہی ہے جس کی روک تھام کے لیے حکومت موثر پالیسی اختیار کررہی ہے یہ بات انہوں نے نجی ٹی وی سے بات چیت کرتے ہوئے کہی انہوں نے کہا کہ بلوچستان ایک پرامن اور یہاں کے عوام محب الوطن ہے دہشت گردوں کو عوام کی حمایت حاصل نہیں ہے صرف دو فیصد وہ لوگ ہے جو حالات خراب کررہے ہیں وہ ان کی حمایت کرتے ہیں لیکن ان لوگوں کے خلاف بھی جلد کارروائی کرکے کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا گزشتہ روز دہشتگردوں نے جو پلان بنایا اور واویلہ کرکے یہ تاثر دیا کہ ہم مضبوط پالیسی کے ساتھ حملہ آور ہوں گے اور حکومتی املاک اور افسروں کو نقصان پہنچائیں گے لیکن ان کا خواب تو ہوسکتا تھا ہمارے سیکورٹی اداروں اور خاص کر پولیس نے ان کو ناکام بنا کر ان کے خواب کو شرمندہ تعبیر کردیا گیا انہوں نے کہا کہ بلوچستان کے حوالے سے یہ تاثر غلط ہے کہ یہاں دہشتگرد بڑی تعداد میں موجود ہے اور عوام کی رہنمائی حاصل ہے اس وقت بلوچستان میں چار سے پانچ ہزار دہشت گردوں کی موجودگی کا اطلاع ہے اور گزشتہ روز حملے میں دو سو دہشت گردوں نے حملہ کیا جو ہمارے سیکورٹی فورسز اور پولیس نے ناکام بنا دیا انہوں نے کہا کہ بلوچستان میں لاپتہ افراد کا مسئلہ منظم سازش کے تحت پیش کیا جارہا ہے جو حقیقت اس کے برعکس ہے اکثر لاپتہ افراد دہشت گردی کے واقعات یا افغانستان میں بیٹھ کر ٹریننگ حاصل کررہے ہیں اس حوالے حکومت موثر پالیسی بنا رہی ہے جو تمام حقائق عوام کے سامنے لائی جائے گی انہوں نے ایک سوال کے جواب میں بشرزیب کے حوالے سے کہا کہ یقین سے نہیں کہہ سکتے لیکن 99 فیصد امکانات ہے کہ وہ افغانستان میں موجود ہے۔

عوامی خدمت حکومتی ترجیحات میں سرفہرست ہے، سرفراز بگٹی

شیخ زید ہسپتال کے ٹراما سینٹر کو بھی جلد مکمل کیا جائے، طبی سہولیات کی فوری فراہمی کے لئے ٹراما سینٹرز کی مکمل فعالی اشد ضروری ہے، ہدایت

کوئٹہ (خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کی زیر صدارت ٹراما مراکز کی فعالی پر پیشرفت سے متعلق جائزہ اجلاس یہاں وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ میں منعقد ہوا اجلاس میں صوبائی وزیر صحت بخت محمد کاکڑ، چیف سیکریٹری بلوچستان شکیل قادر خان، سیکریٹری صحت مجیب الرحمن پانیزئی (بقیہ 3 صفحہ 2 پر)

، سیکریٹری خزانہ عمران زرکون، سیکریٹری مواصلات و تعمیرات بابر خان اور مینیجنگ ڈائریکٹر ٹراما سینٹر ارباب کامران کاسی سمیت دیگر متعلقہ حکام نے شرکت کی وزیراعلیٰ کو سیکریٹری صحت کی جانب سے کوئٹہ اکیڈمی پر نو تعمیر شدہ ٹراما سینٹر سے متعلق بریفنگ دی گئی وزیراعلیٰ نے نئے تعمیر ہونے والے ٹراما سینٹر کی فوری فعالی کی ہدایت کی انہوں نے ہدایت کی کہ نئے اسٹاف کی بھرتی میں میرٹ کو ہر صورت یقینی بنایا جائے سیکریٹری صحت نے اجلاس کو بریفنگ دیتے ہوئے بتایا کہ نئے تعمیر ہونے والے ٹراما مرکز کے استعداد کار اور فوری علاج و معالجے کی سہولیات میں خاطر خواہ اضافہ کیا گیا ہے اور ٹراما سینٹر میں کلینیکل نیٹ ورک کو وسعت دی گئی ہے اجلاس کو ٹراما سینٹر کے لئے مطلوبہ افرادی قوت میں اضافہ اور بجٹ سے متعلق بھی بریفنگ دی گئی وزیراعلیٰ نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عوامی خدمت صوبائی حکومت کی ترجیحات میں سرفہرست ہے نئے ٹراما سینٹر کی فعالی سے بہترین اور جلد طبی سہولیات کی فراہمی ممکن ہوگی انہوں نے ہدایت کی کہ شیخ زید ہسپتال کے ٹراما سینٹر کو بھی جلد مکمل کیا جائے انہوں نے کہا کہ طبی سہولیات کی فوری فراہمی کے لئے ٹراما سینٹرز کی مکمل فعالی اشد ضروری ہے تاکہ فوری طبی امداد کو یقینی بنایا جاسکے۔

وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی ٹراما سینٹرز کی فعالی پر پیشرفت سے متعلق جائزہ اجلاس کی صدارت کررہے ہیں۔

Daily AZADI Quetta

روزنامہ آزادی کوئٹہ

بانی
صدیق بلوچ

جلد نمبر-27 | منگل 03 فروری 2026ء بمطابق 14 شعبان المعظم 1447ھ قیمت 20 روپے | شمارہ نمبر-34

ٹراما سینٹر کے نئے اسٹاف کی تعیناتیوں میں میرٹ کو ہر صورت یقینی بنایا جائے، سرفراز بگٹی

عوامی خدمت صوبائی حکومت کی ترجیحات میں سرفہرست ہے نئے ٹراما سینٹر کی فعالی سے بہترین اور جلد طبی سہولیات کی فراہمی ممکن ہوگی

شیخ زید ہسپتال کے ٹراما سینٹر کو بھی جلد مکمل کیا جائے، طبی سہولیات کی فوری فراہمی کے لئے ٹراما سینٹرز کی مکمل فعالی اشد ضروری ہے، اجلاس سے خطاب

کوئٹہ (خ ن) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کی زیر صدارت ٹراما مراکز کی فعالی پر پیشرفت سے متعلق جائزہ اجلاس یہاں وزیر اعلیٰ سیکریٹریٹ میں منعقد ہوا اجلاس میں صوبائی وزیر صحت بخت محمد کاکڑ، چیف سیکریٹری بلوچستان شکیل قادر خان، سیکریٹری صحت مجیب الرحمٰن پانیزئی، سیکریٹری خزانہ لعل جان جعفر، وزیر اعلیٰ کے پرنسپل سیکریٹری عمران زرکون سیکریٹری مواصلات و تعمیرات بابر خان اور مینیجنگ ڈائریکٹر ٹراما سینٹر ارباب کامران کاسی سمیت دیگر متعلقہ حکام نے شرکت کی وزیر اعلیٰ کو سیکریٹری صحت کی جانب سے کوئٹہ اپنی پر نو تعمیر

(بقیہ نمبر 4 صفحہ نمبر 2 پر)

شدہ ٹراما سینٹر سے متعلق بریفنگ دی گئی وزیر اعلیٰ نے نئے تعمیر ہونے والے ٹراما سینٹر کی فوری فعالی کی ہدایت کی انہوں نے ہدایت کی کہ نئے اسٹاف کی بھرتی میں میرٹ کو ہر صورت یقینی بنایا جائے سیکریٹری صحت نے اجلاس کو بریفنگ دیتے ہوئے بتایا کہ نئے تعمیر ہونے والے ٹراما مرکز کے استعداد کار اور فوری علاج و معالجے کی سہولیات میں خاطر خواہ اضافہ کیا گیا ہے اور ٹراما سینٹر میں کلینیکل نیٹ ورک کو وسعت دی گئی ہے اجلاس کو ٹراما سینٹر کے لئے مطلوبہ افرادی قوت میں اضافہ اور بجٹ سے متعلق بھی بریفنگ دی گئی وزیر اعلیٰ نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عوامی خدمت صوبائی حکومت کی ترجیحات میں سرفہرست ہے نئے ٹراما سینٹر کی فعالی سے بہترین اور جلد طبی سہولیات کی فراہمی ممکن ہوگی انہوں نے ہدایت کی کہ شیخ زید ہسپتال کے ٹراما سینٹر کو بھی جلد مکمل کیا جائے انہوں نے کہا کہ طبی سہولیات کی فوری فراہمی کے لئے ٹراما سینٹرز کی مکمل فعالی اشد ضروری ہے تاکہ فوری طبی امداد کو یقینی بنایا جا سکے

گورنر بلوچستان جعفر مندوخیل سے وزیر اعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی ملاقات کر رہے ہیں

کوئٹہ، وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی ٹراما مراکز کی فعالی پر پیشرفت سے متعلق جائزہ اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں

CamScanner

CLIPPING
DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHISTAN
نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان
Bullet No 1
Page No 8

Daily Qudrat Quetta
قدرت کوئٹہ
صفحات 8 قیمت 15 روپے
چیف ایڈیٹر نعمت اللہ
جلد 21 | منگل 03 فروری 2026ء، 14 شعبان 1447ھ | شمارہ 295

دہشتگردی واقعات میں مصالحتی پالیسی کی وجہ سے اضافہ ہوا

سرفراز بگٹی

دہشتگرد جب بھی شہروں میں کاسہ لیسی کرتے ہیں تو انسانوں کو ڈھال بنا لیتے ہیں، دہشت گردوں کی تعداد زیادہ سے زیادہ 200 بھی نہیں تھی، شعبان اور پنجگور میں حملوں سے متعلق خفیہ معلومات تھیں، عالمی میڈیا سے درخواست ہے کہ دہشت گردوں کو دہشت گرد کہیں

ریاست کو ہر جگہ ریاست کے ساتھ کھڑے ہونا چاہیے، 2018 سے پہلے ریاست کی پالیسی مصالحت کی نہیں تھی، دہشت گردی کے واقعات میں مصالحتی پالیسی کی وجہ سے اضافہ ہوا، آئین پاکستان کے بعد سب سے بڑی دستاویز نیشنل ایکشن پلان ہے، جس پر سیاسی و عسکری قیادت میں اتفاق رائے ہے

کوئٹہ (این این آئی) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ دہشت گردی کے واقعات میں مصالحتی پالیسی کی وجہ سے اضافہ ہوا ہے یہ بات انہوں نے خصوصی گفتگو کے دوران کہی۔ سرفراز بگٹی نے کہا کہ دہشتگرد جب بھی شہروں میں کاسہ لیسی کرتے ہیں تو انسانوں کو ڈھال بنا لیتے ہیں، انہوں نے کہا کہ دہشت گردوں کی تعداد زیادہ سے زیادہ 200 بھی نہیں تھی، شعبان اور پنجگور میں حملوں سے متعلق خفیہ معلومات تھیں، عالمی میڈیا سے درخواست ہے کہ دہشت گردوں کو دہشت گرد کہیں۔ وزیراعلیٰ بلوچستان نے مزید کہا کہ دوران جنگ ہر جگہ فرد کو ریاست کے ساتھ کھڑے ہونا چاہیے، 2018 سے پہلے ریاست کی پالیسی مصالحت کی نہیں تھی، دہشت گردی کے واقعات میں مصالحتی پالیسی کی وجہ سے اضافہ ہوا، ان کا کہنا تھا کہ آئین پاکستان کے بعد سب سے بڑی دستاویز نیشنل ایکشن پلان ہے، جس پر سیاسی و عسکری قیادت میں اتفاق رائے ہے۔ بلوچستان حملوں میں 31 شہری اور 17 سیکیورٹی اہلکار شہید ہوئے۔ سرفراز بگٹی نے یہ بھی کہا کہ نوشکی میں کومبنگ آپریشن اب بھی جاری ہے، دہشت گردوں کو 2 یا 3 فیصد سے زائد عوام کی حمایت حاصل نہیں، انہوں نے کہا کہ افغان عبوری حکومت نے دنیا سے وعدہ کیا تھا کہ ان کی سرزمین کسی کے خلاف استعمال نہیں ہوگی، افغان سرزمین پاکستان کے خلاف استعمال ہو رہی ہے۔ وزیراعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ ایک سال کے دوران ہزار دہشت گرد انٹیلی جنس بیسڈ کارروائیوں میں مارے گئے، صوبے میں ان کی اور ان کے سہولت کاروں کی مجموعی تعداد 4 سے 5 ہزار سے زائد نہیں ہے۔

ٹراما سینٹرز کی فعالی سے بہترین اور جلد طبی سہولیات کی فراہمی ممکن ہوگی

وزیراعلیٰ بگٹی

شیخ زید ہسپتال کے ٹراما سینٹر کو بھی جلد مکمل کیا جائے، میر سرفراز بگٹی کی زیر صدارت ٹراما مراکز کی فعالی پر پیشرفت سے متعلق جائزہ اجلاس

طبی سہولیات کی فوری فراہمی کے لئے ٹراما سینٹرز کی مکمل فعالیت اشد ضروری ہے تاکہ فوری طبی امداد کو یقینی بنایا جا سکے

کوئٹہ (این این آئی) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کی زیر صدارت ٹراما مراکز کی فعالی پر پیشرفت سے متعلق جائزہ اجلاس بدھ وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ میں منعقد ہوا اجلاس میں صوبائی وزیر صحت بخت محمد کاکڑ، چیف سیکرٹری بلوچستان شکیل قادر خان، سیکرٹری صحت مجیب الرحمٰن بقیہ 8 صفحہ 6 پر

پانیزئی، سیکرٹری خزانہ گل جان جمعہ، وزیراعلیٰ کے پرنسپل سیکرٹری عمران زرکون، سیکرٹری مواصلات و تعمیرات بابر خان اور پروجیکٹ ڈائریکٹر ٹراما سینٹرز ارباب کامران کاسی سمیت دیگر متعلقہ حکام نے شرکت کی۔ وزیراعلیٰ کو سیکرٹری صحت کی جانب سے زیر تعمیر ٹراما سینٹرز سے متعلق بریفنگ دی گئی۔ وزیراعلیٰ نے زیر تعمیر ٹراما سینٹرز کی فوری فعالی کی ہدایت کی۔ انہوں نے ہدایت کی کہ سٹاف کی بھرتی میں میرٹ کو ہر صورت یقینی بنایا جائے۔ سیکرٹری صحت نے اجلاس کو بریفنگ دیتے ہوئے بتایا کہ زیر تعمیر ہونے والے ٹراما مراکز کے استعداد کار اور فوری علاج و معالجے کی سہولیات میں خاطر خواہ اضافہ کیا گیا ہے اور ٹراما سینٹرز میں ٹیلی میڈیسن نیٹ ورک کو وسعت دی گئی ہے۔ اجلاس کو ٹراما سینٹرز کے لئے مطلوبہ افرادی قوت میں اضافہ اور بجٹ سے متعلق بھی بریفنگ دی گئی۔ وزیراعلیٰ نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عوامی خدمت صوبائی حکومت کی ترجیحات میں سرفہرست ہے۔ ٹراما سینٹرز کی فعالی سے بہترین اور جلد طبی سہولیات کی فراہمی ممکن ہوگی۔

کوئٹہ: وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کے ہمراہ صوبائی وزیر [illegible] کا گروپ فوٹو

کوئٹہ: وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی ٹراما سینٹرز کی فعالی اور پیشرفت سے متعلق جائزہ اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں

کوئٹہ: [illegible] وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی [illegible] کر رہے ہیں

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Bullet No. 1

Page No. 8

Daily BALOCHISTAN NEWS QUETTA

روزنامہ بلوچستان نیوز کوئٹہ

چیف ایڈیٹر محمد انور ناصر

شمارہ 348 | MEMBER OF APNS | رجسٹرڈ ڈی سی پی-10 | قیمت 15 روپے | FaX:2839867 | Ph :2839851 | 1447ھ | 14 شعبان | منگل 3 فروری 2026ء | جلد 28

بلوچستان میں دہشتگرد کارروائیوں کی جواز فراہم کرنے والے جنگ کے بینیفشریز ہیں، وزیراعلیٰ

ہماری پوزیشن پہلے دن سے واضح ہے کہ وائلنس کو کسی بھی قسم کا جواز فراہم نہیں کیا جاسکتا، وزیراعلیٰ

کوئی محرومی، کوئی ناراضگی ہتھیار اٹھا کر عوام اور ریاست کے خلاف لڑنے کا جواز نہیں بن سکتی، ایکس پر انٹرویو

کوئٹہ (یو این اے) وزیراعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی نے سماجی رابطے کے ویب سائٹ ایکس پر صحافی انصار عباسی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ہے کہ شکریہ انصار عباسی بلوچستان میں جاری دہشت گرد کارروائیوں پر جو لوگ خاموش ہیں یا جو اس کے جواز فراہم کر رہے ہیں وہ دراصل war beneficiaries ہیں۔ ہماری پوزیشن پہلے دن سے واضح ہے کہ violence کو کسی بھی قسم کا جواز فراہم نہیں کیا جاسکتا۔ کوئی محرومی، کوئی ناراضگی ہتھیار اٹھا کر عوام اور ریاست کے خلاف لڑنے کا جواز نہیں بن سکتی۔ دوسری جانب صحافی انصار عباسی نے اپنے ٹویٹ میں کہا ہے کہ بلوچستان کے اکثر سردار، نواب، سیاسی رہنما صوبے کی دہشتگردی پر خاموش کیوں رہتے ہیں۔ سرفراز بگٹی، انوار الحق کاکڑ کی طرح صاف بات کیوں نہیں کرتے۔ خاموش رہنے والوں کی یہ خاموشی محض کمزوری نہیں، ایک خطرناک رویہ ہے جس کا فائدہ دہشتگرد اٹھاتا ہے۔

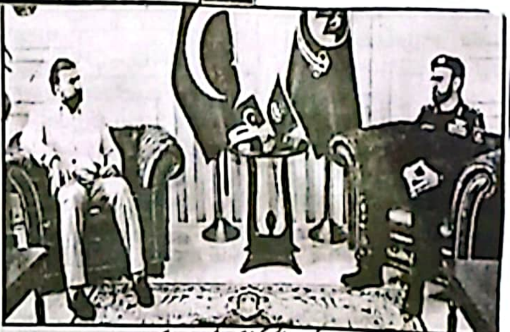

وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی سے کمشنر کرم الٰہی ملاقات کر رہے ہیں

نئے ٹراما سینٹر کو فوری فعال، میرٹ پر بھرتیاں کی جائیں، سرفراز بگٹی

عوامی خدمت صوبائی حکومت کی ترجیحات میں سرفہرست ہے نئے ٹراما سینٹر کی فعالی سے بہترین اور جلد طبی سہولیات کی فراہمی ممکن ہوگی

شیخ زید ہسپتال کے ٹراما سینٹر کو بھی جلد مکمل کیا جائے طبی سہولیات کی فوری فراہمی کے لئے مکمل فعالی اشد ضروری ہے، اجلاس سے خطاب

کوئٹہ (خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کی زیر صدارت ٹراما مراکز کی فعالی پر پیشرفت سے متعلق جائزہ اجلاس یہاں وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ میں منعقد ہوا اجلاس میں صوبائی وزیر صحت بخت محمد کاکڑ، چیف سیکریٹری بلوچستان شکیل قادر خان، سیکریٹری صحت مجیب الرحمٰن پانیزئی، سیکریٹری خزانہ سہیل جان جعفر، وزیراعلیٰ کے پرنسپل سیکریٹری عمران زرکون سیکریٹری مواصلات و تعمیرات بابر خان اور مینیجنگ ڈائریکٹر ٹراما سینٹر ارباب کامران کاسی سمیت دیگر متعلقہ حکام نے شرکت کی وزیراعلیٰ کو سیکریٹری صحت کی جانب سے کوئٹہ اکیڈمی پر نو تعمیر شدہ ٹراما سینٹر سے متعلق بریفنگ دی گئی وزیراعلیٰ نے نئے تعمیر ہونے والے ٹراما سینٹر کی فوری فعالی کی ہدایت کی انہوں نے ہدایت کی کہ نئے اسٹاف کی بھرتی میں میرٹ کو ہر صورت یقینی بنایا جائے سیکریٹری صحت نے اجلاس کو بریفنگ دیتے ہوئے بتایا کہ نئے تعمیر ہونے والے ٹراما مرکز کے استعداد کار اور فوری علاج و معالجے کی سہولیات میں خاطر خواہ اضافہ کیا گیا ہے اور ٹراما سینٹر میں کلینیکل نیٹ ورک کو وسعت دی گئی ہے اجلاس کو ٹراما سینٹر کے لئے مطلوبہ افرادی قوت میں اضافہ اور بجٹ سے متعلق بھی بریفنگ دی گئی

وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی ٹراما سینٹر کی فعالیت پر پیشرفت سے متعلق جائزہ اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں

CLIPPING SERVICE

DIRECT… GENERAL … RELATIONS BA…

نظامت اعلیٰ … حکومت …

Bullet No 1

Page No. 10

DAILY ZAMANA

روزنامہ زمانہ کوئٹہ

بانی: سید فصیح اقبال

چیف ایڈیٹر: محمد حمید الامین

جلد 81 | منگل 3 فروری 2026ء، 14 شعبان المعظم 1447ھ | صفحات 6 | قیمت 20 روپے | شمارہ 34

وزیراعلیٰ بلوچستان

دہشت گردوں کو عوام کی حمایت حاصل نہیں

بلوچستان میں دہشت گردوں کی مجموعی تعداد چار اور پانچ ہزار کے درمیان ہے جبکہ گزشتہ روز کے حملے میں دوسو دہشت گردوں نے حصہ لیا جن میں اکثریت موقع پر ہلاک کردیئے، میر سرفراز بگٹی

عوامی خدمت صوبائی حکومت کی ترجیحات میں سرفہرست ہیں، ٹراما سینٹر کی فعالی سے بہترین اور جلد طبی سہولیات کی فراہمی ممکن ہوگی، شیخ زید ہسپتال کے ٹراما سینٹر کو بھی جلد مکمل کیا جائے

کوئٹہ (اے این این۔ ٹی ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ بلوچستان میں دہشت گردوں کی مجموعی تعداد چار اور پانچ ہزار کے درمیان ہے جبکہ گزشتہ روز کے حملے میں دوسو دہشت گردوں نے حصہ لیا جن میں اکثریت موقع پر ہلاک کردیئے دہشت گردی کے اس واقعہ کے بعد حکومت موثر طریقے سے کارروائی کررہی ہے اور کسی بھی صورت دہشت گردی کے ناپاک عزائم کو کامیاب نہیں ہونے دینگے بشیر زیب افغانستان میں موجودگی کی اطلاع ہے لاپتہ افراد کے حوالے سے غلط فہمیاں پیدا کی جارہی ہے جس کی روک تھام کے لیے حکومت موثر پالیسی اختیار کررہی ہے‘ یہ بات انہوں نے نجی ٹی وی سے بات چیت کرتے ہوئے کہی انہوں نے کہاکہ بلوچستان ایک پرامن اور یہاں کے عوام محب الوطن ہے دہشت گردوں کو عوام کی حمایت حاصل نہیں ہے صرف دو فیصد وہ لوگ ہے جو حالات خراب کررہے ہیں وہ ان کی حمایت کرتے ہیں لیکن ان لوگوں کے خلاف بھی جلد کارروائی کرکے کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا گزشتہ روز دہشتگردوں نے جو پلان بنایا اور واویلا کرکے یہ تاثر دیا کہ ہم مضبوط پالیسی کے ساتھ حملہ آور ہوں گے اور حکومتی املاک اور افسروں کو نقصان پہنچائیں گے لیکن ان کا خواب تو ہو سکتا تھا ہمارے سیکورٹی اداروں اور خاص کر پولیس نے ان کو ناکام بنا کر ان کے خواب کو شرمندہ تعبیر کردیا گیا انہوں نے کہاکہ بلوچستان کے حوالے سے یہ تاثر غلط ہے کہ یہاں دہشتگرد بڑی تعداد میں موجود ہے اور عوام کی رہنمائی حاصل ہے اس وقت بلوچستان میں چار سے پانچ ہزار دہشت گردوں کی موجودگی کا اطلاع ہے۔

گورنر بلوچستان جعفر مندوخیل علی مدد جتک سے صوبائی وزیر کے عہدے کا حلف لے رہے ہیں

وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی ٹراما سینٹر کی فعالی پر پیشرفت سے متعلق جائزہ اجلاس کی صدارت کررہے ہیں

CamScanner

CLIPPING SERVICE 10

Balochistan Times

of 92 NEWS MEDIA GROUP

balochistantimes.pk @balochistantimes.pk BTimes_pk

Regd No. B.C.6 VOL XLV No. 1360 QUETTA Tuesday February 03, 2026 / Shaban-ul-Muazzam 14, 1447

CM reviews progress on Trauma Centers activation

Staff Report

QUETTA: Chief Minister of Balochistan Mir Sarfraz Bugti chaired a review meeting on Monday to assess progress on the activation of trauma centers across the province.

The meeting was held at the Chief Minister's Secretariat in Quetta, attended by Provincial Health Minister Bakht Muhammad Kakar, Chief Secretary Shakeel Qadir Khan, Secretary Health Mujeeb-ur-Rehman Panizai, Secretary Finance Lal Jan Jaffer, Principal Secretary to the CM Imran Zarkoon, Secretary Communications and Works Babar Khan, Managing Director Trauma Center Arbab Kamran Kasi, along with other senior officials.

During the briefing, the Health Secretary informed the Chief Minister about the newly constructed trauma center at Spini Road, Quetta, highlighting its enhanced capacity and improved emergency treatment facilities.

He added that the clinical network had been expanded to ensure timely medical response, while also outlining the need for additional human resources and budgetary support.

The Chief Minister directed that the trauma center at Spini Road be made operational immediately, stressing that merit must be strictly observed in staff recruitment. He further instructed that the trauma center at Sheikh Zayed Hospital be completed at the earliest.

Addressing the meeting, CM Sarfraz Bugti reiterated that public service remains the top priority of the provincial government. He emphasized that the activation of trauma centers is vital to provide faster and more effective medical facilities, ensuring immediate assistance in emergency situations.

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: Balochistan Time Quetta

Bullet No. 1

Dated. 03 FEB 2026

Page No. 11

QUETTA: Member of the Balochistan Assembly Ali Madad Jattak taking oath as a provincial minister during a ceremony at the Governor House on Monday.

QUETTA: Chief Minister Mir Sarfraz Bugti presiding over a meeting to assess progress on activation of trauma centers across province on Monday.

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

Bullet No. 1 Dated 03 FEB 2026 Page No. 12

بلوچستان میں پائیدار امن کے قیام کیلئے کسی بھی حد تک جائینگے، وزیر داخلہ

سیکورٹی فورسز نے کارروائی کے ذریعے بلوچستان میں بدامنی پھیلانے کی غیر ملکی سازش کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا ہے، محسن نقوی

ریاستی رٹ چیلنج کرنے والے عناصر کیلئے کوئی جگہ نہیں، فتنہ الہندوستان کے سہولت کاروں کے خاتمہ تک آپریشن جاری رہے گا

اسلام آباد (بیورو رپورٹ) وزیر داخلہ محسن نقوی نے کہا ہے کہ سیکورٹی فورسز کی کارروائی کے ذریعے بلوچستان میں بدامنی پھیلانے کی ایک بڑی غیر ملکی سازش کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا گیا ہے، ہم بلوچستان میں پائیدار امن کے قیام کیلئے کسی بھی حد تک جائیں گے، ریاست کی رٹ کو چیلنج کرنے والے عناصر کیلئے اب کوئی جگہ نہیں ہے۔ اپنے بیان میں انہوں نے ......

بقیہ 16 صفحہ نمبر 7 پر

بلوچستان میں سیکورٹی فورسز، پولیس اور انٹیلی جنس ایجنسیز کے مشترکہ آپریشن کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ اس کارروائی کے دوران فتنہ الہندوستان سے تعلق رکھنے والے 22 دہشت گردوں کو جہنم واصل کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سیکورٹی اداروں نے انٹیلی جنس کی بنیاد پر بروقت کارروائی کرتے ہوئے دہشت گردوں کے بڑے نیٹ ورک کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ فتنہ الہندوستان کے تمام سہولت کاروں کے مکمل خاتمہ تک آپریشن جاری رہے گا۔

بلوچستان امن، رواداری اور اقتدار کی سرزمین ہے، نسیم الرحمن ملاخیل

صوبے کے امن کو تباہ کرنے کی کوششوں کو ناکام بنانا سیکورٹی فورسز اور پولیس کی پیشہ ورانہ صلاحیت اور مستعدی کا واضح ثبوت ہے

سیکورٹی فورسز کی بروقت اور موثر کارروائی کے باعث تخریب کاروں کے منصوبے دم توڑ گئے اور عوام کے جان و مال کو محفوظ بنایا گیا

کوئٹہ (غ ن) صوبائی مشیر برائے ماحولیات و موسمیاتی تبدیلی نسیم الرحمن خان ملاخیل نے کہا ہے کہ کوئٹہ سمیت صوبے کے مختلف حصوں میں امن کو نقصان پہنچانے کی کوششوں کو ناکام بنانا سیکورٹی فورسز، پولیس اور دیگر قانون نافذ کرنے والے اداروں کی پیشہ ورانہ صلاحیت اور مستعدی کا واضح ثبوت ہے۔ انہوں نے کہا کہ بروقت اور موثر کارروائی کے باعث تخریب کاروں کے منصوبے دم توڑ گئے اور عوام کے جان و مال کو محفوظ بنایا گیا۔ انہوں نے واضح کیا کہ ایک ہی وقت میں مختلف علاقوں کو نشانہ بنانے کی سازش کا مقصد خوف و ہراس ......

بقیہ 44 صفحہ نمبر 7 پر

پھیلانا تھا، تاہم اداروں کی یکجہتی اور فوری ردعمل نے اس ارادے کو ناکامی سے دوچار کر دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کی قیادت میں سیکورٹی اداروں اور پولیس نے غیر معمولی حوصلے اور مہارت کا مظاہرہ کرتے ہوئے امن دشمن عناصر کو واضح پیغام دیا ہے۔ نسیم الرحمن خان ملاخیل نے کہا کہ بلوچستان امن، رواداری اور اقتدار کی سرزمین ہے اور یہاں بدامنی کی کوئی گنجائش نہیں۔

ناکامی دہشت گردوں کا مقدر ہوگی، سردار مسعود علی خان لونی

بے گناہ شہریوں کو نشانہ بنانا دشمن کی کمزوری اور بوکھلاہٹ کا ثبوت ہے

کوئٹہ (آن لائن) پاکستان مسلم لیگ ن کے صوبائی وزیر جنگلات سردار مسعود علی خان لونی نے کوئٹہ سمیت بلوچستان کے مختلف علاقوں میں ہونے والی دہشت گردی کے واقعات کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس طرح کی بزدلانہ اور انسانیت سوز کارروائیوں سے صوبے میں خوف و ہراس پھیلانے کی کوشش کی جا رہی ہے، تاہم دہشت گرد اپنے مذموم عزائم میں کبھی کامیاب نہیں ہوں گے۔ صوبائی وزیر جنگلات و جنگلی حیات سردار مسعود علی خان ......

بقیہ 54 صفحہ نمبر 7 پر

لونی اپنے ایک بیان میں نے کہا کہ بلوچستان کے عوام پرامن اور محب وطن ہیں اور وہ کسی بھی صورت میں دہشت گردی کے سامنے سر نہیں جھکائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ بے گناہ شہریوں کو نشانہ بنانا انتہائی قابل مذمت عمل ہے اور اس طرح کی کارروائیاں دراصل دشمن کی کمزوری اور بوکھلاہٹ کو ظاہر کرتی ہیں۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ بلوچستان، صوبائی حکومت، سیکورٹی فورسز، پولیس اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی جانب سے دہشت گردوں کے خلاف فوری اور بھرپور جوابی کارروائی کو سراہتے ہوئے انہیں خراج تحسین پیش کیا۔

حکومت دہشت گردی کے متاثرین کو تنہا نہیں چھوڑے گی، بخت محمد کاکڑ

صوبائی وزیر صحت کا ٹراما سینٹر کا دورہ، زخمیوں کی عیادت کی، طبی سہولیات کا جائزہ لیا

کوئٹہ (اے این این) صوبائی وزیر صحت بخت محمد کاکڑ نے ٹراما سینٹر کوئٹہ کا دورہ کیا جہاں انہوں نے حالیہ واقعے میں زخمی ہونے والے افراد کی عیادت کی اور ان کی طبی سہولیات سے متعلق تفصیلی آگاہی حاصل کی۔ اس موقع پر ایم ڈی ٹراما سینٹر ڈاکٹر کامران کاسی بھی ان کے ہمراہ موجود تھے جنہوں نے صوبائی وزیر کو زخمیوں کے علاج، دستیاب سہولیات اور طبی عملے کی کارکردگی پر بریفنگ دی۔ صوبائی وزیر صحت نے مختلف وارڈز کا معائنہ کیا، زیر علا......

بقیہ 55 صفحہ نمبر 7 پر

ج زخمیوں سے انفرادی طور پر ملاقات کی اور ان کی خیریت دریافت کی۔ انہوں نے زخمیوں اور ان کے لواحقین کو یقین دہانی کرائی کہ حکومت بلوچستان متاثرہ افراد کو تنہا نہیں چھوڑے گی اور ان کے علاج معالجے میں کسی قسم کی کوتاہی برداشت نہیں کی جائے گی۔ بخت محمد کاکڑ نے ڈاکٹرز، نرسنگ اسٹاف اور پیرامیڈیکل عملے کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے کہا کہ مشکل حالات میں طبی عملے نے پیشہ ورانہ ذمہ داریوں کو احسن طریقے سے نبھایا ہے جو قابل تحسین ہے۔ انہوں نے ہسپتال سیکیورٹی کے انتظامات پر بھی اطمینان کا اظہار کیا اور کہا کہ مریضوں اور عملے کی حفاظت اولین ترجیح ہے۔ صوبائی وزیر صحت نے ہدایت کی کہ تمام زخمیوں کو بہترین اور معیاری طبی سہولیات فراہم کی جائیں، ادویات، تشخیصی عمل اور علاج میں کسی قسم کی کمی نہ آنے دی جائے۔ انہوں نے متعلقہ حکام کو یہ بھی ہدایت کی کہ ایمرجنسی اور ٹراما کی صورت حال سے نمٹنے کے لیے ہسپتال کی استعداد کار کو مزید بہتر بنایا جائے۔

عوام کی بلاتفریق خدمت ہمارا نصب العین ہے، فیصل جمالی

سردار گھرانہ اقتدار میں ہو یا اقتدار سے باہر عوامی خدمت ہی مطمع نظر رہا ہے

اوستہ محمد (آئی این پی) پاکستان پیپلز پارٹی کے سینئر رہنما اور صوبائی وزیر لائیو اسٹاک سردارزادہ فیصل خان جمالی نے کہا ہے کہ سردار گھرانہ اقتدار میں ہو یا اقتدار سے باہر، عوام کی بلاتفریق خدمت اس کی سیاست کا بنیادی اصول رہی ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے گوٹھ سردار رستم خان جمالی، اوستہ محمد میں مقامی صحافیوں سے غیر رسمی گفتگو کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا کہ سردار گھرانے کی سیاست کا محور ہمیشہ عوامی فلاح و بہبود رہا ہے اور ہم نے ہر دور میں ذاتی و گروہی مفادات کے بجائے عوامی مسائل کے حل کو ترجیح دی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ پاکستان پیپلز پارٹی ایک نظریاتی اور عوامی جماعت ہے جو ہمیشہ محروم اور پسماندہ طبقات کی آواز بنی ہے۔ سردارزادہ فیصل ......

بقیہ 66 صفحہ نمبر 7 پر

خان جمالی نے کہا کہ پارٹی چیئرمین بلاول بھٹو زرداری اور قیادت کی واضح ہدایات کی روشنی میں صوبے بھر میں ترقیاتی منصوبوں، صحت، تعلیم اور عوامی فلاح کے مختلف پروگراموں پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے تاکہ عوام کو بنیادی سہولیات ان کی دہلیز پر فراہم کی جا سکیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ لائیو اسٹاک کا شعبہ صوبے کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے، خصوصاً دیہی علاقوں میں روزگار کے مواقع پیدا کرنے میں اس کا اہم کردار ہے۔ حکومت لائیو اسٹاک کے شعبے کو جدید خطوط پر استوار کرنے، مویشی پال کسانوں کو سہولیات فراہم کرنے اور ان کی معاشی حالت بہتر بنانے کے لیے عملی اقدامات کر رہی ہے۔ آخر میں صوبائی وزیر نے کہا کہ عوام کے مسائل کا حل، علاقے کی مجموعی ترقی اور خوشحالی کے لیے جدوجہد جاری رہے گی اور پاکستان پیپلز پارٹی عوام کے اعتماد پر پورا اترتے ہوئے خدمت کا سفر اسی جذبے کے ساتھ جاری رکھے گی۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

Bullet No. 1 Dated. 03 FEB [illegible] Page No. 13

بلوچستان میں جو ہوا قوم کیلئے بہت بڑا المیہ ہے، خواجہ آصف کوئی ناراض نہیں نہ ہی حقوق کا معاملہ ہے، دہشتگردوں کو صرف دہشتگرد کہا جائے، رانا ثناء اللہ

مذاکرات نہیں ہونگے

دہشتگردوں کو ریاست کی طاقت سے جواب دینگے، وزیر دفاع

بلوچستان میں تیل اسمگلنگ سے دہشتگرد روزانہ 4 ارب روپے کمار ہے ہیں، جرائم پیشہ عناصر اور اسمگلرز کے خلاف گھیرا تنگ کیا تو انہوں نے حکومت کے خلاف علم بغاوت بلند کردیا

صوبے میں میں بھارتی حمایت یافتہ پراکسیز موجود، دہشتگردوں کے سربراہ افغانستان میں ہیں، وہاں سے ان کو مدد ملتی ہے، خواجہ آصف کا قومی اسمبلی اجلاس کے دوران خطاب

بلوچستان میں دہشت گرد بار ہا بسوں کو روک کر مسافروں کے شناختی کارڈ چیک کرتے رہے اور خواتین و بچوں سمیت بے گناہ شہریوں کو ان کے اہل خانہ کے سامنے قتل کیا گیا، رانا ثنا

مجرمانہ سرگرمیاں چند گروہ مل کر کہیں بھی کر سکتے ہیں، جیسے معرکہ حق میں دشمن کو ذلت ملی، ان دہشت گردوں کو بھی ایسے ہی انجام سے دوچار کیا جائیگا، مشیر برائے سیاسی امور کا سینٹ میں خطاب

اسلام آباد (زاہد احمد خان) وزیر دفاع خواجہ آصف نے کہا ہے کہ بلوچستان میں جو ہوا قوم کیلئے بہت بڑا المیہ ہے، دہشتگردی کو افغانستان سے ہوا دی جاری ہے۔ ان دہشتگردوں کے پیچھے بھارت ہے۔ بلوچستان میں تیل اسمگلنگ سے دہشتگرد روزانہ 4 ارب........ بقیہ 2 صفحہ نمبر 7 پر

روپے کمار ہے ہیں، جرائم پیشہ عناصر اور اسمگلرز کے خلاف گھیرا تنگ کیا تو انہوں نے حکومت کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا، یہ کاروباری نقصانات کو ریکور کرنے کیلئے تحریک چلائی جارہی ہے، اس کرپشن نیٹ ورک کے ذریعے ایران سے 40 روپے لیٹر تیل لے کر کراچی میں 200 روپے فی لیٹر بیچ رہے ہیں۔ پیر کو یہاں قومی اسمبلی اجلاس کے دوران خطاب کرتے ہوئے وزیر دفاع نے کہا کہ بلوچستان میں تیل سمیت مختلف اشیا کی اسمگلنگ ہوتی ہے، اربوں اور کھربوں روپے کی اسمگلنگ ہوتی رہی، اسمگلنگ کی روک تھام کیلئے حکومت سخت اقدامات کر رہی ہے۔ خواجہ آصف نے کہا کہ یہ کاروباری نقصانات کو ریکور کرنے کیلئے تحریک چلائی جارہی ہے، اس کرپشن نیٹ ورک کے ذریعے ایران سے 40 روپے لیٹر تیل لے کر کراچی میں 200 روپے فی لیٹر بیچ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ لوگ صرف ایرانی اسمگل تیل سے روزانہ 4 ارب روپے منافع کما رہے ہیں، ایران اسمگل تیل کو روکا گیا اس کی وجہ سے یہ لوگ امن وامان برباد کر رہے ہیں، بلوچستان میں تین دہائیوں سے امن میں رکاوٹ آتی رہی۔ وزیر دفاع نے کہا کہ بلوچستان میں امن وامان کی صورتحال کی خرابی کے بہت سے عوامل ہیں، جرائم پیشہ عناصر اور اسمگلرز کے خلاف گھیرا تنگ کیا تو انہوں حکومت مخالف علم بغاوت بلند کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان میں جو ہوا قوم کیلئے بہت بڑا المیہ ہے، دہشت گردی کو افغانستان سے ہوا دی جارہی ہے، دہشتگردوں کے سربراہ افغانستان میں موجود ہیں، وہاں سے ان کو مدد ملتی ہے۔ ان دہشت گردوں کے پیچھے بھارت ہے۔ خواجہ آصف نے کہا کہ افغانستان کی سرزمین پاکستان کے خلاف استعمال ہو رہی ہے، سکیورٹی فورسز کی دہشتگردوں کے خلاف کارروائیاں جاری ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان میں بھارتی حمایت یافتہ پراکسیز موجود ہیں، 177 دہشت گرد مارے گئے، ہلاک لوگوں کی کوئی سیاسی و قوم پرست وابستگی تھی۔ وزیر دفاع نے کہا کہ دہشتگردوں کے خلاف کارروائیوں میں سکیورٹی فورسز کے 17 جوان شہید ہوئے۔ دہشتگردوں کے حملوں میں 33 شہری بھی شہید ہوئے ہیں۔ خواجہ آصف نے کہا کہ پاکستان کی آزادی کے وقت وہاں صرف چند سو کلومیٹر سڑکیں تھیں، اب بلوچستان میں 26 ہزار کلومیٹر سڑکیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کہا جاتا رہا کہ بلوچستان میں مذاکرات کیے جائیں، ماضی میں بلوچ سیاسی جماعتوں سے مذاکرات ہوتے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جرائم پیشہ عناصر کی آڑ میں یہ ایک گٹھ جوڑ بن گیا تھا، ان جرائم پیشہ عناصر کی آڑ میں بلوچستان میں سیاسی عناصر نے بھی فائدہ اٹھانے کی کوشش کی۔ وزیر دفاع نے کہا کہ بلوچستان کل پاکستان کا 40 فیصد ہے، اتنے بڑے علاقے کو کور کرنے کیلئے بہت بڑی تعداد میں سکیورٹی فورسز چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان کو ترقیاتی فنڈز کی مد میں 100 ارب روپے دیے جا چکے ہیں، پنجاب کو 170 ارب روپے اور دیگر صوبوں کو بھی اسی طرح فنڈز دیے گئے ہیں۔ وزیر اعظم کے مشیر برائے سیاسی امور رانا ثنا اللہ نے کہا ہے کہ کسی اگر مگر کے بغیر دہشت گردوں کو دہشت گرد کہا جائے، بلوچستان میں کوئی ناراض نہیں، کوئی حقوق کا معاملہ نہیں، مجرمانہ سرگرمیاں چند گروہ مل کر کہیں بھی کر سکتے ہیں، جیسے معرکہ حق میں دشمن کو ذلت ملی، ان دہشت گردوں کو بھی ایسے ہی انجام سے دوچار کیا جائیگا۔ پیر کو سینیٹ میں قائد حزب اختلاف راجہ ناصر عباس کے نکات کا جواب دیتے ہوئے رانا ثناء اللہ نے بتایا کہ سکیورٹی فورسز کی کارروائیوں میں اب تک 177 دہشت گرد ہلاک کیے جا چکے ہیں جبکہ بلوچستان میں دہشت گرد حملوں کے نتیجے میں قانون نافذ کرنے والے اداروں کے 17 اہلکار اور 33 شہری شہید ہو چکے ہیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ ایسے عناصر کو کسی صورت "ناراض" یا محروم گروہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ انہوں نے بتایا کہ شہید ہونے والے 17 اہلکاروں میں 10 پولیس، 6 فرنٹیئر کور اور ایک لیویز اہلکار شامل ہیں جبکہ 33 شہری دہشت گردوں کی جانب سے گھروں اور رہائشی علاقوں پر حملوں کے دوران شہید ہوئے۔ رانا ثناء اللہ نے کہا کہ اگرچہ چھوٹے مسلح گروہ کہیں بھی مجرمانہ کارروائیاں کر سکتے ہیں تاہم بلوچستان میں تشدد کا انداز واضح طور پر منظم دہشت گردی کی نشاندہی کرتا ہے، نہ کہ الگ تھلگ جرائم کی۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان میں دہشت گرد بار ہا بسوں کو روک کر مسافروں کے شناختی کارڈ چیک کرتے رہے اور خواتین و بچوں سمیت بے گناہ شہریوں کو ان کے اہل خانہ کے سامنے قتل کیا۔ اسی طرح ٹرینوں پر حملوں خصوصاً جعفر ایکسپریس کے واقعے میں مسافروں کو یرغمال بنایا اور پھر بے دردی سے قتل کیا گیا۔ رانا ثناء اللہ نے کہا کہ یہ انتہائی وحشیانہ اقدامات ہیں جنہیں کوئی بھی باشعور انسان درست قرار نہیں دے سکتا اور اس تاثر کو مسترد کیا کہ یہ محض ناراض عناصر ہیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ حالیہ دہشت گردی کے خلاف کارروائیوں کے بعد کوئٹہ کے ہسپتالوں سے ہلاک دہشت گردوں کی لاشیں زبردستی لے جائی گئیں جو خود کو "حقوق" کا علمبردار کہنے والوں کے رویے پر سنجیدہ سوالات اٹھاتا ہے۔ معاون خصوصی نے کہا کہ یہ دہشت گرد ایک دشمن ملک کے ایجنٹ کے طور پر کام کر رہے ہیں اور آپریشن سندور اور دیگر محاذوں پر دشمن کی شکست کا بدلہ لینے کی کوشش کر رہے ہیں، خصوصاً اس کے بعد کہ جب پاکستان کی مسلح افواج نے اپنی پیشہ ورانہ صلاحیت اور طاقت کا مظاہرہ کیا جس پر پوری قوم کو فخر ہے۔ انہوں نے بتایا کہ سکیورٹی فورسز نے کوئٹہ ریڈ زون میں داخل ہونے کی دہشت گردوں کی کوششیں ناکام بنائیں اور جہاں کہیں بھی انہوں نے کارروائی کی کوشش کی، انہیں موثر انداز میں ناکارہ بنایا گیا۔ دہشت گرد فورسز کا براہ راست مقابلہ نہ کر سکے اور اپنے ٹھکانوں کی طرف بھاگنے پر مجبور ہو گئے۔ انہوں نے آرمی پبلک سکول پشاور کے سانحے کے بعد قومی اتحاد کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت پوری قوم نے سابق وزیر اعظم نواز شریف کی قیادت میں یکجہتی کا مظاہرہ کیا جس کے نتیجے میں فیصلہ کن آپریشنز ہوئے اور دہشت گردی تقریباً ختم ہو گئی۔

چیف سیکرٹری کی زیر صدارت کمشنرز، ڈپٹی کمشنرز کانفرنس

اساتذہ اور ڈاکٹروں کی تعیناتی، آٹے کی دستیابی سمیت متعدد اہم فیصلے

باقاعدہ کھلی کچہریاں منعقد کریں اور عوامی مسائل، سہولیات کی عدم دستیابی اور دیگر شکایات کا فوری حل یقینی بنائیں، ڈپٹی کمشنرز کو ہدایت

کوئٹہ (خ ن) چیف سیکرٹری بلوچستان شکیل قادر خان کی زیر صدارت منعقدہ کمشنرز اور ڈپٹی کمشنرز کانفرنس میں صوبے بھر میں تعلیم وصحت کے شعبوں میں عارضی بنیادوں پر اساتذہ اور ڈاکٹروں کی تعیناتیوں، صوبے میں آٹے کی دستیابی، پرائس کنٹرول، کھلی کچہریوں میں عوامی مسائل کا حل سمیت متعدد اہم فیصلے کیے گئے۔ کانفرنس میں عوامی فلاح و بہبود، ترقیاتی منصوبوں کی رفتار اور معاشی استحکام کو یقینی بنانے پر زور دیا گیا۔ کانفرنس میں محکمہ تعلیم اور صحت میں خالی پڑی عارضی پوزیشنز پر فوری بنیادوں پر اساتذہ اور ڈاکٹروں کی تعیناتی کا حکم جاری کیا گیا۔ اس اقدام کا مقصد دیہی علاقوں میں تعلیمی اور طبی سہولیات کی دستیابی کو بہتر بنانا ہے۔ چیف سیکرٹری نے ڈپٹی کمشنرز کو ہدایت کی کہ وہ باقاعدہ کھلی کچہریاں منعقد کریں اور عوامی مسائل، سہولیات کی عدم دستیابی اور دیگر شکایات کا فوری حل یقینی بنائیں۔ انہوں نے صوبے بھر میں آٹے کی قیمتوں میں حالیہ اضافے کے تناظر میں ڈپٹی کمشنرز کو پرائس کنٹرول کمیٹیوں کو متحرک کرنے اور فلور ملز، آٹا چکیوں پر سخت نظر رکھنے کی ہدایت کی گئی۔ تاکہ رمضان المبارک میں عوام کو سستا آٹا کی فراہمی ممکن بنائی جا سکے۔ انہوں نے صوبے میں جاری ترقیاتی منصوبوں کی نگرانی اور ان کی بروقت تکمیل پر زور دیا گیا۔ چیف سیکرٹری نے کہا کہ صوبے کی معاشی ترقی کے لیے انفراسٹرکچر، پانی، بجلی اور روڈ نیٹ ورک کے منصوبوں کو تیز رفتار دینا ضروری ہے۔ یہ فیصلے بلوچستان حکومت کی عوام دوست پالیسیوں کا حصہ ہیں جو شفافیت، کارکردگی اور عوامی ریلیف کو یقینی بنانے کے لیے اٹھائے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صوبائی حکومت دستیاب وسائل میں رہتے ہوئے عوام کی فلاح و بہبود کے لیے کام کر رہی ہے، لوگوں کا معیار زندگی مزید بہتر بنانے اور ان کے لیے آسانیاں پیدا کرنے کے لیے انتظامیہ اور ادارے اپنی کوششیں مزید تیز کر دے، تاکہ ہر شہری ایک بہتر اور مطمئن زندگی گزار سکیں۔

MASHRIQ QUETTA

صوبے کی معاشی ترقی کیلئے منصوبوں کی بروقت تکمیل ناگزیر ہے، چیف سیکرٹری

صوبائی حکومت دستیاب وسائل میں رہتے ہوئے صوبے کی ترقی اور عوام کی فلاح و بہبود کے لیے کام کر رہی ہے

لوگوں کا معیار زندگی مزید بہتر بنانے اور آسانیاں پیدا کرنے کیلئے انتظامیہ اور ادارے اپنی کوششیں مزید تیز کریں

کوئٹہ (خ ن) چیف سیکرٹری بلوچستان شکیل قادر خان کی زیر صدارت منعقدہ کمشنرز اور ڈپٹی کمشنرز کانفرنس میں صوبے بھر میں تعلیم وصحت کے شعبوں میں عارضی بنیادوں پر اساتذہ اور ڈاکٹروں کی تعیناتیوں، صوبے میں آٹے کی دستیابی، پرائس کنٹرول، کھلی .... بقیہ 36 صفحہ نمبر 7 پر

کچہریوں میں عوامی مسائل کا حل سمیت متعدد اہم فیصلے کیے گئے۔ کانفرنس میں عوامی فلاح و بہبود، ترقیاتی منصوبوں کی رفتار اور معاشی استحکام کو یقینی بنانے پر زور دیا گیا۔ کانفرنس میں محکمہ تعلیم اور صحت میں خالی پڑی عارضی پوزیشنز پر فوری بنیادوں پر اساتذہ اور ڈاکٹروں کی تعیناتی کا حکم جاری کیا گیا۔ اس اقدام کا مقصد دیہی علاقوں میں تعلیمی اور طبی سہولیات کی دستیابی کو بہتر بنانا ہے۔ چیف سیکرٹری نے ڈپٹی کمشنرز کو ہدایت کی کہ وہ باقاعدہ کھلی کچہریاں منعقد کریں اور عوامی مسائل، سہولیات کی عدم دستیابی اور دیگر شکایات کا فوری حل یقینی بنائیں۔ انہوں نے صوبے بھر میں آٹے کی قیمتوں میں حالیہ اضافے کے تناظر میں ڈپٹی کمشنرز کو پرائس کنٹرول کمیٹیوں کو متحرک کرنے اور فلور ملز، آٹا چکیوں پر سخت نظر رکھنے کی ہدایت کی گئی۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No 2 Dated 03 FEB 2026 Page No 15

سرکاری تحویل سے موٹر سائیکل، گاڑیاں اور دیگر سامان چرانے والوں کو 48 گھنٹے کا الٹی میٹم

مقررہ مدت میں سامان واپس کرنے والوں سے کوئی سوال نہیں کیا جائیگا، وقت گزرنے کے بعد آپریشن ہوگا، پولیس ترجمان

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) پولیس کے ترجمان نے کہا ہے کہ عوام سرکاری تحویل سے چوری شدہ موٹر سائیکل، گاڑیاں، رکشے اور دیگر سامان 48 گھنٹے میں متعلقہ تھانوں میں واپس کردیں بصورت دیگر ایسے عناصر کے خلاف انسداد دہشت گردی کے تحت مقدمات درج کئے جائینگے اور جن سے چوری شدہ سامان برآمد ہوا انکو دہشت گردوں کا ساتھی تصور کیا جائے گا۔ ترجمان نے کہا کہ کوئٹہ کے شہری غیور، مہمان نواز اور پرامن لوگ ہیں تاہم دہشتگردوں کے حملے کے دوران بعض شہریوں کا رویہ ایک سوالیہ نشان بن گیا ہے جب کوئٹہ پولیس دہشت گردوں سے مقابلے میں مصروف تھی بعض شر پسند شہریوں نے موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے سرکاری املاک بشمول موٹر سائیکل، گاڑیاں، رکشے، جو کہ سرکاری تحویل میں تھے ان کو چوری کیا یہ عمل خود دہشت گردی کے زمرے میں آتا ہے۔ ترجمان نے کہا کہ جن شہریوں نے سرکاری تحویل سے موٹر سائیکل، گاڑی اور رکشہ یا کوئی بھی سرکاری املاک چوری کی ہے ان کو خبردار کیا جاتا ہے کہ کوئٹہ پولیس ایک آپریشن لانچ کرنے جارہی ہے جس میں تمام چوری شدہ سامان کو ریکور کیا جائے گا اور جن کے قبضے سے چوری شدہ سامان برآمد ہوا ان کو بھی دہشت گردوں کا ساتھی تصور کیا جائے گا اور ان کے خلاف دہشتگردی دفعات کے مطابق مقدمے چلائے جائیں گے۔ ترجمان نے کہا کہ کوئٹہ پولیس عوام کی خدمت میں ہر وقت مشغول ہے ایسے تمام اشخاص جنہوں نے فرط جذبات میں سرکاری املاک چوری کی ان کو 48 گھنٹوں کی مہلت دی جاتی ہے کہ سرکاری تحویل سے چوری شدہ سامان، موٹر سائیکل، گاڑیاں، رکشے متعلقہ تھانوں میں واپس کریں ان سے کوئی بھی سوال نہیں کیا جائے گا تاہم 48 گھنٹے گزرنے کے بعد جن کے قبضے سے چوری شدہ املاک برآمد ہوئی ان کو دہشت گردوں کا ساتھی تصور کیا جائے گا۔

ضلعی معاوضہ کمیٹی کا اجلاس، کوئٹہ میں شہید اور زخمی ہونیوالوں کی رپورٹ مرتب

اجلاس میں متاثرہ خاندانوں کو بروقت اور شفاف معاوضے کی فراہمی کیلئے اقدامات پر غور کیا گیا

کوئٹہ (آن لائن) ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر جنرل کوئٹہ محمد انور کاکڑ کی زیر صدارت ضلعی معاوضہ کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں حالیہ دنوں کوئٹہ میں پیش آنے والے واقعات کے نتیجے میں شہداء اور زخمیوں سے متعلق تفصیلی رپورٹس مرتب کر لی گئیں۔ اجلاس کو بتایا گیا کہ بولان میڈیکل کمپلیکس (بی ایم سی) اور سول ہسپتال کوئٹہ کی جانب سے شہداء اور زخمیوں کی مستند فہرستیں مکمل کر لی گئی ہیں، جن کا جائزہ لیا گیا۔ اجلاس میں بی ایم سی اور سول ہسپتال کے نمائندگان، سی ٹی ڈی کے نمائندے اور متعلقہ محکموں کے افسران نے شرکت کی۔ اجلاس میں متاثرہ خاندانوں کو بروقت اور شفاف معاوضے کی فراہمی کے لیے اقدامات پر غور کیا گیا۔

MASHRIQ QUETTA

سینیٹ، بلوچستان میں دہشتگردی کیخلاف مذمتی قرارداد متفقہ طور پر منظور

قانون نافذ کرنے کیلئے حکم کا ہونا ضروری ہے، جان بوجھ کر کہا جارہا ہے کہ یہ لوگ ناراض ہیں، یہ کوئی ناراض نہیں، انوار الحق کاکڑ

جو کچھ بلوچستان میں ہو رہا ملک توڑنے کی سازش ہے، جام سیف اللہ، ریاست کے اندر ریاست بنانے کی اجازت نہیں دی جاسکتی، منظور کاکڑ

اسلام آباد (شاکر رحمان) سینیٹ میں حالیہ بلوچستان میں ہونیوالے دہشتگردی کے واقعات کے خلاف مذمتی قرارداد متفقہ طور پر منظور کرلی گئی۔ پیر کو یہاں سینیٹ کا اجلاس ڈپٹی چیئرمین سیدال خان ناصر کی زیر صدارت شروع ہوا جس میں پینل آف پریزائڈنگ افسران کا اعلان کیا گیا جس کے مطابق 358ویں اجلاس کیلئے سینیٹر سلیم مانڈوی والا، سینیٹر شاہ زیب درانی اور سینیٹر عامر ولی چشتی کے نام شامل ہیں۔ اجلاس میں حالیہ بلوچستان میں ہونیوالے دہشتگردی کے واقعات میں شہید ہونیوالوں کیلئے...... بقیہ 32 صفحہ نمبر 7 پر

دعا کی گئی۔ اجلاس کے دوران سینیٹ کی معمول کی کارروائی کا ایجنڈا ملتوی کیا گیا اور اجلاس میں حالیہ بلوچستان میں ہونیوالے دہشتگردی کے واقعات پر بحث کی گئی۔ اجلاس کے دوران حالیہ بلوچستان میں ہونیوالے دہشتگردی کے واقعات کے خلاف مذمتی قرارداد متفقہ طور پر منظور کرلی گئی۔ قرارداد میں کہا گیا کہ یہ ایوان واقعات میں شہید ہونیوالے قانون نافذ کرنیوالے اہلکاروں اور سویلین کو خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔

بلوچستان سے ٹرین سروس تاحال معطل، پنجاب کیلئے زمینی راستے بھی بند

موبائل ڈیٹا بحال نہ ہوسکا

کوئٹہ سے پشاور جانے کیلئے جعفر ایکسپریس اور چمن جانے کیلئے چمن پسنجر منسوخ کردی گئی، مسافر شدید پریشان

پنجاب کو بلوچستان سے ملانے والی ڈی آئی خان، لورالائی شاہراہ بند، کوئٹہ کراچی اور جیکب آباد کیلئے ٹریفک بحال

کوئٹہ سمیت بلوچستان کے مختلف شہروں میں موبائل فون ڈیٹا انٹرنیٹ سروس تیسرے روز بھی معطل، تجارتی سرگرمیاں ماند

کوئٹہ (نمی رپورٹر، این این آئی) بلوچستان سے اندرون ملک کیلئے ٹرین سروس جبکہ فورٹ منرو کے راستے پنجاب کیلئے کوچز سروس پچھلے تین روز سے معطل ہے ٹرین اور کوچ سروس بند ہونے سے مسافروں کو مشکلات کا سامنا ہے۔ ریلوے حکام کے مطابق بلوچستان سے...... بقیہ 26 صفحہ نمبر 7 پر

اندرون ملک کیلئے ٹرین سروس سیکورٹی خدشات کی بنا پر پچھلے تین روز سے معطل ہے جبکہ منگل کو بھی پشاور جانے کیلئے جعفر ایکسپریس اور چمن جانے کیلئے چمن ٹرین منسوخ کردی گئی ہے۔ دوسری جانب پنجاب کو بلوچستان سے ملانے والی ڈی آئی خان لورالائی قومی شاہراہ ٹریفک کیلئے بند ہے اسی طرح کوئٹہ سے تفتان جانے والی قومی شاہراہ نوشکی کے مقام پر بند ہے، جبکہ کوئٹہ کراچی قومی شاہراہ اور کوئٹہ، جیکب آباد کوئٹہ قومی شاہراہ کو آج صبح ٹریفک کیلئے کھول دیا گیا۔ کوئٹہ سمیت بلوچستان کے مختلف شہروں میں موبائل فون ڈیٹا انٹرنیٹ سروس تیسرے روز بھی معطل ہے، صارفین کو مشکلات کا سامنا ہے۔ کوئٹہ میں موبائل فون ڈیٹا انٹرنیٹ سروس گزشتہ ہفتہ کے روز سے معطل ہے

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

Bullet No 2

Dated: 03 FEB 2026

Page No. 16

علی مدد جتک کا بطور صوبائی وزیر داخلہ بہترین انتخاب ہیں، غزالہ گولا

موصوف ایک متحرک، سنجیدہ اور عوامی مسائل سے بخوبی آگاہ رہنما ہیں

کوئٹہ (خ ن) ڈپٹی اسپیکر بلوچستان اسمبلی غزالہ گولا نے رکن صوبائی اسمبلی علی مدد جتک کو صوبائی وزیر، محکمہ داخلہ کا حلف اٹھانے پر دلی مبارکباد پیش کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ علی مدد جتک ایک متحرک، سنجیدہ اور عوامی مسائل سے بخوبی آگاہ رہنما ہیں، اور انہیں یقین ہے کہ وہ بطور صوبائی وزیر داخلہ اپنی ذمہ داریاں احسن طریقے سے نبھاتے ہوئے صوبے میں امن و امان کے قیام، قانون کی بالادستی اور عوام کے جان و مال کے تحفظ کے لیے مؤثر کردار ادا کریں گے۔ ڈپٹی اسپیکر نے نیک تمناؤں کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ علی مدد جتک کو اپنی نئی ذمہ دار......

بقیہ 43 صفحہ نمبر 7 پر

یوں میں کامیابی عطا فرمائے اور ان کی خدمات بلوچستان کے عوام کے لیے سودمند ثابت ہوں۔

INTEKHAB QUETTA

وزیر اعلیٰ کا وژن' یورپ اور خلیجی ممالک میں روزگار کی فراہمی

ڈائریکٹر بی ٹیوٹا کی زیر صدارت اجلاس' بیرون ملک روزگار کی فراہمی منصوبے کو کامیاب بنانیکا عزم

کوئٹہ (خ ن) وزیر اعلیٰ میر سرفراز بگٹی کے وژن کے تحت صوبے کے نوجوانوں کو روشن مستقبل اور باعزت روزگار کی فراہمی کے لئے اہم پیش رفت سامنے آئی ہے۔ اس سلسلے میں بے روزگار نوجوانوں کو یورپ سمیت خلیجی ممالک میں روزگار کے مواقع فراہم کرنے کے لئے بی ٹیوٹا کے دفتر میں اجلاس ہوا، جس کی صدارت ڈائریکٹر بی ٹیوٹا غلام حسین ریکسانی نے کی۔ اجلاس میں وزیر اعلیٰ کے وژن

بقیہ نمبر 46 صفحہ 5 پر

کے مطابق محکمہ خزانہ، محکمہ اطلاعات و نشریات، بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام سمیت دیگر متعلقہ محکموں کے افسران نے شرکت کی۔ اجلاس کا مقصد پروگرام کو مؤثر، قابل عمل اور نوجوانوں کے لئے زیادہ سے زیادہ فائدہ مند بنانا تھا۔ شرکاء نے انتظامی اقدامات کا تفصیلی جائزہ لیا اور پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے قابل عمل حکمت عملی پر غور کیا۔ تمام محکموں نے بھرپور تعاون اور مکمل ہم آہنگی کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے اور دیے گئے فریم ورک میں مقررہ اہداف کے مطابق مکمل کرنے کے عزم کا اظہار کیا۔ اجلاس کے اختتام پر گزشتہ اجلاس کے منٹس پر بھی تفصیلی غور کیا گیا اور پروگرام کے تمام نکات پر مفید بحث کے بعد اس عزم کا اعادہ کیا گیا کہ نوجوانوں کو بیرون ملک روزگار کی فراہمی کے اس منصوبے کو کامیاب بنانے کے لئے تمام ممکنہ اقدامات اٹھائے جائیں گے۔

سبی میلہ مویشیاں واسپاں کی تیاریاں زور و شور سے جاری

میلہ مالداروں کی خوشحالی کا باعث بنتا ہے تو دوسری جانب روزگار، کاروبار اور عوام کیلیے سیر و تفریح کا بھی ذریعہ بنتا ہے، رپورٹ

بختیار آباد (نامہ نگار) سبی کا تاریخی و ثقافتی میلہ مویشیاں واسپاں کی تیاریاں زور و شور کے ساتھ جاری ہیں۔ سبی میلہ مویشیاں واسپاں کے موقع پر شہر بھر کو دلہن کی طرح سجایا جاتا ہے جو کہ شہر کی خوبصورتی میں مزید اضافے کا سبب بنتا ہے۔ مالدار حضرات سارا سال سبی میلے کا شدت سے انتظار کرتے رہتے ہیں عوامی حلقوں کا کہنا ہے کہ تاریخی و ثقافتی سبی میلہ مویشیاں واسپاں مالداروں کیلیے خوشحالی کا باعث بنتا ہے تو دوسری جانب یہاں کے باشندوں کیلیے روزگار، کاروبار اور عوام کیلیے سیر و تفریح کا بھی ذریعہ بنتا ہے جس سے شہریوں کے چہرے خوشی سے کھل اٹھتے ہیں۔ عوامی حلقوں نے مزید کہا کہ سبی میلہ عوام الناس کے لیے خوشیوں کا پیغام لانے کے ساتھ ساتھ سماجی و معاشی سرگرمیوں میں اضافے کا بھی سبب ہے۔ میلے میں بلوچستان کے معاشی سرگرمیوں جیسا کہ مالداری، زراعت، دستکاری کے علاوہ معاشرتی طرز حیات و فنون لطیفہ کے حوالے سے سٹالز اور کئی پروگرام ترتیب دیئے جاتے ہیں۔ جبکہ بلوچستان کے ثقافتی و معاشرتی رنگوں کو بھی سبی میلے میں خصوصی طور پر اجاگر کیے جاتے ہیں اس کے علاوہ کھانے پینے کی اشیاء فروخت کرنے والوں کے لیے بھی سبی میلہ ایک بڑے تجارتی مرکز کی حیثیت رکھتا ہے، جہاں شہریوں اور دور دراز علاقوں سے آنے والے افراد مختلف ذائقوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ بچوں، خواتین اور خاندانوں کے لیے تفریحی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ معلوماتی اسٹالز میلے کی رونق میں مزید اضافہ کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ سبی میلہ میں زرعی نمائش کو دلہن کی طرح سجایا جاتا ہے، جہاں خوبصورت سجاوٹ، روشنیوں اور رنگ برنگے بینرز ماحول کو مزید دلکش بناتے ہیں۔ عوامی حلقوں کا کہنا ہے کہ ایسی نمائشیں نہ صرف تفریح فراہم کرتی ہیں بلکہ کسانوں اور عام شہریوں کے لیے علم و آگاہی کا ایک مؤثر ذریعہ بھی ثابت ہوتی ہیں۔ شہریوں کا کہنا ہے کہ سبی میلہ ایک تہذیبی ورثہ ہے اور گلہ بانی یہاں کے باسیوں کی زندگی میں ازحد اہمیت کی حامل ہے، اس میلے کے انعقاد کا اصل مقصد مویشی پالنے والوں کی آمدنی میں اضافہ اور علاقے کی خوشحالی ہے۔ بلوچستان کی 80 فی صد آبادی کا انحصار گلہ بانی ہی پر ہے۔ منڈی مویشیاں واسپاں نہ صرف سبی بلکہ صوبے بھر کی آمدنی میں اضافے کا باعث ہے۔ یہ میلہ جہاں گلہ بانی اور زراعت کے فروغ کے ضمن میں اہمیت کا حامل ہے، وہیں اس سے ہمیں باہمی پیار و محبت، بھائی چارے اور یگانگت کا درس بھی ملتا ہے۔

CLIPPING SERVICE
DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN
نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان
Daily: MASHRIQ QUETTA
Bullet No 3
Dated 03 FEB 2026 Page No 17

بلوچوں کو یقین دہانی کرائیں صوبے کے وسائل پر آپ کا حق ہے، محمود خان اچکزئی

گیس بلوچستان کے علاقے سوئی سے نکلتی ہے لیکن وہاں کی عورتیں اب بھی لکڑی جلا کر روٹیاں پکاتی ہیں

بلوچستان ہمارے پورے ملک کے لیے ایک بلائنڈ اسپاٹ بن چکا ہے جس کی تاریخ کافی پرانی ہے

بلوچستان میں اتنا بڑا سانحہ ہوا، قیمتی جانیں گئیں، کیسے مسلح لوگ آزادانہ دندناتے رہے، اپوزیشن لیڈر

اسلام آباد (بیورو رپورٹ) اپوزیشن لیڈر محمود خان اچکزئی نے کہا ہے کہ بلوچوں کو یقین دہانی کرائی جائے کہ صوبے کے وسائل پر آپ ہی کا حق ہے، پاکستان ایک بہترین گلدستہ بن جائے گا۔ بلوچستان کی تازہ صورت حال پر قومی اسمبلی میں اظہار خیال ...... بقیہ 11 صفحہ نمبر 7 پر

میں محمود خان اچکزئی نے شکوہ کیا کہ جناب اسپیکر میں آپ کے پاس نہیں آسکا آپ بھی نہیں آئے، ہمارے درمیان یہ فاصلے کم ہونے چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان ہمارے پورے ملک کے لیے ایک بلائنڈ اسپاٹ بن چکا ہے جس کی تاریخ کافی پرانی ہے۔ اپوزیشن لیڈر نے کہا کہ گندمک معاہدے کے تحت خیبر پختونخوا اور بلوچستان کے کچھ علاقے افغانستان سے کاٹے گئے تھے، 1970 میں بلوچستان میں بلوچوں اور پشتونوں کو اکٹھا کیا گیا۔ محمود خان اچکزئی نے کہا کہ بلوچستان میں آپ کسی سردار کی مرضی کے خلاف اس کے علاقے میں جلسہ تک نہیں کرسکتے آپ نے ان راجواڑوں کو ہمارے ساتھ شامل کیا۔ اپوزیشن لیڈر نے کہا کہ گیس بلوچستان کے علاقے سوئی سے نکلتی ہے اور پورے پاکستان تک پہنچ گئی لیکن وہاں کی عورتیں اب بھی لکڑی جلا کر روٹیاں پکاتی ہیں، ان حالات میں کون آپ کو چھوڑے گا؟ میں دہشت گردی کی سپورٹ نہیں کرتا لیکن ان حالات میں بلوچ کیا کرے گا۔ محمود خان اچکزئی نے اسپیکر اسمبلی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آپ اس ایوان کو مضبوط کریں تو کوئی پاگل نہیں جو جنگ کرنے اور لڑنے مرنے پر آمادہ ہو۔ محمود خان اچکزئی نے مزید کہا کہ صرف پاکستان زندہ باد کے نعروں سے پاکستان نہیں بنے گا۔ پشتون بلوچستان کا پچاس فیصد ہیں، بلوچوں کو یقین دہانی کرائی جائے کہ صوبے کے وسائل پر آپ ہی کا حق ہے۔

بلوچستان میں جبر سے حالات ٹھیک نہیں ہو سکتے، مولانا ہدایت الرحمن

عوام کو حقوق دیے جائیں، عوام کی سنی جائے، طاقت، جبر، گولی اور آپریشن پہلے بھی آزمائے جا چکے ہیں آئندہ بھی اس سے نقصان ہوگا

بلوچستان کے عوام کو حقوق، نوجوانوں کو روزگار کیوں نہیں دیے جاتے؟ بلوچستان کے وسائل صوبے پر کیوں خرچ نہیں کیے جاتے؟

کوئٹہ (آن لائن) امیر جماعت اسلامی بلوچستان ایم پی اے مولانا ہدایت الرحمن بلوچ نے کہا کہ بلوچستان میں قتل و غارت گری، طاقت جبر، گولی اور آپریشن سے حالات ٹھیک نہیں ہوسکتے، عوام کو حقوق دیے جائے عوام کی سنی جائے طاقت جبر گولی اور آپریشن پہلے بھی آزمائے جا چکے ہیں آئندہ بھی اس طریقے سے نفرت ظلم بڑھنے کیساتھ حالات مزید خراب ہونے کا خدشہ ہے بلوچستان کے عوام کو حقوق نوجوانوں کو روزگار کیوں نہیں دیے جاتے بلوچستان کے وسائل بلوچستان پر کیوں خرچ نہیں کیے جاتے۔ مذاکرات بات چیت کیوں نہیں کیے جاتے۔......... بقیہ 72 صفحہ نمبر 7 پر

جعلی انتخابات و فارم 47 کے ذریعے کیوں مسترد نااہل لوگوں کو مسلط کیے گئے۔ بدامنی غربت و ناخواندگی ختم کرنے کیلئے کیوں عملی اقدامات نہیں کیے جاتے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے گوادر میں اجلاس سے خطاب اور وفود سے ملاقات کے دوران گفتگو میں کیا انہوں نے کہا کہ بلوچستان میں عوام کو جمہوری احتجاج کا حق حاصل ہے نہ قانونی تجارت کر سکتے ہیں۔ عدل و انصاف ناپید، جمہوریت کا فقدان، جمہوری لوگوں کو سائیڈ بر کر کے اشاروں پر چلنے والوں کو مسلط کیا گیا ہے۔ پریشان عوام، بے روزگار نوجوانوں کو سننے والا کوئی نہیں۔ پڑھے لکھے اہل نوجوان غربت، بے روزگاری اور غم و غصے کا شکار ہیں۔ بلوچستان کے وسائل، ساحل، معدنیات استعمال کرنے والو کو بلوچستان کے مسائل حل کرنے پر بھی سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے طاقت سے پہلے بھی مسائل بڑھ گیے آئندہ بھی طاقت زور زبردستی آپریشن سے مشکلات مسائل احساس محرومی بڑھے گی۔ طاقتور طبقات مقتدر قوتیں، حکمران بلوچستان کے عوام کو سینے سے لگائے حقوق روزگار و ترقی دیں۔ زور، زبردستی، طاقت کا استعمال، بے عزتی کیوں کی جاتی ہے ترقی امن اور روزگار دینے سے حکمران کیوں بھاگتے گھبراتے ہیں۔ حقوق، امن نہ دینے، زور زبردستی، مسلط شدہ مقتدر قوتوں کی بزور طاقت پالیسیوں، حقیقی عوامی قوتوں کو نظر انداز کرنے کی وجہ سے بلوچستان بارود پر کھڑا ہو گیا ہے۔

صوبے میں پر امن اور نہتے سیاسی کارکنوں کو ہراساں کیا جا رہا ہے، این پی

سیاسی سرگرمیوں کو دبانے اور اختلافی آوازوں کو خاموش کرانے کی کوششیں ایک منظم تسلسل کے تحت جاری ہیں

سیاسی رہنما غلام نبی مری کے گھر پر مارے گئے چھاپے کی فوری شفاف اور غیر جانبدار تحقیقات کرائی جائیں، بیان

کوئٹہ (آن لائن) عوامی نیشنل پارٹی کے صوبائی بیان میں بلوچستان نیشنل پارٹی کے رکن مرکزی کمیٹی اور ضلع کوئٹہ کے صدر غلام نبی مری کے گھر پر ہونے والے چھاپے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ غلام نبی مری کے گھر پر چھاپہ مارنا چادر اور چار دیواری کی کھلی اور سنگین پامالی ہے جو نہ صرف جمہوری اقدار بلکہ آئینی و انسانی حقوق کی بھی صریح خلاف ورزی ہے بیان میں اس امر پر گہری تشویش کا اظہار کیا گیا کہ صوبے میں پر امن اور نہتے سیاسی کارکنوں کو مسلسل ہراساں کیا جا رہا ہے جبکہ سیاسی سرگرمیوں کو دبانے اور اختلافی آوازوں کو خا......... بقیہ 60 صفحہ نمبر 7 پر

موش کرانے کی کوششیں ایک منظم تسلسل کے تحت جاری ہیں عوامی نیشنل پارٹی اس قسم کے اقدامات کو سیاسی عدم استحکام گردانتی ہے صوبائی بیان میں مزید کہا گیا کہ صوبہ بلوچستان اس وقت بالخصوص دارالحکومت کوئٹہ امن و امان کی انتہائی تشویشناک صورتحال سے دوچار ہے شہری آئے روز خوف عدم تحفظ اور ذہنی اذیت کے عالم میں زندگی گزارنے پر مجبور ہیں حالات اس نہج پر پہنچ چکے ہیں کہ شریف النفس اور قانون پسند شہری ہونا بھی ایک عذاب بن چکا ہے عوام پہلے ہی بدترین معاشی دباؤ بے روزگاری اور بدامنی کا سامنا کر رہے ہیں ایسے میں بلاجواز چھاپے اور سیاسی کارکنوں کو نشانہ بنانا جلتی پر تیل ڈالنے کے مترادف ہے

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No 4 Dated: 03 FEB 2026 Page No. 18

بلوچستان، سینیٹائزیشن آپریشنز کا دائرہ وسیع

سیکیورٹی فورسز کی کارروائیوں میں مزید 22 دہشتگرد ہلاک، تعداد 177 ہوگئی

کارروائیاں دہشتگرد نیٹ ورکس کے مکمل خاتمے تک جاری رہیں گی، دہشتگردوں اور سہولت کاروں کیخلاف گھیرا تنگ کر رہے ہیں، ذرائع

کوئٹہ (آن لائن) بلوچستان میں امن و امان کو درپیش خطرات کے خاتمے کے لیے سیکیورٹی فورسز نے فتنہ الہندوستان سے تعلق رکھنے والے دہشتگردوں کے خلاف سینیٹائزیشن اور تعاقبی آپریشنز کا دائرہ مزید وسیع کر دیا ہے۔ جبکہ تعاقبی آپریشنز کے دوران مزید 22 دہشتگرد ہلاک کیے گئے۔ سیکیورٹی ذرائع کے مطابق جاری کارروائیاں دہشتگرد نیٹ ورکس کے مکمل خاتمے تک جاری رہیں گی۔ سیکیورٹی ذرائع کا کہنا ہے کہ گزشتہ رات مختلف علاقوں میں کیے گئے تعاقبی آپریشنز کے دوران مزید 22 دہشتگرد ہلاک کیے گئے۔ ذرائع کے مطابق گزشتہ تین روز کے دوران سیکیورٹی فورسز کی کارروائیوں میں مجموعی طور پر کم از کم 177 دہشتگرد مارے جا چکے ہیں۔ ذرائع کے مطابق سیکیورٹی فورسز، انٹیلی جنس ایجنسیز اور پولیس کی مشترکہ ٹیمیں صوبے کے مختلف علاقوں میں دہشتگردوں اور ان کے سہولت کاروں کے خلاف گھیرا تنگ کر رہی ہیں۔ کارروائیوں کے دوران دہشتگردوں کے ٹھکانوں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے اور ان کے نیٹ ورکس کو توڑنے کے لیے مؤثر حکمت عملی اپنائی جا رہی ہے۔ سیکیورٹی ذرائع نے مزید بتایا کہ دہشتگردوں اور ان کے سہولت کاروں کو مزید نقصانات اور ہلاکتیں بھی ہوئی ہیں، تاہم تفصیلات آپریشن مکمل ہونے کے بعد جاری کی جائیں گی۔ حکام کے مطابق بلوچستان میں امن و استحکام کی بحالی کے لیے ہر ممکن اقدامات کیے جا رہے ہیں اور دہشتگردی کے مکمل خاتمے تک کارروائیاں جاری رہیں گی۔

خورد برد کے الزام میں میونسپل کمیٹی موسیٰ خیل کے دو افسران گرفتار

تحقیقات کے بعد 9 آفیسران کے خلاف مقدمات درج کیے گئے، دیگر ملزمان کی گرفتاری کیلئے چھاپے

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) اینٹی کرپشن بلوچستان نے کروڑوں کی خورد برد کے الزام میں میونسپل کمیٹی موسیٰ خیل کے دو سابق چیف آفیسرز کو گرفتار کر لیا جبکہ دیگر کی گرفتاری کیلئے چھاپے مارے جا رہے ہیں تحقیقات کے بعد 9 آفیسران کے خلاف مقدمات درج کیے گئے تھے اینٹی کرپشن ذرائع کے مطابق ڈائریکٹر جنرل اینٹی کرپشن بلوچستان نصیب اللہ کاکڑ نے وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی، چیف سیکرٹری بلوچستان شکیل قادر خان کی ہدایت پر ڈپٹی ڈائریکٹر اینٹی کرپشن 1 کی نگرانی میں ٹیم نے میونسپل کمیٹی موسیٰ خیل، اور دستاویز میں بدعنوانی کے سنگین الزامات میں کارروائی کی اور تحقیقات کے دوران سامنے آنے والی معلومات میں بعض سابق چیف آفیسران نے کروڑوں روپے کے ترقیاتی فنڈز کو بد نیتی کے ساتھ غیر ترقیاتی مد میں منتقل اور خرچ کیے جو مالی قواعد و ضوابط کی سنگین خلاف ورزی ہے کیونکہ اس سے عوامی ترقیاتی منصوبے متاثر ہوئے تحقیقات میں ثابت ہوا کہ ملوث آفیسران نے سرکاری فنڈز کو ناجائز طور پر استعمال کرتے ہوئے مجرمانہ بد دیانتی اور اختیارات کے ناجائز استعمال کا ارتکاب کیا ہے جس کے نتیجے میں سرکاری خزانہ کو بھاری نقصان پہنچا ہے تحقیقات کے نتیجے میں سابق چیف آفیسران میونسپل کمیٹی علی محمد، محمد یعقوب، ولی محمد، آزاد خان، عبدالمجید، محمد رفیق، منظور احمد، بشیر احمد بلال، بشیر احمد سمالانی پر مقدمات درج کرتے ہوئے اینٹی کرپشن ٹیم نے کارروائی کرتے ہوئے سابق چیف آفیسران میونسپل کمیٹی موسیٰ خیل ولی محمد اور محمد رفیق کو گرفتار کر لیا جبکہ دیگر ملوث ملزمان کی گرفتاری کیلئے چھاپے مارے جا رہے ہیں اینٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ بلوچستان بدعنوانی کے خلاف زیرو ٹالرنس پالیسی پر عمل پیرا ہے اور اس عزم کا اعادہ کرتی ہے کہ سرکاری وسائل کے غلط استعمال میں ملوث عناصر کو قانون کے کٹہرے میں لایا جائے گا اور ان کے خلاف قانون کے مطابق سخت کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

MASHRIQ QUETTA

خضدار پولیس کی کارروائیاں 9 روپوش اور اشتہاری ملزمان گرفتار

کارروائیاں سنی، نال، کرخ اور گریشہ کے علاقوں میں کی گئیں، اسلحہ برآمد

چوری شدہ بجلی کے تار بھی برآمد ہوئے، جرائم کو پنپنے نہیں دیں گے، پولیس

خضدار (بیورو رپورٹ) ایس ایچ او نال کی جرائم پیشہ ملزمان کے خلاف کامیاب کارروائی قتل کے مقدمہ میں ایک روپوش شخص گرفتار تفصیلات کے مطابق ڈی ایس پی نال محمد امین لاسی کی زیر نگرانی میں جرائم پیشہ ملزمان کے خلاف مہم میں ایس ایچ او نال انسپکٹر عبداللہ غازی و دیگر اہلکاروں نے نال ایریا میں کارروائی کرتے ہوئیں۔ پولیس تھانہ وادھ (B) سیکشن صوبے سندھ قتل/اقدام قتل کے مقدمہ میں روپوش ملزم افضل خان ولد غلام رسول قوم بروہی مینگل سکنہ وادھ کو مقدمہ نمبر 07/026 بجرم 302-324-34 میں ملزم کو گرفتار کر کے بند حوالات کر دیا تفتیش کیلئے ملزم کو سندھ پولیس کا حوالہ کیا جائے گا دریں اثناء ایس ایس پی خضدار شہزادہ عمر عباس بابر کی .... بقیہ 42 صفحہ نمبر 7 پر

خصوصی ہدایات پر ایس ایچ او سنی منیر عالم جکھ اور پولیس ٹیم نے سنی ایریا میں کامیاب کارروائی کیں پہلی کارروائی میں لڑائی جھگڑے و اقدام قتل کے کیس میں سنی تھانے کو مطلوب اشتہاری ملزمان حمدان اور نعمت اللہ کو گرفتار کر کے تفتیش شروع کر دی دوسری کارروائی میں ملزم انزلان کو گرفتار کر کے ملزم کے قبضے سے پسٹل برآمد کر کے مقدمہ درج کر لی کارروائی جاری تیسری کارروائی میں چوری کے کیس میں ملزم کبیر احمد کو گرفتار کر کے مقدمہ درج کر لیا اشتہاری ملزمان سے کسی قسم کی رعایت نہیں برتی جائے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ ڈی آئی بی پولیس کی اشتہاری کے خلاف کامیاب کارروائی چوری کے مقدمہ میں اشتہاری ملزم گرفتار تفصیلات کے مطابق ڈی آئی بی انچارج مقبول احمد موسیانی نذیر زہری و دیگر ملازمان نے کرخ روڈ ایریا میں کامیاب کارروائی کرتے ہوئے اشتہاری ملزم زکریا کو مولہ تھانہ کے مقدمہ نمبر 3/2024 بجرم 34-380-381 ت پ میں گرفتار کر کے حوالات میں بند کر دیا۔ جسکو مزید تفتیش کے لیے مولہ تھانہ کے حوالہ کیا جائے گا

ڈیرہ بگٹی: مفرور ملزم گرفتار

ڈیرہ بگٹی (اے این این) ڈیرہ بگٹی کی کارروائی، مفرور ملزم گرفتار ڈی آئی جی سبی رینج سبی برکت حسین کھوسہ اور ایس پی ڈیرہ بگٹی جناب ضیاء الحق مندوخیل کے احکامات بر خلاف مہم گرفتاری اشتہاری و مفرور ملزمان پر عملدرآمد کرتے ہوئے ڈی ایس پی سرکل ڈیرہ بگٹی عبدالحمید کنوہر کی زیر نگرانی ایس ایچ او ڈیرہ بگٹی وزیر خان مری RIB فیض محمد نے پولیس ٹیم کے ہمراہ کارروائی کر کے 32 سال پرانا مفرور ملزم بگن عرف باز محمد ولد نصیب اللہ قوم صوبھازئی بگٹی سکنہ ڈیرہ بگٹی مقدمہ 01/1994 بجرم زیر دفعہ 365 حرابہ 7(3) میں حسب ضابطہ گرفتار کیا جا کر مزید تفتیش جاری ہے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: AZADI QUETTA

Bullet No 5 Dated: 03 FEB 2026 Page No. 19

بلوچستان میں 7 روزہ انسداد پولیو مہم، بچوں کو معذوری سے بچاؤ اور صحت مند معاشرے کی تشکیل ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری!

بلوچستان بھر میں سات روزہ انسداد پولیو مہم کا آغاز کردیا گیا ہے جس کے دوران پانچ سال سے کم عمر کے 26 لاکھ بچوں کو پولیو سے بچاؤ کے قطرے پلائے جائیں گے۔ بلوچستان میں گزشتہ 15 ماہ میں پولیو کا کوئی کیس رپورٹ نہیں ہوا ہے اس کا سہرا بلوچستان حکومت اور پولیو ورکرز کے سر جاتا ہے جن کی کاوشوں اور انتھک محنت سے پولیو مہم کو کامیابی سے ہم کنار کیا گیا۔ ایمرجنسی آپریشنز سینٹر (ای او سی) بلوچستان کے کوآرڈینیٹر انعام الحق کے مطابق پولیو وائرس صوبے کے 93 فیصد علاقوں کے ماحولیات میں ختم ہوا ہے تاہم 7 فیصد علاقوں کے ماحولیات میں وائرس موجود ہے جس سے ننھے بچے کسی بھی وقت متاثر ہو سکتے ہیں اور وائرس دوبارہ بھی پھیل سکتا ہے یہ مہم انہی خطرات سے بچوں کو محفوظ بنانے اور ماحولیات سے پولیو وائرس کے خاتمہ کیلئے اہمیت کا حامل ہے۔ 2025 میں بلوچستان سے پولیو وائرس کے خاتمے میں خاطر خواہ کامیابی ملی، صوبے کے ماحولیات سے پولیو وائرس کے مکمل خاتمے کیلئے یہ سال انتہائی اہم رہا۔ سال رفتہ کی طرح 2026 میں بھی منظم اور موثر مہمات کے ذریعے ہر بچے تک پہنچیں گے۔ ایمرجنسی آپریشنز سینٹر (ای او سی) بلوچستان کے کوآرڈینیٹر انعام الحق کے مطابق بلوچستان میں پولیو مہم کے سلسلے میں تمام انتظامات مکمل ہیں، ٹیموں کو شہری و دور دراز علاقوں میں متحرک کردیا گیا ہے مہم میں مجموعی طور پر 11 ہزار ٹیمیں حصہ لیں گی جن میں 822 فکسڈ ٹیمیں اور 474 ٹرانزٹ ٹیمیں شامل ہیں۔ بہرحال پولیو فری بلوچستان کیلئے والدین کو بچوں کو لازمی ویکسین پلانا چاہیے تاکہ بچے ہمیشہ کی معذوری سے بچ سکیں۔ اس کے لیے معاشرے کے ہر مکتبہ فکر کو اس قومی مہم میں اپنا حصہ ڈالنا چاہیے تاکہ کوئی بھی بچہ پولیو جیسے مہلک مرض میں مبتلا نہ ہو۔ بلوچستان اور وفاقی حکومت کی جانب سے اس مہلک مرض کے خاتمے کیلئے سنجیدہ کوششیں کی جارہی ہیں تاکہ ملک بھر سے پولیو کا خاتمہ ہو مگر اس کیلئے سب کی مشترکہ کوششیں حکومت اور پولیس ٹیم کے ساتھ تعاون سمیت شعور اجاگر کرنے کیلئے ہر فورم پر اپنا کردار ادا کرنا ہوگا تاکہ صحت مند معاشرے کی تشکیل ممکن ہو۔ بلوچستان حکومت کی جانب سے سرحد پر بھی پولیو ویکسین کیلئے ٹھوس اقدامات اٹھائے گئے ہیں تاکہ پڑوسی ملک افغانستان سے یہ وائرس صوبہ میں نہ پھیلے۔ کوئٹہ سمیت اندرون بلوچستان میں پولیو ورکرز کا گھر گھر جاکر پولیو ویکسینیشن قابل ستائش ہے۔ سخت حالات میں بھی پولیو ورکرز اپنے فرائض کی ادائیگی بخوبی ادا کرتے آرہے ہیں یہ ہمارے قومی ہیروز ہیں۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily: Century Express Quetta

Bullet No. 5

Dated: 03 FEB 2026 Page No. 20

بھارت کی بلوچستان میں پراکسی جنگ

کوئٹہ سے موصولہ تازہ اطلاعات کے مطابق، وزیر اعلیٰ سرفراز بگٹی نے گزشتہ 40 گھنٹوں کے دوران دہشت گردوں کے خلاف کی جانے والی کارروائیوں کی تفصیلات بیان کیں۔ ان کارروائیوں میں 145 دہشت گرد ہلاک ہوئے، 17 سیکیورٹی اہلکار شہید جب کہ 31 معصوم شہری بھی جان کی بازی ہار گئے۔ یہ اعداد و شمار صرف اطلاع نہیں بلکہ ایک گہری انسانی اور سیاسی حقیقت کی عکاسی کرتے ہیں جس میں بلوچستان کی مشکلات، سیکیورٹی فورسز کی قربانی اور معاشرتی ذمے داری سب شامل ہیں۔

بلوچستان میں دہشت گردی کوئی نئی حقیقت نہیں۔ یہ صوبہ کئی دہائیوں سے شدت پسند گروہوں اور دہشت گرد نیٹ ورک کے نشانے پر رہا ہے۔ اس خطے کی جغرافیائی پوزیشن، قدرتی وسائل اور بین الاقوامی سرحدیں اسے داخلی و خارجی خطرات کے لیے حساس بناتی ہیں۔ دہشت گرد بلوچستان میں اپنی کارروائیوں کے ذریعے نہ صرف شہریوں کی جانیں لیتے ہیں بلکہ معاشرتی ہم آہنگی اور ترقی کے راستے میں رکاوٹیں بھی پیدا کرتے ہیں۔ ایسے حالات میں سیکیورٹی فورسز کی قربانی اور حکومت کی حکمت عملی ایک ایسا ستون بنتی ہے جو صوبے میں امن کے قیام کی بنیاد رکھتی ہے۔

بلوچستان ایک طویل عرصے سے امن و امان، ترقی اور استحکام کے چیلنجز کا سامنا کر رہا ہے۔ حالیہ برسوں میں ریاستی اداروں کی جانب سے بارہا اس امر کی نشاندہی کی گئی ہے کہ بلوچستان میں سرگرم بعض مسلح علیحدگی پسند گروہ بھارت کی خفیہ حمایت کے ذریعے پاکستان کے خلاف دہشت گردی کی کارروائیوں میں ملوث ہیں۔ ان دعوؤں نے نہ صرف ملکی سلامتی کے خدشات کو بڑھایا ہے بلکہ خطے میں جیو اسٹریٹجک کشیدگی کو بھی نمایاں کیا ہے۔

پاکستانی سیکیورٹی اداروں کے مطابق بلوچ لبریشن آرمی (بی ایل اے) اور اس سے منسلک عناصر بلوچستان میں دہشت گرد حملوں، سیکیورٹی فورسز پر حملوں اور ترقیاتی منصوبوں کو نشانہ بنانے میں پیش پیش رہے ہیں۔ ریاست کا مؤقف ہے کہ یہ کارروائیاں محض داخلی شورش نہیں بلکہ ایک منظم بیرونی ایجنڈے کا حصہ ہیں، جس کا مقصد پاکستان کو اندرونی طور پر کمزور کرنا اور خصوصاً چین پاکستان اقتصادی راہداری (CPEC) جیسے منصوبوں کو سبوتاژ کرنا ہے۔ بھارت ان گروہوں کو مالی وسائل، تربیت اور خفیہ مدد فراہم کر کے بلوچستان میں بدامنی کو ہوا دے رہا ہے۔ یہ صورتحال عالمی برادری کے لیے بھی ایک سنجیدہ سوال ہے کہ آیا کسی ریاست کو دوسرے ملک میں عدم استحکام پیدا کرنے کی اجازت دی جا سکتی ہے۔ دہشت گردوں کی ہلاکت صرف ایک حفاظتی اقدام نہیں، بلکہ یہ ایک واضح پیغام ہے کہ ریاست اپنے شہریوں کی حفاظت کے لیے پُرعزم ہے اور کسی بھی شدت پسند گروہ کو عافیت کی گنجائش نہیں دی جائے گی۔ اس اقدام سے نہ صرف دہشت گردی کے نیٹ ورک کو نقصان پہنچتا ہے بلکہ عوام میں بھی یقین پیدا ہوتا ہے کہ حکومت اپنی ذمے داریوں کو سنجیدگی سے لے رہی ہے۔ تاہم، دہشت گردی کے اس مقابلے میں جو سب سے زیادہ تکلیف دہ پہلو ہے وہ معصوم شہریوں کی جانوں کا ضیاع ہے۔ گزشتہ کارروائیوں میں 31 شہری جاں بحق ہوئے، جن میں خواتین اور بچے بھی شامل ہیں۔ یہ انسانی المیہ نہ صرف دلسوز ہے بلکہ یہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ دہشت گردی صرف ایک سیکیورٹی مسئلہ نہیں بلکہ ایک انسانی مسئلہ بھی ہے۔ دہشت گرد اپنی کارروائیوں کے ذریعے معصوم لوگوں کی زندگیوں کو نشانہ بناتے ہیں تاکہ خوف و ہراس پیدا کیا جا سکے۔ ایسے میں حکومت کی ذمے داری بڑھ جاتی ہے کہ وہ شہریوں کی حفاظت کے لیے جدید حکمت عملی اپنائے اور عوام کو اس معاملے میں فعال شراکت دار بنائے۔

سیکیورٹی اہلکاروں کی قربانی اس مسئلے کا ایک اور پہلو ہے۔ 17 جوان اپنے فرض کی ادائیگی کے دوران شہید ہوئے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر عوام کی حفاظت کے لیے میدان میں اترتے ہیں۔ ان کی قربانی کو سلام پیش کرنا ہر شہری کا فرض ہے، کیونکہ یہی وہ لوگ ہیں جو دہشت گردی کے خلاف محاذ پر ڈٹے رہ کر وطن کو محفوظ بناتے ہیں۔ شہداء کی قربانی اس بات کی یاد دہانی کراتی ہے کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ صرف ایک ادارے یا حکومت کی نہیں بلکہ پورے معاشرے کی مشترکہ ذمے داری ہے۔

وزیر اعلیٰ بلوچستان کا یہ واضح پیغام کہ ''ریاست دہشت گردوں کے سامنے سرنگوں نہیں ہوگی اور شہداء کے خون کا بدلہ لیا جائے گا'' ایک مضبوط عزم کی نشانی ہے۔ یہ بیان محض سیاسی بیانیہ نہیں بلکہ عملی عزم کی نمائندگی کرتا ہے۔ دہشت گردی کے خلاف ریاستی عزم کا اظہار عوام کے لیے امید کی کرن ہے اور دہشت گردوں کے لیے انتباہ ہے کہ ان کی کارروائیوں کے نتائج بھاری ہوں گے۔ ایسے بیانات عوام میں حوصلہ پیدا کرتے ہیں اور سیکیورٹی فورسز کے حوصلوں کو مزید بلند کرتے ہیں، جو کسی بھی کامیاب دفاعی حکمت عملی کا لازمی حصہ ہیں۔

بلوچستان میں دہشت گردی کی جڑیں پیچیدہ ہیں۔ یہ صرف مذہبی یا سیاسی انتہا پسندی تک محدود نہیں بلکہ اقتصادی محرومی، سماجی ناانصافی اور خطے کی جغرافیائی حساسیت بھی اس کی وجوہات میں شامل ہیں۔ نوجوان نسل کی تعلیم اور روزگار کے مواقع میں کمی انہیں شدت پسند گروہوں کی طرف مائل کر سکتی ہے۔ اس لیے دہشت گردی کے خاتمے کے لیے صرف فوجی کارروائیاں کافی نہیں، بلکہ معاشرتی، اقتصادی اور تعلیمی اصلاحات بھی لازم ہیں۔ ریاست کو نوجوانوں کو مثبت راستوں پر لے جانے کے لیے وسائل فراہم کرنے ہوں گے تاکہ وہ دہشت گردانہ سوچ سے دور رہیں اور اپنے خطے کی ترقی میں حصہ ڈال سکیں۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان کے بیان کے مطابق دہشت گردوں کی لاشیں حکومتی تحویل میں ہیں۔ یہ اقدام نہ صرف سیکیورٹی نقطہ نظر سے اہم ہے بلکہ سماجی ہم آہنگی کے لیے بھی ضروری ہے۔ دشمن معاشرتی انتشار پھیلانا چاہتا ہے، اس لیے حکومت کی بہتر حکمت عملی عوام کے اعتماد کو برقرار رکھنے اور کسی منفی پروپیگنڈا کے مواقع کو محدود کرنے کے لیے اہم ہے۔ بلوچستان میں امن قائم کرنے کے لیے صرف سیکیورٹی فورسز کی کارروائی کافی نہیں۔ یہ سب کی مشترکہ ذمے داری ہے جس میں وفاقی حکومت، صوبائی حکومت، میڈیا، مذہبی رہنما اور ہر شہری کو فعال کردار ادا کرنا ہوگا۔ دہشت گردی کے خلاف کامیابی کے لیے معاشرتی شعور، معلومات کی شفافیت اور عوامی تعاون ضروری ہے۔ شہریوں کو چاہیے کہ وہ اپنے علاقوں میں موجود مشکوک افراد کی فوری اطلاع دیں تاکہ سیکیورٹی فورسز مؤثر طریقے سے کارروائی کر سکیں۔

بلوچستان کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ یہ خطہ صبر، قربانی اور حوصلے کا مرکز رہا ہے۔ یہاں کے عوام نے ہر دور میں مشکلات اور چیلنجز کا مقابلہ کیا ہے اور اپنی زندگیوں کو بہتر بنانے کے لیے جدوجہد کی ہے۔ موجودہ صورتحال میں بھی ضروری ہے کہ عوام متحد رہیں، دہشت گردوں کی ہر کوشش کو ناکام بنائیں اور اپنے شہداء کی قربانیوں کو رائیگاں نہ جانے دیں۔ یہی حوصلہ اور عزم بلوچستان کو ایک محفوظ اور ترقی یافتہ صوبے میں تبدیل کر سکتا ہے۔

بلوچستان میں دہشت گردی کے خلاف جاری یہ جنگ ایک طویل اور مشکل مرحلہ ہے، لیکن وزیر اعلیٰ سرفراز بگٹی کی قیادت میں سیکیورٹی فورسز کی کارکردگی اس بات کی دلیل ہے کہ ریاست اس بحران کے سامنے کمزور نہیں ہے۔ شہریوں کی جانوں کے نقصان کے باوجود، حکومت کا عزم عوام کے لیے امید کی کرن ہے کہ دہشت گردوں کی سرگرمیاں ختم ہونے سے پہلے ہی بلوچستان میں امن قائم ہوگا۔

آخر میں، یہ کہنا ضروری ہے کہ دہشت گردی کے خلاف لڑائی صرف سیکیورٹی فورسز کی نہیں بلکہ ہر شہری کی ذمے داری ہے۔ شہداء کی قربانی کو رائیگاں نہیں جانے دینا چاہیے اور ہر فرد کو چاہیے کہ وہ اپنے علاقوں میں دہشت گردوں کے خلاف معلومات فراہم کرے، اپنے بچوں اور نوجوانوں کو تعلیم اور شعور کی روشنی میں پروان چڑھائے اور سماجی ہم آہنگی کے فروغ میں کردار ادا کرے۔ بلوچستان کی ترقی اور امن کا خواب اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک ہر شہری اپنی ذمے داریوں کو سنجیدگی سے نہ سمجھے۔ وزیر اعلیٰ کا بیان اور سیکیورٹی فورسز کی کامیاب کارروائیاں امید کی علامت ہیں، لیکن حقیقی فتح تبھی ممکن ہے جب پوری قوم دہشت گردی کے خلاف متحد ہو۔ یہی بلوچستان، اور یوں پاکستان، کو ایک محفوظ، مستحکم، اور ترقی یافتہ ملک میں تبدیل کر سکتا ہے۔

آخرکار، بلوچستان کا امن پاکستان کے امن سے جڑا ہوا ہے۔ بھارت سمیت تمام علاقائی قوتوں کو یہ سمجھنا ہوگا کہ پراکسی جنگیں پورے خطے کو عدم استحکام کی طرف دھکیلتی ہیں۔ عالمی برادری کو بھی چاہیے کہ وہ ایسے عناصر کے خلاف واضح مؤقف اختیار کرے جو دہشت گردی کو خارجہ پالیسی کے ہتھیار کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

بلوچستان میں امن کو درپیش بیرونی چیلنجز

وزیراعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ 145 دہشتگردوں کی لاشیں ہمارے پاس ہیں بلوچستان میں ریاست نے طاقت کا استعمال نہیں کیا دہشت گرد 11، 11 سال کے بچے لائے تھے جب بھی پاکستان ترقی کرتا ہے، بھارت سازشوں پر اتر آتا ہے، ایک سال کے دوران 1500 سے زائد دہشتگردوں کا خاتمہ کیا جا چکا ہے۔ افغان سرزمین پاکستان میں دہشتگردی کے لیے استعمال ہو رہی ہے ان خیالات کا اظہار انہوں نے وزیراعلیٰ سکریٹ میں پریس کانفرنس میں کیا۔ وزیراعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی نے واضح کیا ہے کہ بلوچستان میں ریاست نے کبھی طاقت کا بے جا استعمال نہیں کیا، جبکہ دہشتگرد معصوم بچوں تک کو دہشتگردی کے لیے استعمال کر رہے ہیں، سیکیورٹی فورسز نے ذمہ داری اور احتیاط کے ساتھ کارروائیاں کرتے ہوئے صوبے کو ایک بڑے المیے سے بچا لیا ہے۔ وزیراعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی نے پریس کانفرنس کے آغاز میں شہداء اور غازیوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ انٹیلی جنس رپورٹس سے واضح ہو چکا تھا کہ صوبے میں بڑے پیمانے پر دہشتگرد حملوں کی سازش کی جا رہی ہے، جس پر خفیہ اطلاع ملتے ہی سیکیورٹی فورسز نے آپریشن شروع کر دیے تھے۔ انہوں نے کہا ہے کہ شعبان اور پنجگور میں 40 دہشتگرد مارے گئے، جبکہ گزشتہ 40 گھنٹوں کے دوران مجموعی طور پر 145 دہشتگردوں کو ہلاک کیا گیا۔ وزیراعلیٰ کے مطابق ایک سال کے دوران 1500 سے زائد دہشتگردوں کا خاتمہ کیا جا چکا ہے۔ گوادر میں ایک بلوچ خاندان کو نشانہ بنایا گیا، جس میں پانچ خواتین اور تین بچے شہید ہوئے۔ دہشتگرد بلوچ قوم کو ایندھن بنا رہے ہیں اور معصوم شہریوں کو اپنی جنگ کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ کالعدم بی ایل اے کوئی سیاسی جماعت نہیں جس سے مذاکرات کیے جائیں، بلکہ یہ بندوق کے زور پر اپنا نظریہ مسلط کرنا چاہتی ہے اور محرومی کے نام پر جنگ مسلط کر رہی ہے۔ دہشتگرد عام شہریوں میں شامل ہو کر کارروائیاں کرتے ہیں، مگر ریاست ذمہ دار ہے اور اپنے ہی شہریوں کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ سرفراز بگٹی کے مطابق بلوچستان میں کبھی طاقت کا بے جا استعمال ہوا ہی نہیں، بلکہ ہر کارروائی آئین اور قانون کے دائرے میں کی گئی۔ دہشتگرد ریڈ زون میں داخل ہونے کی کوشش کر رہے تھے، تاہم سیکیورٹی فورسز نے بروقت کارروائی کرتے ہوئے ان کے عزائم ناکام بنا دیے۔ نوشکی میں آپریشن کے دوران کچھ وقت ضرور لگا، مگر کارروائی کامیابی سے مکمل کی گئی۔ ہم بلوچستان کو امن کی طرف لے کر جائیں گے، چاہے اس کے لیے ہزار سال ہی کیوں نہ لڑنا پڑے، دہشتگردوں کے آگے سر نہیں جھکائیں گے۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ جنگ بھارتی پراکسیز کے خلاف ہے اور احتجاج کے نام پر سڑکیں بند کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ وزیراعلیٰ نے کہا ہے کہ دہشتگردوں نے سیف سٹی کیمروں کو بھی نشانہ بنایا، جبکہ 2018 کے بعد دہشتگردوں کو دوبارہ منظم ہونے کا موقع ملا اور اسی دوران بلوچستان سے متعدد چیک پوسٹیں بھی ختم کی گئیں۔

وزیراعلیٰ بلوچستان کا یہ واضح اور دوٹوک بیان کہ صوبے میں دہشت گردی کے تانے بانے بھارت سے جڑے ہوئے ہیں اور اس مقصد کے لیے افغان سرزمین استعمال کی جا رہی ہے، پاکستان کے سلامتی خدشات کی ایک نہایت سنگین تصویر پیش کرتا ہے۔ یہ محض الزام نہیں بلکہ زمینی حقائق، سیکیورٹی اداروں کی رپورٹس اور حالیہ گرفتار دہشت گردوں کے اعترافات سے جڑا ایک سنجیدہ مؤقف ہے جسے نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ بلوچستان طویل عرصے سے بدامنی، دہشت گردی اور علیحدگی پسند تشدد کی زد میں ہے۔ حالیہ برسوں میں حساس تنصیبات، سیکیورٹی اہلکاروں اور معصوم شہریوں پر حملوں میں جس تسلسل کے ساتھ اضافہ ہوا ہے، اس کے پسِ پردہ منظم نیٹ ورک کارفرما دکھائی دیتا ہے۔ وزیراعلیٰ بلوچستان کے مطابق ان کارروائیوں میں ملوث عناصر کو بھارت کی پشت پناہی حاصل ہے جبکہ انہیں افغان سرزمین پر محفوظ ٹھکانے، سہولت کاری اور آمد و رفت کی سہولیات میسر ہیں، جو خطے کے امن کے لیے ایک بڑا خطرہ ہے۔ یہ حقیقت بھی کسی سے پوشیدہ نہیں کہ پاکستان ماضی میں متعدد بار افغان عبوری حکومت کو اپنی سرزمین پاکستان کے خلاف استعمال نہ ہونے دینے کے حوالے سے آگاہ کر چکا ہے۔ اس کے باوجود دہشت گرد عناصر کا افغان علاقوں میں پناہ لینا اور وہاں سے حملوں کی منصوبہ بندی کرنا دونوں ممالک کے تعلقات اور علاقائی استحکام کے لیے نقصان دہ ہے۔ یہ صورتحال تقاضا کرتی ہے کہ کابل حکومت اپنی ذمہ داریوں کو سنجیدگی سے پورا کرے اور دہشت گرد گروہوں کے خلاف مؤثر اقدامات کرے۔ دوسری جانب بھارت کا کردار ایک بار پھر سوالات کی زد میں ہے۔ پاکستان پہلے ہی عالمی فورمز پر بھارتی ریاستی دہشت گردی کے شواہد پیش کرتا رہا ہے۔ بلوچستان میں بدامنی، سی پیک کو نشانہ بنانے کی کوششیں اور فرقہ وارانہ و نسلی تقسیم کو ہوا دینا اسی دشمنانہ حکمتِ عملی کا حصہ معلوم ہوتا ہے، جس کا مقصد پاکستان کو اندرونی طور پر کمزور کرنا ہے۔ اس نازک صورتحال میں قومی سطح پر مربوط حکمتِ عملی کی ضرورت ہے۔ سیکیورٹی اداروں کو مکمل حمایت فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ سفارتی محاذ پر بھارت اور دہشت گردوں کی سہولت کاری میں ملوث عناصر کو بے نقاب کرنا ناگزیر ہے۔ ساتھ ہی بلوچستان کے عوام کے جائز مسائل کے حل، ترقیاتی منصوبوں کی شفاف تکمیل اور نوجوانوں کو تعلیم و روزگار کی فراہمی کے بغیر پائیدار امن ممکن نہیں۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: Balochistan Time Quetta

Bullet No 5

Dated 03 FEB 2026 Page No. 22

Mental health illness: An ignored crisis

Mental health is a serious and growing issue affecting households across the country, especially in Balochistan province, yet it continues to remain largely ignored. In a society where physical ailments are quickly noticed, discussed and often treated with urgency, mental well-being is frequently sidelined or misunderstood. This imbalance has deep roots in social attitudes, cultural beliefs and a persistent lack of awareness, which together have turned mental illness into a taboo rather than a public health priority. One of the most damaging aspects of this neglect is denial. Many people, particularly among older generations, argue that conditions such as depression, anxiety or other mental health disorders do not truly exist and are merely a product of overthinking or weak willpower. Such views reduce complex medical conditions to "melodrama" or personal failure, dismissing the genuine suffering of those affected. This denial not only invalidates lived experiences but also discourages individuals from seeking help, often worsening their condition over time. Unlike physical illnesses, which are generally met with sympathy and support, mental health disorders are burdened with stigma. Those struggling with anxiety or depression are often labelled as unstable or abnormal, creating fear of social judgement. As a result, many individuals choose silence over seeking assistance, believing that speaking out will invite ridicule rather than understanding. Families, instead of offering empathy and a listening ear, sometimes unintentionally contribute to the problem by downplaying symptoms or advising sufferers to simply "be strong". The consequences of this societal attitude are far-reaching. Untreated mental health conditions can affect productivity, relationships and overall quality of life. The economic cost is equally significant, as mental illness reduces workforce participation and increases the burden on already strained healthcare systems. Yet, despite these realities, mental health remains underfunded. Access to mental health services is another critical challenge. Professional counselling and psychiatric care are limited, especially in rural and underserved areas. Where services do exist, they are often expensive and beyond the reach of ordinary citizens. This gap further reinforces the idea that mental health care is a luxury rather than a necessity, leaving millions without support. Changing this narrative requires collective effort. Awareness campaigns must be strengthened to educate communities that mental health disorders are real, treatable medical conditions, not signs of weakness. Schools and universities should incorporate mental health education to foster understanding from an early age. Religious leaders, media and community influencers also have a role to play in normalising conversations around mental well-being.

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: INTEKHAB HUB

Bullet No. 5 Dated 02 FEB 2026 Page No 23

گوادر کتاب میلہ سید سال 2026

تحریر: عبدالحلیم حیاتان

گوادر کتب میلہ کا دوسرا دن بھی دلچسپی کا محور رہا۔ ایک طرف بلوچی دھنوں پر بکھیرتی دھنیں کانوں میں رس گھول رہی تھیں تو دوسری طرف کتابوں سے سجے اسٹالز پر علم وادب کے شیدائی قطار در قطار اپنی پسند کی کتابیں ڈھونڈنے میں مگن تھے۔ مرکزی ہال میں مختلف موضوعات پر مبنی مباحثے حاضرین کا گیان بڑھا رہے تھے۔ ہر عمر کے افراد مباحثوں کو انہماک سے سن رہے تھے۔ نوجوانوں کی بڑی تعداد مباحثوں میں دلچسپی لے رہی تھی اور وہ اپنی فکری بالیدگی میں اضافہ کے لئے بلا جھجک سوالات پوچھتے رہے۔ گوادر کتب میلہ کے دوسرے دن مختلف موضوعات پر پانچ سیشنز سجائے گئے جن کا تعلق علم وادب اور دیگر اہم موضوعات پر تھا۔ پہلا سیشن جدید تعلیمی تقاضے اور بلوچستان کے موضوع پر معروف ادیب و لکھاری پروفیسر عابد میر کی میزبانی میں منعقد ہوا۔ پینلسٹ میں ماہر تعلیم ڈاکٹر قراۃ العین بختیاری اور برکت اسماعیل شامل تھے جنہوں نے اپنا پُر مغز مباحثہ حاضرین کے سامنے پیش کیا اور کہا کہ جدید تعلیمی تقاضوں سے ہم آہنگ ہونا ناگزیر علم اور گیان بڑھانا وقت کی ضرورت ہے۔ وقفہ سوالات میں حاضرین کی بڑی تعداد نے پینلسٹ سے سوالات پوچھے۔ دوسرے سیشن کا موضوع سید رم نویسی تھا جس میں ڈاکٹر عبدالصبور اور قدیر لقمان نے گفتگو کرتے ہوئے سید رم نویسی کو بلوچی ادب کا اہم جز قرار دیتے ہوئے کہا کہ سید رم نویسی بلوچی ادب اور زبان کے فروغ کا اہم ذریعہ بنا ہے، سید کی نثری تخلیقات ہوں شعری وہ بلوچی ادب کا اہم اثاثہ ہیں جس کی بدولت بلوچی ادب کی جہتیں آگے بڑھی ہیں۔ تیسرے سیشن میں سماجی شعور کے نئے زاویے اور بلوچستان کے موضوع پر مباحثہ ہوا۔ ڈاکٹر منظور احمد کی میزبانی میں عبدالتین اخونزادہ نے گفتگو کی جس میں سماجی شعور کے نئے زاویے اور بلوچستان کا مکمل احاطہ پیش کیا گیا۔ چوتھے سیشن میں سید آدینک کے موضوع پر فن پاروں کی نمائش پیش کی گئی۔ نمائش میں ہاشم نثار، صدف شے نظرت، رضوان قاضی اور شریف قاضی کے فن پارے پیش کیے گئے جس میں سید کی نایاب تصاویر اور اشعار کو موضوع بنایا گیا تھا۔ نمائش کا افتتاح سید ظہور شاہ ہاشمی کی نواسی نور بی بی واجد شاہ نے کیا۔ علاوہ ازیں ساچان سینڈ آرٹ کی جانب سے ساحل سمندر میں تھری ڈی آرٹ کی بھی نمائش کی گئی جہاں فنکاروں نے ساحل کی سنہری ریت کو اپنا کینوس بنایا اور نایاب تصاویر تخلیق کیں، جو کتب میلہ میں شرکت کرنے والوں کی دن بھر توجہ کا مرکز بنی رہیں۔ پانچویں سیشن میں خواتین کے لئے مباحثے، تھیٹر، شاعری اور میوزیکل پروگرام پیش کیے گئے۔ اس سیشن میں خواتین اور بچوں کی شرکت دیدنی تھی۔ کتاب کے اسٹالوں میں رش دیکھا گیا۔ کورنوش انور اینڈ گروپ نے سید کی نظم گا کر خوب داد وتحسین حاصل کی۔ گوادر کتب میلہ کے دوسرے دن اہم شخصیات نے بھی شرکت کی جس میں سابقہ وزیراعلیٰ بلوچستان ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ بھی شامل تھے جنہوں نے کتاب اسٹالوں کا دورہ کیا اور مباحثوں کے پروگرام میں شرکت کی۔ ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ نے تواتر کے ساتھ کتب میلہ کے انعقاد پر منتظمین کی کاوشوں کو سراہا۔ یوں کتاب میلہ کا دوسرا دن اپنی تمام رنگینیوں کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: Zamana Quetta

Bullet No 5

Dated: 03 FEB 2020 Page No 24

بلوچستان: آل پاکستان کانفرنس کی ضرورت

بلوچستان ایک بار پھر سرخ ہوتا دکھائی دے رہا ہے۔ ریاستی بیانات کے مطابق حالیہ دہشت گردانہ کارروائیوں کے بعد 177 دہشت گردوں کو ہلاک کیا گیا، مگر یہ اعداد و شمار اپنے اندر کئی سوالات سموئے ہوئے ہیں۔ اگر اتنی بڑی تعداد میں دہشت گرد مارے گئے تو یہ بھی سوچنا ہوگا کہ وہ آئے کتنے تھے، کہاں سے آئے تھے اور کس منظم نظام کے تحت ایک ہی دن میں بارہ مختلف مقامات اور مختلف شہروں میں حملے ممکن بنائے گئے۔ یہ محض ایک سیکیورٹی واقعہ نہیں بلکہ ریاستی نظم، انٹیلی جنس صلاحیت اور قومی حکمت عملی کے لیے ایک کڑا امتحان ہے۔

ہم یہ سمجھ رہے تھے کہ بلوچستان میں حالات ماضی کی نسبت بہتر ہو رہے ہیں، لیکن زمینی حقائق اس خوش فہمی کی نفی کرتے ہیں۔ ایک ہی دن میں منظم انداز سے کیے گئے حملے اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ دہشت گرد نیٹ ورک نہ صرف فعال ہیں بلکہ ان کی منصوبہ بندی، رابطہ کاری اور لاجسٹک سپورٹ بھی مضبوط ہے۔ یہ سوال انتہائی سنجیدہ ہے کہ کیا اس نوعیت کے مربوط حملے ماضی میں بھی بلوچستان میں دیکھے گئے؟ جواب نفی میں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس صورت حال کو معمول کا واقعہ سمجھنا خود فریبی کے مترادف ہوگا۔ ہم اس معاملے کی سنگینی کو جان چکے ہیں، اب ایک وسیع اور موثر حکمت عملی درکار ہے جو اس سے نمٹ سکے۔

حکومتی مؤقف کے مطابق بلوچستان میں دہشت گردی بھارتی سرپرستی میں ہو رہی ہے اور دہشت گردوں کو افغانستان میں محفوظ پناہ گاہیں حاصل ہیں۔ اگر یہ مؤقف درست ہے تو پھر یہ مسئلہ صرف بلوچستان یا خیبر پختونخوا تک محدود نہیں رہتا بلکہ یہ براہ راست قومی سلامتی اور سرحدی پالیسی سے جڑ جاتا ہے۔ افسوس ناک پہلو یہ ہے کہ آج بھی ہمیں واضح طور پر معلوم نہیں کہ بلوچستان اور کے پی کے کے کن علاقوں میں کون کون سے منظم دہشت گرد گروہ موجود ہیں، جو ایک فون کال یا ایک پیغام پر بیک وقت بارہ شہروں میں حملے کر سکتے ہیں۔ کیا کسی بھی ریاست کے لیے اس سے بڑا سانحہ ہوسکتا ہے؟

یہ ماننا پڑے گا کہ دہشت گرد گھوڑوں پر پیغام رساں استعمال نہیں کرتے۔ وہ جدید ٹیکنالوجی، ڈیجیٹل ذرائع، سوشل میڈیا اور خفیہ مواصلاتی نظام استعمال کرتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا ہم نے سنجیدگی سے ان کے سوشل میڈیا نیٹ ورکس، کال ڈیٹا، اور ڈیجیٹل کیمونیکیشن کو ٹریس کرنے کی کوشش کی؟ اگر نہیں، تو پھر ہر بار "دشوار گزار پہاڑوں" اور "غاروں" کا جواز پیش کرنا خود اپنی کمزوریوں پر پردہ ڈالنے کے مترادف ہے۔ سچ یہ ہے کہ اگر کسی کو ڈھونڈنا ہو تو وہ غاروں میں بھی مل جاتا ہے اور اگر نہ ڈھونڈنا ہو تو وہ کھلے عام گھومتا رہتا ہے۔ پاکستان کے عوام اب دہشت گردوں کے خلاف فیصلہ کن کارروائی چاہتے ہیں تاہم ریاست کے پاس کسی بھی مسئلے کے حل کے لیے ہمیشہ ایک نہیں بلکہ سو راستے ہوتے ہیں۔ طاقت ان میں سے صرف ایک راستہ ہے اور وہ بھی آخری۔ طاقت کا اصل استعمال دکھانے کے لیے نہیں بلکہ ڈرانے کے لیے ہوتا ہے۔ بدقسمتی سے ہم نے طاقت کو ہی واحد حل سمجھ لیا ہے، جبکہ اصل ضرورت ان وجوہات کو سمجھنے کی ہے جو اس مسلسل بدامنی کو جنم دے رہی ہیں۔ جب تک مرض کی تشخیص درست نہ ہو، علاج مؤثر نہیں ہوسکتا۔

حالیہ حملوں میں ایک ہی دن کو نشانہ بنایا جانا محض اتفاق نہیں۔ یہ ایک سوچے سمجھے بیانیے کا حصہ ہے، جس کا مقصد ریاستی نظام، معیشت اور عوام کے اعتماد کو کمزور کرنا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا بلوچستان کی حکومت اور متعلقہ ادارے عوام کی ذہن سازی کر رہے ہیں؟ کیا لوگوں کو یہ باور کرایا جا رہا ہے کہ یہ جنگ ان کی اپنی بقا کی جنگ ہے؟ اگر ایسا نہیں ہو رہا تو پھر ہر عسکری کامیابی عارضی ثابت ہوگی، کیونکہ زمانہ بدل چکا ہے اور جنگیں اب صرف بندوق سے نہیں بلکہ بیانیے سے بھی لڑی جاتی ہیں۔

ایسے میں محض طاقت کے ذریعے مسائل حل کرنے کے بجائے سنجیدہ اور وسیع تر ڈائیلاگ کی ضرورت ہے۔ اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ریاست بلیک میل ہو یا اپنی رٹ سے دستبردار ہو جائے۔ ڈائیلاگ اعلیٰ ظرفی کا تقاضا کرتا ہے، کمزوری کا نہیں۔ ماضی میں ہم نے "عام معافی" کے نام پر کئی عناصر کو چھوڑا، جو بعد میں دوبارہ ریاست کے لیے دردِ سر بنے۔ اس غلطی کو دہرانے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے کہ مختلف کالعدم تنظیمیں نظریاتی اور عملی طور پر ایک دوسرے سے جڑی ہوئی ہیں۔ ان کے روابط، فنڈنگ کے ذرائع اور سرپرست اکثر ایک ہی ہوتے ہیں۔ ایسے میں مسئلے کو ٹکڑوں میں بانٹ کر دیکھنا دانشمندی نہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ایک جامع قومی مکالمہ شروع کیا جائے۔

اسی تناظر میں ایک آل پاکستان کانفرنس کی اشد ضرورت ہے، جس میں تمام سیاسی جماعتوں، پارلیمانی قوتوں، قبائلی عمائدین، دانشوروں اور حتیٰ کہ ان گروہوں کے نمائندوں کو بھی شامل کیا جائے جن پر پابندی عائد کی جا چکی ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ پابندیاں مسائل کا حل نہیں ہوتیں، بلکہ مکالمہ ہی وہ راستہ ہے جس سے بند گلیاں کھلتی ہیں۔ یورپ کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ دوسری جنگِ عظیم میں جرمنی نے یورپ کو خون میں نہلا دیا، مگر بعد میں وہی دشمن ممالک مذاکرات، مفاہمت اور مشترکہ مفادات کی بنیاد پر اکٹھے ہو گئے۔ آج وہ دور جن سے زائد ممالک ایک دوسرے کے مفادات کا خیال رکھتے ہوئے ایک پلیٹ فارم پر کھڑے ہیں۔ اگر وہ ایسا کر سکتے ہیں تو ایک ہی ملک کے باسی آپس میں کیوں نہیں بیٹھ سکتے؟

ایک استاد کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ جس استاد کی ہم دل سے عزت کرتے ہیں، اس کی سختی بھی قبول کر لیتے ہیں اور اس کی باتوں کا اثر بھی لیتے ہیں۔ اس کے برعکس جو ہیڈ ماسٹر پی ٹی ماسٹر کے ذریعے کلاس میں نظم قائم کرنا چاہے، وہ نہ بہتر نتائج دے سکتا ہے اور نہ ہی بہتر انسان تیار کر سکتا ہے۔ بلوچستان کے مسئلے کا حل بھی اسی اصول میں پوشیدہ ہے۔

بلوچستان کو دہشت گردی کے شکنجے سے نکالنے کے لیے آپریشن ضرور کریں لیکن ساتھ ہی یکجہتی، اعتماد سازی اور وسیع پیمانے پر قومی ڈائیلاگ ناگزیر ہے۔ جب تک بلوچستان کو دل سے گلے نہیں لگایا جائے گا، اس کے دکھوں کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی جائے گی اور اسے قومی دھارے میں باعزت شراکت دار نہیں بنایا جائے گا، تب تک امن ایک خواب ہی رہے گا۔ شہدا کے درجات کی بلندی کے لئے دعا ہے۔

یہ وقت نعروں کا نہیں، قومی بصیرت کا ہے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily: Zamana Quetta

Bullet No 5 Dated 03 FEB 2026 Page No. 25

بلوچستان

دہشت گردی جتنی خطرناک ہے، اس سے زیادہ خطرناک اس دہشت گردی کے بعد استعمال ہونے والے اگر، مگر، چونکہ چنانچہ جیسے سابقے اور لاحقے ہیں۔ جس شدت کے ساتھ دہشت گردی سے نبٹا جاتا ہے اب ضرورت یہ ہے کہ اس اگر مگر اور چونکہ چنانچہ کے ساتھ بھی اسی سختی سے نبٹا جائے۔ مسائل جیسے بھی ہوں، جو بھی ہوں، وہ کسی بھی دہشت گردی کا جواز نہیں بن سکتے۔ ہمارے ہاں ایک رسم سی بن گئی ہے کہ کیسی ہی دہشت گردی کیوں نہ ہو، بعض لوگ اس کی فکری سہولت کاری سے باز نہیں آتے اور اس کی عذر خواہی شروع کر دیتے ہیں۔ اگر اور مگر اور چونکہ اور چنانچہ۔ یہ فکری واردات یکسوئی کو کھا جاتی ہے اور جرم کی سنگینی کو کم کرنے کی کوشش کے مترادف ہوتی ہے۔ یہ بہت خطرناک ہے۔ اتنا ہی جتنی خطرناک دہشت گردی خود ہے۔ چنانچہ اس کے ساتھ اسی سختی اور یکسوئی کے ساتھ نبٹ جانا چاہیے جس سختی سے دہشت گردی سے نبٹا جاتا ہے۔ جنگ میدان کی ہو یا بیانیے کی، ایک جیسی مہلک ہوتی ہے۔

مقامی مسائل کا انکار نہیں، یہ ہوتے ہیں اور یقیناً ہوں گے لیکن دہشت کی جڑیں داخل سے زیادہ خارج میں ہیں۔ بلوچستان بین الاقوامی پراکسی وار کا میدان بن چکا ہے۔ پاکستان نے سرخرو ہونا ہے یا گھائل ہونا ہے، فیصلہ اب یہیں ہو گا۔ اس صوبے میں ایک گوریلا وار جاری ہے۔ ایسی لڑائی کا نفسیاتی اور ابلاغی بیانیہ بہت اہم ہوتا ہے۔ اس کے بغیر گوریلا وار جاری نہیں رہ سکتی۔ اس بیانیے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ عام آدمی کو الجھا دیا جائے اور قتل و غارت کے ہنگام میں اسے یہ فیصلہ کرنے میں مشکل ہو کہ سچ کیا ہے اور جھوٹ کیا ہے۔ وہ مخمصے اور خلط مبحث کا شکار رہے۔ پاکستان نے اگر یہ جنگ جیتنی ہے تو یہ مخمصہ ختم کرنا ہو گا۔ اگر مگر، گومگو اور چونکہ چنانچہ کا وقت ختم ہو چکا۔ ریاست کو پوری یکسوئی کے ساتھ بروئے کار آتے ہوئے اس دہشت گردی کو اس کے سہولت کار بیانیے سمیت ادھیڑنا ہو گا۔

بلوچستان میں جاری شورش کا بیانیہ کیا ہے؟ بتایا جاتا ہے کہ ہم اپنے وسائل کے باوجود غریب رہ گئے اور وفاق نے ہمیں ہمارا حق نہیں دیا اور ہمارے ساتھ ناروا سلوک کیا۔ اب ہم نے اپنا حق لینا ہے۔

معاشی محرومیاں ایک حقیقت ہیں اور طرز حکومت کے مسائل بھی ہیں، تاہم سمجھنے کی بات یہ ہے کہ یہ محرومیاں اس شورش اور دہشت گردی کی وجہ نہیں، یہ اس کے لیے ایک بہانہ ہیں۔ یہ 'ریزن' (وجوہات) نہیں، یہ 'ایکسکیوز' (بہانے) ہیں۔ محرومیوں کا بیانیہ تو بہت بعد میں استوار ہوا، ریاست کے خلاف بغاوت تو قیام پاکستان کے وقت سے ہی شروع ہو گئی تھی، جو کسی نہ کسی شکل میں جاری رہی۔

یہی معاملہ لاپتہ افراد کا ہے۔ یہ ایک تکلیف دہ معاملہ ہے اور اسے حل ہونا چاہیے لیکن یہ بھی کسی دہشت گردی کا جواز نہیں ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ لاپتہ افراد کی وجہ سے شورش اور دہشت گردی پیدا نہیں ہوئی بلکہ یہ شورش اور دہشت گردی ہے، جس نے لاپتہ افراد کے بحران کو جنم دیا۔

پاپولزم کا تقاضا یہی ہوتا ہے کہ حکومت پر تنقید جاری رکھی جائے مگر جہاں معاملہ ریاست کا ہو، وہاں پاپولزم آزار بن جاتا ہے۔ کبھی اس پر بھی تو کوئی بات ہو کہ پولیس اور فوج کے وہ نوجوان جو تسلسل اس دہشت گردی کا نشانہ بن رہے ہیں۔ انہیں کون مار رہا ہے؟ وفاق کی ایک اکائی کے طور پر اپنا حق مانگنا جائز عمل ہے، لیکن کچھ عناصر اگر وفاق کے وجود پر ہی حملہ آور ہو جاتے ہیں تو یہ پھر حقوق کا معاملہ نہیں رہتا۔ یہ ریاست کے خلاف جنگ ہے۔ بعض سوشل میڈیا ہینڈلز سے اس وقت ریاست دشمنی میں تضحیک آمیز انداز سے جو کچھ لکھا جا رہا ہے یہ ابلاغی جنگ ہے۔ اسے سائبر وار کی طرح ٹریٹ کرنا چاہیے۔ یکسوئی سے اور سختی سے۔

بلوچستان میں گوادر جیسے وفاق کے کسی معاشی منصوبے میں بلوچستان کے جائز حقوق کے حصول کا مطالبہ بالکل بجا ہے لیکن یہ کہنا کہ بلوچستان میں وفاق کو آنے کا کوئی حق ہی نہیں، بالکل غلط بات ہے۔ صوبے میں اور ایک متوازی ریاست میں بہرحال فرق ہوتا ہے۔ وفاق اپنے صوبوں میں معاشی منصوبے بھی لاتا ہے اور ان منصوبوں کے لیے افرادی قوت بھی ایک صوبے سے دوسرے صوبے میں جاتی ہے۔ صوبائی حقوق کے نام پر کوئی صوبہ اس عمل کو نہیں روک سکتا۔ کراچی میں اگر ترقی ہوئی تو کراچی نے تمام صوبوں کے لوگوں کے لیے اپنا دامن کشادہ رکھا۔

ریاست کے اندر اصلاح احوال کی گنجائش ہمیشہ موجود رہتی ہے اور کبھی یہ بہت شدید بھی ہو جاتی ہے، لیکن دہشت گردی کا کوئی جواز قابل قبول نہیں ہو سکتا۔ وفاق کے اندر کسی ایک یونٹ کو کتنے ہی شکوے شکایات ہوں، ان کا حل سیاست، مفاہمت اور مکالمے سے نکل سکتا ہے، دہشت گردی سے نہیں۔

صوبوں کے جائز حقوق کو ہر سطح پر یقینی بنانا چاہیے اور یہ کام اہل سیاست ہی کر سکتے ہیں۔ بالکل ایسے ہی جیسے دہشت گردی کو کچلنا ضروری ہے اور یہ کام صرف فوج ہی کر سکتی ہے۔ جس کا جو کام ہے، اسی کو کرنا چاہیے۔ لکل فن رجال یعنی ہر فن کے ماہرین ہوتے ہیں۔ یہ جنگ جیتنے کے لیے اس ترتیب کا درست رہنا بھی بہت ضروری ہے۔ بلوچستان کی سماجی اور سیاسی فالٹ لائنز کو بھرنے کے لیے سیاست دانوں کو آگے آنا ہو گا۔ بلوچستان میں پارلیمانی سیاست اور اس سے جڑے لوگ جتنے معتبر ہوں گے، دہشت گرد اس معاشرے میں اتنے ہی نامعتبر ہوتے جائیں گے۔

اس پہلو کو سنجیدگی کے ساتھ دیکھنے کی ضرورت ہے۔ نشتر بھی ضروری ہے اور مرہم بھی ضروری ہے۔ دہشت گردوں کا مقابلہ کرنے کے لیے طاقت کا استعمال لازمی ہے اور بالکل ہونا چاہیے۔ تاہم صوبے کے مسائل کے حل کے لیے مرہم بھی ہونا چاہیے۔ یہ مرہم سیاسی حکومتوں کا کام ہے۔ گڈ گورننس کا تصور جتنا فعال ہوتا جائے گا فالٹ لائنز اتنی ہی بھرتی چلی جائیں گی۔ الٹ لائنز کو بھرنا بہت ضروری ہے۔ کیونکہ یہ فالٹ لائنز ہی ہوتی ہیں جہاں سے دہشت گردی کو ریکروٹمنٹ کی سہولت ملتی ہے۔

بلوچستان اس وقت بین الاقوامی مفادات کا میدان جنگ بن چکا ہے۔ سی پیک کے معاملات جیسے جیسے آگے آگے بڑھیں گے، اس جنگ میں شدت آنے کا امکان ہے۔ یہ علاقہ بین الاقوامی تزویراتی اور معاشی لڑائی کا میدان بن چکا ہے۔ یہ جنگ ہمہ جہت ہے۔ اس سے نمٹنے کی حکمت عملی بھی ہمہ جہت ہو گی تو کارگر رہے گی۔

یہ جنگ لڑنے کے لیے یکسوئی بہت ضروری ہے۔ اگر مگر چونکہ چنانچہ کا وقت گزر چکا ہے۔

☆☆☆☆☆

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: Century Express Quetta

Bullet No. 5   Dated. 03 FEB 2026   Page No. 26

بلوچستان میں دہشت گردی کی آگ

مکالمہ

سلمان عابد

salmanabidpk@gmail.com

بلوچستان میں دہشت گردی محض ایک صوبے تک محدود نہیں اور نہ ہی اسے ایک صوبائی فریم ورک کی بنیاد پر دیکھ کر نتائج اخذ کرنا چاہیے۔ یہ جنگ پاکستان کی جنگ ہے اور اس کا اثر ملک کی مجموعی سیاست، معیشت اور سیکیورٹی کے حالات پر دیکھنے کو ملے گا۔ ہماری سیاسی اشرافیہ کا المیہ یہ ہی ہے کہ ہم دہشت گردی کے حالیہ واقعات کے تانے بانے کو یا تو محض صوبائی فریم ورک اور علاقائی سیاست تک محدود ہو کر دیکھنے کی کوشش کر رہے ہیں جو ہمیں موثر حکمت عملی کو ترتیب دینے میں مسائل پیدا کرنے کا سبب بن رہے ہیں۔ دہشت گردوں کی جانب سے جو حالیہ کارروائی بلوچستان کے نو شہروں میں ہوئی ہے وہ ایک سنگین مسئلے کی نشاندہی کرتی ہے۔ اگرچہ ہم نے دہشت گردی کی ان کارروائیوں میں خودکش حملہ آوروں سمیت 145 دہشت گرد ہلاک کیے ہیں، بی بی سی کے مطابق خود ہمارے 17 سیکیورٹی اہلکار اور 31 شہری بھی شہید ہوئے ہیں۔ دہشت گرد افراد نے سرکاری عمارتوں اور بینک کو بھی نشانہ بنایا، ڈی سی نوشکی کو اغوا کیا اور قیدیوں کو بھی چھڑایا گیا ہے۔ یہ سب بلوچستان کے حالات کی غیر معمولی تصویر پیش کرتے ہیں جو اس وقت ہم سے بھی غیر معمولی اقدامات کی توقع کرتے ہیں۔ دہشت گردی کے واقعات کی شدت اس قدر خوفناک تھی کہ اگر ہمارے سیکیورٹی ادارے اور پولیس کے جوان بروقت جرات مندانہ کارروائی نہ کرتے تو زیادہ نقصان ہو سکتا تھا۔ بلوچستان میں ان تمام واقعات کی ذمے داری بی ایل اے یعنی بلوچستان لبریشن آرمی نے قبول کر لی ہے۔ ان دہشت گردوں کی جانب سے پسنی، مستونگ، پنجگور، نوشکی، قلات، دالبندین، گوادر، کوئٹہ میں ہونے والے واقعات دہشت گردی کی اس بڑی لہر کا نتیجہ ہیں جو ہمیں کئی دہائیوں سے درپیش ہیں۔ ہم بار بار اس نقطہ کو اپنی داخلی اور عالمی سیاست میں اجاگر کر رہے ہیں۔ اسی طرح ہم نے کئی اہم مواقع پر عالمی دنیا کے سامنے وہ تمام شواہد بھی رکھے ہیں کہ بلوچستان میں ہونے والی دہشت گردی اور دہشت گردوں کا براہ راست تعلق بی ایل اے ہے ان کو بھارت سمیت کئی بڑے ممالک کی سیاسی، انتظامی، مالی اور عسکری سہولیات بھی حاصل ہیں اور اس کے پیچھے واحد مقصد بلوچستان کو عدم استحکام سے دوچار کر کے پاکستان کو عدم استحکام کی طرف دھکیلنا ہے۔ ہماری سیکیورٹی کو دہشت گردی سے جڑے معاملات میں بیرونی مداخلتوں بالخصوص بھارت کی سازشوں کا سامنا ہے مگر ہمارے اداروں نے دہشت گردی سے نمٹنے میں بڑا کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ دہشت گردوں کی جانب سے اس حالیہ دہشت گردی کی مہم کو 2.0 کا نام دیا گیا تھا مگر ہمارے سیکیورٹی کے جوانوں نے بڑی تیزی سے چند گھنٹوں میں علاقے کو بڑے پیمانے کی تباہی سے بچایا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ دہشت گردی کے حملے فتنہ الہندوستان کی جانب سے کیے گئے جسے بی ایل اے کا ایک غیر ملکی سرپرست یافتہ دہشت گرد نیٹ ورک کہا جاتا ہے۔ سیکیورٹی تجزیہ کاروں کے مطابق بی ایل اے کی قیادت بیرون ملک محفوظ ہے جب کہ چند بلوچ نوجوانوں کو خودکش حملوں اور براہ راست جھڑپوں جیسے خطرناک مشن میں دھکیلا جا رہا ہے، ان میں سے بیشتر وہ لوگ جو مقابلوں میں ہلاک ہو جاتے ہیں ان کو پھر گمشدہ افراد کے طور پر پیش کیا جاتا ہے تاکہ اس سے سیاسی مقاصد حاصل ہوں۔

دہشت گردی کے واقعات ظاہر کرتے ہیں کہ ہم غیر معمولی حالات کا شکار ہیں اور بالخصوص جب ہم بھارت کی براہ راست مداخلت پر زور دیتے ہیں تو حالات کی نوعیت اور زیادہ سنگین ہو جاتی ہے۔ اس سلسلے میں ایک بات ہمیں یہ بھی سمجھنی ہوگی کہ بلوچستان میں ہمیں بیرونی مداخلت کی بنیاد پر جس بڑی دہشت گردی کا سامنا ہے اس کو صوبائی حکومت اور وفاقی حکومت کو مل کر مقابلہ کرنا ہوگا۔ یہ جو صوبائی سطح کے اقدامات ہوتے ہیں اس کا براہ راست تعلق امن و امان کی صورتحال سے ہوتا ہے۔ جب کہ دہشت گردی کی جنگ کی صورت میں وفاقی، صوبائی اور انٹیلی جنس یا سیکیورٹی اداروں کے درمیان باہمی رابطہ کاری اور موثر مشترکہ حکمت عملی اور اقدامات کے بغیر یہ ممکن نہیں ہو سکتا۔ صوبہ بلوچستان میں سیاسی حکومت کی اپنی کارکردگی اور صلاحیت ایک حد تک محدود ہے۔ صوبہ بلوچستان میں جاری دہشت گردی کی جنگ کے ناتے میں وفاقی حکومت کا بھی کردار زیادہ موثر ہونا چاہیے۔ وفاقی اور صوبائی حکومت نے اس جنگ کا سارا بوجھ سیکیورٹی اداروں پر ڈال دیا ہے اور تاثر یہ دیا جاتا ہے اس جنگ کے فیصلے کا اختیار ہمارے پاس نہیں ہے۔ اصل میں دہشت گرد جو حالیہ واقعات میں کمزور ہوئے ہیں اور ہماری سیکیورٹی اداروں کی طرف سے ان کو کافی پسپائی کا سامنا بھی ہے۔ وہ ایسی صورتحال میں حالیہ گیارہ مقامات پر دہشت گردی کے واقعات کی بنیاد پر یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ وہ کمزور نہیں ہوئے ہیں اور ان کی رٹ آج بھی موجود ہے۔ وہ ایک خوف کی فضا قائم کر کے اپنی رٹ کی مضبوطی کی جنگ لڑ رہے ہیں کہ وہ جہاں چاہیں حملے کر سکتے ہیں۔ ایک مسئلہ ہمیں بلوچستان کی دہشت گردی کی بنیاد پر سفارت کاری کے محاذ پر ہے۔ بھارت سمیت دیگر ممالک کی براہ راست پاکستان کے امور میں مداخلت اور دہشت گردوں کی ہر سطح پر سرپرستی کے باوجود ہم ابھی تک کوئی بڑا ایسا اقدام نہیں اٹھا سکے جو بھارت کو کسی بڑی گرفت میں لا سکے۔ حالانکہ سب ہی یہ جانتے ہیں کہ بھارت براہ راست بلوچستان کے معاملات میں نہ صرف مداخلت کر رہا ہے بلکہ بی ایل اے کی سرپرستی بھی وہیں سے ہو رہی ہے مگر مسئلہ یہ ہے کہ اس کا علاج کیسے تلاش کیا جائے۔ یہ بات بھی پیش نظر رہنی چاہیے کہ پہلی بار دہشت گردوں نے گیارہ شہروں کو ایک ساتھ نشانہ بنایا ہے جس میں کوئٹہ بھی شامل ہے جس میں سیکیورٹی کے انتظامات دیگر شہروں کے مقابلے میں زیادہ بہتر ہوتے ہیں۔ عمومی طور پر کوئٹہ کو مضبوط شہر سمجھا جاتا ہے اور دہشت گردوں کی جانب سے اس پر حملہ ایک واضح پیغام بھی ہے کہ بڑے شہر بھی ہم سے محفوظ نہیں ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم سے غلطی کہاں ہو رہی ہے۔ دہشت گرد ہماری داخلی کمزوریوں کا فائدہ اٹھا کر اپنی دہشت گردی کی رٹ کو مضبوط کرتے ہیں۔ کیا سب کچھ وفاقی اور صوبائی حکومتوں کی اپنی صلاحیتوں کی ناکامی ہے یا پھر ہم اس سارے معاملات کو بھارت اور بی ایل اے کے باہمی گٹھ جوڑ کی بنیاد پر دیکھنا ہوگا۔ یہ بات اس لیے بھی اہم ہے کہ سیکیورٹی اداروں کے جتول جو دہشت گرد مارے گئے ہیں ان میں سے زیادہ تر بھارتی سپانسرڈ دہشت گردوں کی لاشیں ملی ہیں۔ یہ بات اس لیے بھی اہمیت رکھتی ہے کہ اگر ہم نے ان معاملات میں کوئی جامع حکمت عملی ترتیب نہ دی تو دہشت گرد بلوچستان سے باہر نکل کر بھی دہشت گردی کر سکتے ہیں۔ اس لیے ہمیں دہشت گردی کی اس جنگ میں زیادہ خبردار اور ہوشیار رہنا ہوگا اور معاملات میں ٹھوس حکمت عملی اختیار کرنا ہوگی۔ سیکیورٹی سطح پر اداروں نے جتنی تیزی سے دہشت گردوں کو ہلاک کیا ہے وہ اس نتیجہ کو بھی ظاہر کرتا ہے کہ ہمارے سیکیورٹی ادارے الرٹ تھے اور انھوں نے فوری طور پر دہشت گردوں کو بڑی تعداد میں نشانہ بنایا ہے۔ دہشت گردی کا یہ کھیل پاکستان میں جاری ہے اور آگے بھی یہ جلدی ختم نہیں ہوگا۔ ہمیں محض بلوچستان ہی نہیں بلکہ صوبہ خیبر پختونخوا میں بھی دہشت گردی کا سامنا ہے۔ افغانستان اور بھارت کی جانب سے تحریک طالبان پاکستان یعنی ٹی ٹی پی اور دوسری جانب بھارت بی ایل ایل کی سرپرستی کرتا ہے۔

بھارت اور افغانستان ٹی ٹی پی اور بی ایل اے کی مدد سے پاکستان کو غیر محفوظ کرنا چاہتے ہیں۔ یہ پاکستان کے لیے ایک بڑا چیلنج ہے۔ اس چیلنج سے نمٹنا کسی ایک ادارے کے بس کی بات نہیں بلکہ حکومت، تمام اداروں اور تمام سیاستدانوں کو اس جنگ کی قیادت کرنا ہوگی۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: Zamana Quetta

Bullet No 5 Dated 03 FEB 2026 Page No. 27

بلوچستان: دہشت گردوں کے خلاف ہر ایک کو یکسو ہونا پڑے گا

زنگار
محمد عامر خاکوانی
zangar100@gmail.com

بلوچستان میں بی ایل اے کے حملوں نے کچھ دیر کے لئے تو سرپرائز کا عنصر پیدا کیا، جس پر ان کے حامی اور سہولت کار خوش ہیں، مگر آخری تجزیے میں بی ایل اے نے بہت کچھ کھویا بھی ہے۔

ہفتہ کے روز ہونے والے ان حملوں کو آپریشن ہیروف ٹو کا نام دیا گیا۔ دو ہزار چوبیس میں بھی کئی جگہوں پر بیک وقت حملے ہوئے تھے، اسے ہیروف ون کہا گیا تھا۔ ذرائع کے مطابق بی ایل اے کے لوگ طویل عرصے اس آپریشن کی تیاری کر رہے تھے۔ اطلاعات کے مطابق ٹی ٹی پی کے لوگ بھی اس میں شامل ہوتے تھے۔ تاہم دسمبر میں پاکستانی فورسز کو دو اہم کامیابیاں حاصل ہوئیں۔ ہرنائی اور تمکور میں انٹیلی جنس بیسڈ آپریشن کے دوران بی ایل اے اور ٹی ٹی پی کے درجنوں فائٹر مارے گئے۔ تمکور میں تو ایک ہائی پروفائل ٹارگٹ بھی ہٹ ہو گیا۔ ٹی ٹی پی کو بھی خاصا نقصان ہوا۔ اس کے بعد سے یہ دہشت گرد گروہ دباؤ میں تھے اور اب انہوں نے اپنی پوری قوت مجتمع کر کے اپنی تمام افرادی قوت، خاص کر گن فائٹ والے سب لڑکے ان حملوں میں جھونک دیئے۔

اکتیس جنوری کو حملے کرنے کی بھی ایک دلچسپ تاریخی مناسبت ہے۔ اکتیس جنوری 1968 کو شمالی ویت نامی گوریلوں نے بیک وقت پورے ملک میں متعدد شدید حملے کر کے امریکی حمایت یافتہ ویت نامی حکومت اور ویت نام میں موجود امریکی فوج کو مفلوج کر دیا تھا۔ اسے آپریشن ٹیٹ یا ٹیٹ افینسو کہا گیا۔ "ٹیٹ" دراصل ویت نامی نئے سال کی ابتدا میں فیسٹیول بھی ہے، جسے ویت نامی کلچر میں خاص انداز سے سیلی بریٹ کیا جاتا ہے۔ اس موقع پر چھٹیاں ہوتی ہیں، اسی وجہ سے حکومتی فوجی دستوں میں بہت سے فوجی چھٹی پر تھے۔

بی ایل اے نے شاید ٹیٹ افینسو میں مخالف کو اچانک بہت سی جگہوں پر حملہ کر کے سرپرائز دینے کی وجہ سے چنا، وہ شاید یہ بھول گئے کہ ویت نامی گوریلا تنظیم کو بھی اس حملے میں شدید جانی نقصان ہوا تھا اور پھر اگلے دو تین برس تک وہ سنبھل ہی نہ پائے۔ بی ایل اے کے لڑکے تو چند گھنٹوں کے اندر ہی کنٹرول کھو بیٹھے۔ فورسز کے جوابی حملے نے نہ صرف انہیں پسپا کیا بلکہ ان کی بہت سی ہلاکتیں بھی ہوئیں، کئی جنگجو گھیرے میں آ کر پکڑے گئے۔

ان حملوں میں بی ایل اے کے مجید بریگیڈ کے لڑکے پیش پیش تھے۔ بی ایل اے کا دعویٰ ہے کہ مجید بریگیڈ کے لڑکے فدائی ہیں اور ہر حملے میں وہ دو گولیاں اپنے لئے اضافی رکھتے ہیں تاکہ پکڑے جانے کی صورت میں خودکشی کر لیں۔ ان حملوں میں کئی لڑکے ہتھیار ڈال کر پکڑے گئے۔ بات کرنا شاید آسان ہوتا ہے، اپنی جان لینے کی ہمت کوئی کوئی ہی کر سکتا ہے۔ حملہ آوروں کی بعض ویڈیوز لیک ہوئی ہیں جن میں یہ جنگجو جو پہلے اپنی جاری کی گئی ویڈیوز میں چنگیز خان کے منگول سپاہیوں کی طرح نعرے مار رہے، سیٹیاں بجاتے اور ہتھیار لہراتے فاتحین نظر آ رہے تھے۔ انہیں میں سے کچھ جنگجو ان لیک ویڈیوز میں فورسز کے ہاتھ بھیگی بلی بنے، گھگیاتے، معافی مانگتے نظر آ رہے ہیں۔

ان حملوں میں بی ایل اے کی یہ کمزوری نظر آئی کہ انہوں نے جس جارحانہ انداز میں شدید حملہ کیا تھا، وہ اسے برقرار نہ رکھ سکے۔ انہیں چند ہی گھنٹوں میں پسپا ہونا پڑا۔ بی بی سی کی رپورٹ میں اسی بات کو تسلیم کیا گیا کہ پاکستانی فورسز نے حملے کا جواب زوردار دیا اور توقع سے زیادہ تیز ریسپانس دیتے ہوئے علاقہ بہت جلد کلیئر کرا لیا۔

اس پوری کارروائی کو دیکھنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اب جب کہ حملہ ختم ہو گیا، دو تین دن گزر چکے۔ آپ ٹھنڈے دل سے، غیر جذباتی انداز میں پوری صورتحال کا تجزیہ کریں۔ چیزوں کو گہرائی سے دیکھیں اور وہ نتائج اخذ کریں جو کہ حقیقی ہیں۔ آپ سیاسی مخالفت میں نہ بہہ جائیں، غصے اور ردعمل کی نفسیات سے باہر آ جائیں اور غیر جانبدارانہ تجزیہ کریں۔

اگر آپ بے لاگ نیوٹرل تجزیہ کریں گے تو نتیجہ یہ نکلے گا کہ بلوچستان میں جو ہوا، وہ کسی مزاحمتی تحریک کی کارروائی نہیں تھی بلکہ ایک دہشت گرد نیٹ ورک کی گھبراہٹ زدہ یلغار تھی۔ بی ایل اے والے خود کو (نام نہاد) حریت پسند کہتے ہیں مگر جو ہوا وہ آزادی کی جنگ نہیں تھی، یہ عوام کے خلاف اعلان جنگ تھا۔ ہفتہ کے روز بلوچستان میں جو مناظر دیکھے گئے، وہ گوریلا وارفیئر نہیں بلکہ دہشت گردی کے کلاسیکی نمونے تھے: سرکاری افسران کے اغوا کی کوشش، انفراسٹرکچر پر حملے، آگ اور دھماکے۔ بی ایل اے نے خود ثابت کر دیا کہ وہ ریاست سے نہیں، معاشرے سے لڑ رہی ہے۔ یاد رکھیں کہ ایسی لڑائیاں کبھی جیتی نہیں جاتیں۔

بی ایل اے کا اصل مسئلہ یہ ہے کہ وہ اپنی کارروائیوں میں شدت لانا چاہتی ہے، مگر ایسا کر کے وہ عوام کو نشانہ بنا رہی ہے۔ عوام میں خوف پھیلا رہی ہے اور خوف ہمیشہ گوریلا تنظیموں کے خلاف جاتا ہے۔ خوف سے دل نہیں جیتے جاتے۔ خاران اور بعض دیگر جگہوں پر گھروں پر حملے ہوئے اور ان میں خواتین اور بچے بھی جاں بحق ہوئے۔ اس سے ہمیشہ عوام میں نفرت پھیلتی ہے۔

یہی کچھ ٹی ٹی پی نے سوات میں کیا تھا اور عوام ملا فضل اللہ کے شدید مخالف ہو گئے تھے۔ گوریلا تنظیمیں عوامی حمایت پر کھڑی ہوتی ہیں۔ اس طرح کے حملے، دھماکے، عوام کو نشانہ بنانے سے حمایت ختم ہو جاتی ہے۔ یاد رکھیں کہ گوریلا، جب دہشت گرد بن جائے، تو اس کی قبر وہی عوام کھودتے ہیں جن کے نام پر وہ لڑنے کا دعویٰ کرتا ہے۔

بلوچستان میں کل جو کچھ ہوا، اس پر کسی بحث یا لمبے چوڑے دلائل کی ضرورت نہیں۔ جو گروہ سرکاری افسران کو اغوا کرے، انفراسٹرکچر جلائے، عام لوگوں کے روزگار اور تحفظ کو نشانہ بنائے، وہ کسی بھی اخلاقی پیمانے پر مزاحمت نہیں کہلا سکتا۔ یہ دہشت گردی ہے، خالص اور سیدھی۔

اس دہشت گردی کے خلاف ہر ایک کو یکسو اور متحد ہونا پڑے۔ دہشت گردی کبھی آپشن نہیں ہوتی۔ عوام، سیاسی جماعتوں، فعال طبقات ہر ایک کو بی ایل اے، ٹی ٹی پی وغیرہ کے خلاف کھڑا ہونا پڑے گا۔ بلوچستان میں سرگرم بی ایل اے اور اس جیسے دیگر مسلح گروہ اب کسی سیاسی مطالبے یا محرومی کی علامت نہیں رہے، بلکہ مکمل دہشت گردی کی شکل اختیار کر چکے ہیں۔ جو تنظیمیں ریاستی اہلکاروں، سرکاری افسران، انفراسٹرکچر اور عام شہریوں کو نشانہ بنائیں، ان کے لیے کسی ہمدردی یا ابہام کی گنجائش نہیں رہتی۔ دنیا بھر کا تجربہ یہی بتاتا ہے کہ دہشت گرد گروہ وقتی شور تو مچا سکتے ہیں، مگر وہ ریاست، معاشرہ اور تاریخ تینوں کے سامنے شکست کھاتے ہیں۔ پاکستان کو بھی اس معاملے میں کسی ذہنی کشمکش یا تذبذب کا شکار نہیں ہونا چاہیے۔ یہ جنگ سیاسی نہیں، سکیورٹی کی ہے۔ یہ اختلاف نہیں، دہشت گردی ہے، جسے ہر حال میں مسترد کرنا ہی ہوگا۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily: MEEZAN QUETTA

Bullet No 5 Dated 03 FEB 2026 Page No 28

بلوچستان: تاریخ، حقیقت محافظوں کی عظیم قربانی کا سفر

محمد اکرم چوہدری

آج بلوچستان میں ہونے والے واقعات کسی وقتی ردعمل یا حادثاتی پیش رفت کا نتیجہ نہیں، بلکہ ایک طویل تاریخی عمل کی منطقی منزل ہیں۔ یہ واقعات اس بات پر مہر تصدیق ثبت کرتے ہیں کہ بی ایل اے جیسی تنظیمیں اب دم توڑ رہی ہیں۔ ان کے بیانیے کھوکھلے ہو چکے ہیں، ان کی عسکری صلاحیت ختم ہو رہی ہے اور ان کے نام نہاد نظریات عوامی حمایت سے مکمل طور پر محروم ہو چکے ہیں۔

بلوچستان کی تاریخ کو جان بوجھ کر مسخ کیا گیا۔ قیام پاکستان کے فوراً بعد سے ہی اس خطے کو بیرونی طاقتوں نے ایک تجربہ گاہ کے طور پر دیکھا۔ یہاں کے قبائلی ڈھانچے، جغرافیائی وسعت، آبادی کی کم کثافت اور قدرتی وسائل کو بنیاد بنا کر ریاستِ پاکستان کے خلاف شکوک و شبہات کا بیج بویا گیا۔ بدقسمتی سے کچھ مقامی عناصر نے ذاتی مفادات، سرداری بالادستی اور بیرونی سرپرستی کے لالچ میں اس بیانیے کو آگے بڑھایا۔

یہ کہنا کہ بلوچستان کے مسائل حقیقی نہیں تھے، ایک غلط بیانی ہوگی۔ ترقی کی سست رفتاری، دوری اور انتظامی کمزوریاں موجود رہیں۔ مگر ان مسائل کا حل بندوق، بم اور مزدوروں کی لاشیں کبھی نہیں ہو سکتیں۔ یہی وہ موڑ تھا جہاں سیاسی محرومی کو دانستہ طور پر مسلح بغاوت میں بدلا گیا اور یہی وہ جگہ ہے جہاں بھارت نے اپنی شاطرانہ چالیں چلیں۔

1970ء کی دہائی سے لے کر آج تک، ہر دور میں بلوچستان میں شورش کو ہوا دینے والے ہاتھوں کے نشانات ملتے ہیں۔ بھارتی خفیہ نیٹ ورکس نے افغانستان، ایران اور خلیجی راستوں کو استعمال کرتے ہوئے نہ صرف فنڈنگ کی بلکہ نظریاتی پراپیگنڈا، عسکری تربیت اور میڈیا بیانیہ بھی فراہم کیا۔ مقصد واضح تھا پاکستان کو اندر سے کمزور کرنا، اس کے وسائل پر سوال اٹھانا، اور سی پیک جیسے منصوبوں کو سبوتاژ کرنا۔

بی ایل اے اور اس جیسے گروہ اسی منصوبے کی پیداوار ہیں۔ انہیں ''آزادی کی تحریک'' کے طور پر پیش کیا گیا، مگر حقیقت میں یہ کبھی عوامی تحریک بنی ہی نہیں۔ اگر یہ واقعی عوام کی نمائندہ ہوتی، تو اس کے حملوں کا ہدف سکول، مزدور، پنجابی یا سندھی محنت کش، یا بازار نہ بنتے۔ اصل آزادی کی تحریکیں عوام کی حفاظت کرتی ہیں، ان کا خون نہیں بہاتیں۔

وقت کے ساتھ ساتھ، بی ایل اے کی عسکری حیثیت بگڑتی چلی گئی۔ سیکیورٹی فورسز کی بہتر انٹیلیجنس، مقامی تعاون، اور ٹیکنالوجی کے موثر استعمال نے ان کے نیٹ ورکس توڑ دیے۔ نتیجتاً، یہ تنظیم اب ایک نظریاتی گروہ کے بجائے جرائم پیشہ ٹولوں میں بدل چکی ہے۔ کہیں اغوا برائے تاوان، کہیں اسمگلنگ، کہیں مزدوروں پر حملے یہ سب اس بات کا ثبوت ہیں کہ نظریہ ختم ہو چکا ہے، صرف دہشت باقی ہے۔

آج بلوچستان کے نوجوان کی ترجیح بندوق نہیں، روزگار ہے۔ سڑکیں، یونیورسٹیاں، بندرگاہیں اور ڈیجیٹل رابطہ یہ سب اس خطے کو قومی دھارے سے جوڑ رہے ہیں۔ یہی وہ حقیقت ہے جس سے بی ایل اے اور اس کے ہینڈلرز خوفزدہ ہیں۔ کیونکہ ترقی ان کے کاروبار کی دشمن ہے

بھارت کی سازشیں، بی ایل اے کی ناکامیاں اور ریاست کی فیصلہ کن برتری کا وقت قریب ترین ہے اور دہشت گرد اپنی آخری سانسیں لے رہے ہیں ریاست کے محافظ جان کی بازی لگا رہے ہیں اور ریاست کو اور اسکے مکینوں کو محفوظ بنانے کے لیے سر دھڑ کی بازی لگا رہے ہیں

اگر بی ایل اے واقعی ایک مضبوط تنظیم ہوتی، تو اسے بیرونی سہاروں کی ضرورت نہ پڑتی۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ ہر بڑی کارروائی کے پیچھے بھارتی منصوبہ بندی، مالی معاونت اور اسٹریٹجک رہنمائی کارفرما رہی ہے۔ کلبھوشن یادیو جیسے کردار کسی افسانے کا حصہ نہیں بلکہ زندہ ثبوت ہیں کہ بھارت بلوچستان میں عدم استحکام کو ریاستی پالیسی کے طور پر استعمال کرتا رہا ہے۔

بھارت نے ہمیشہ بلوچستان کے مسئلے کو انسانی حقوق کے پردے میں چھپانے کی کوشش کی۔ بین الاقوامی فورمز پر شور مچایا گیا، مگر جب ثبوت مانگے گئے تو خاموشی چھا گئی۔ وجہ سادہ ہے: بی ایل اے کے مظالم کا دفاع ممکن ہی نہیں۔ نہتے مزدوروں کا قتل، بسوں سے اتار کر شناختی بنیاد پر قتل عام، اور ترقیاتی منصوبوں پر حملے یہ سب کس ''آزادی'' کی جنگ کے اصول ہیں؟

حالیہ برسوں میں آپریشنز کے نتائج نے بی ایل اے کی اصل حیثیت کو بے نقاب کر دیا ہے۔ خاص طور پر ''ہیروف 2'' جیسے آپریشنز نے ثابت کر دیا کہ دہشت گردوں کی منصوبہ بندی نہ صرف کمزور بلکہ بچگانہ ہو چکی ہے۔ ان کی صفوں میں بددلی ہے، قیادت محفوظ ٹھکانوں میں چھپی بیٹھی ہے، اور فیلڈ کمانڈر یا تو مارے جا رہے ہیں یا ہتھیار ڈال رہے ہیں۔

یہاں یہ سوال بھی اہم ہے کہ بی ایل اے کے ہینڈلرز آخر کب تک اس ناکام گھوڑے پر شرط لگاتے رہیں گے؟ ہر آپریشن کے بعد سرمایہ ضائع، ہر نیٹ ورک کے ٹوٹنے پر خفت، اور ہر ہلاکت کے بعد عالمی سطح پر سبکی یہ سب اس بات کا اشارہ ہیں کہ یہ پراکسی جنگ اب بھارت کے لیے بھی ایک بوجھ بنتی جا رہی ہے۔

قانون نافذ کرنے والے اداروں نے ایک بار پھر یہ ثابت کیا ہے کہ ریاست صرف ردعمل نہیں دیتی، بلکہ پیش بندی کے ساتھ وار کرتی ہے۔ جدید انٹیلی جنس، مقامی آبادی کا اعتماد، اور دہشت گردی کے خلاف زیرو ٹالرنس پالیسی نے کھیل کا نقشہ بدل دیا ہے۔ اب دور دراز اور ویران علاقے دہشت گردوں کے لیے محفوظ پناہ گاہ نہیں رہے۔

سب سے اہم تبدیلی عوامی سوچ میں آئی ہے۔ بلوچستان کا عام شہری اب جان چکا ہے کہ بی ایل اے اس کی نمائندہ نہیں۔ یہ تنظیم اس کے بچوں کے مستقبل، اس کے روزگار اور اس کے امن کی دشمن ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مقامی تعاون کے بغیر دہشت گرد اب ایک قدم بھی نہیں اٹھا سکتے۔

آج کے واقعات واضح اعلان ہیں کہ بی ایل اے دم توڑ رہی ہے۔ یہ محض ایک تنظیم کا خاتمہ نہیں، بلکہ ایک مسلط کردہ بیانیے کی شکست ہے۔ بھارت کی سازشیں بے نقاب ہو چکی ہیں، پراکسی کارڈ جل چکا ہے، اور بلوچستان آہستہ آہستہ امن، ترقی اور قومی وقار کی طرف بڑھ رہا ہے۔

تاریخ کا سبق یہی ہے جو تحریک عوام سے کٹ جائے، جو نظریہ غیر ملکی ایجنڈے پر پلتا ہو، اور جو بندوق کو سیاست کا متبادل سمجھے وہ آخرکار انجام کو پہنچتی ہے۔ بلوچستان زندہ ہے، پاکستان مضبوط ہے، اور دہشت گردی ایک ہارا ہوا باب۔

CamScanner